e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14• RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 315 Thursday , August 21 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۳۱۵) لکھنؤ،بروز جمعرات ۲۱-اگست ۲۰۲۵ء،مطابق ۲۶/صفرالمظفر ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

ہندوستان نے بنگلہ دیش مخالف سرگرمیوں کے الزام کی تردید کی

نئی دہلی۔ہندوستان نے بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے ہندوستانی سرزمین سے بنگلہ دیش مخالف سرگرمیاں چلانے کے الزامات کو دوٹوک الفاظ میں مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کو ایسی کسی بھی سرگرمی کا علم نہیں ہے۔اس سلسلے میں بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے جاری کردہ پریس بیان پر میڈیا کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بدھ کے روز کہا کہ حکومت ہند کو ہندوستان میں عوامی لیگ کے مبینہ ارکان کے ذریعہ انجام دی جانے والی بنگلہ دیش مخالف کسی سرگرمی یا ہندوستانی قانون کے خلاف کسی بھی کارروائی کا علم نہیں ہے۔

130 ویں آئینی ترمیمی بل جمہوری دور کو ختم کردے گا:ممتا

کولکتہ:مغربی بنگال کی وزیراعلیٰ ممتابنرجی نے بدھ کے روز130ویں آئینی ترمیمی بل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ سپرایمرجنسی کی طرف ایک قدم ہے اور بھارت میں جمہوری دور کو ہمیشہ کے لیے ختم کردے گا۔اپنے ایکس ہینڈل پر ممتابنرجی نے کہا کہ میں اس کی مذمت کرتی ہوں جو سپرایمرجنسی کی طرف ایک قدم سے زیادہ ہے،ہندوستان کے جمہوری دور کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کا ایک قدم۔یہ سخت قدم بھارت میں جمہوریت اور وفاقیت کے لیے موت کی گھنٹی ہے۔آج بل جب لوک سبھا میں پیش کیا گیا تو اپوزیشن کی جانب سے زبردست احتجاج کیا گیا جس کے بعد اسے مشترکہ کمیٹی کے کو بھیج دیا گیا۔

آئینی ترمیمی بل کی شدید مخالفت، جے پی سی کو بھیجا گیا

گرفتاری یا30 دن تک حراست میں رکھنے پر وزیراعظم-وزیراعلیٰ کا عہدہ ختم ہوجائے گا،اپوزیشن نے پھاڑی نقل،امت شاہ کی جانب پھینکے کاغذ

نئی دہلی۔(ایجنسی)لوک سبھا نے آئینی ترمیمی بل، جس میں وزیراعظم،وزیراعلیٰ یا کسی بھی وزیر کو سنگین جرم میں گرفتار ہونے اور 30 دن کے لیے عدالتی حراست میں رکھنے کی صورت میں عہدے سے ہٹانے اور دو دیگر بلوں کو حزب اختلاف کی شدید مخالفت اور ہنگامہ آرائی کے درمیان مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کو بھیج دیا۔وزیرداخلہ امیت شاہ نے اپوزیشن کی شدید مخالفت کے درمیان آئین (130ویں ترمیم) بل 2025، یونین ٹیریٹریز (ترمیمی) بل 2025 اور جموں وکشمیر تنظیم نو (ترمیمی) بل 2025 کو پارلیمنٹ میں پیش کیا۔اپوزیشن جماعتوں نے ان بلوں کو اپوزیشن جماعتوں کی حکومتوں کو نشانہ بنانے کے لیے بنائے گئے بل قرار دیتے ہوئے ان کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔بل کے پیش ہونے کے دوران ایوان میں شدید ہنگامہ دیکھنے کو ملا اور اپوزیشن کے ارکان نے زوردار احتجاج کیا۔کچھ ارکان نے لوک سبھا کی ویل میں آکر نعرے بازی کی،جبکہ بعض نے بل کی کاپیاں پھاڑ دی اور کاغذ کے ٹکڑے امت شاہ کی جانب پھینکے۔امت شاہ نے بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت چاہتی ہے کہ یہ بل پارلیمانی مشترکہ کمیٹی (جے پی سی) کو بھیج دیا جائے تاکہ اس پر غور کیا جاسکے لیکن اس کے باوجود بل کی سخت مخالفت کی گئی۔انہوں نے کانگریس رکن کے سی وینوگوپال کی تنقید کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جب میں جھوٹے مقدمے میں جیل گیا تھا، تو میں نے اخلاقی اصولوں کے مطابق اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔انہوں نے کہا کہ عدالت کے ذریعے جب تک کسی کو بے گناہ ثابت نہیں کیا جاتا، اس وقت تک کسی بھی آئینی عہدے پر قیام نہیں کیا جانا چاہیے۔

امت شاہ نے کہا کہ حکومت اتنی بے شرم نہیں ہے کہ الزام لگنے پر بھی عہدے پر برقرار رہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اپوزیشن رہنما ہمیں اخلاقیات کا سبق نہیں سنا سکتے اور وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں اخلاقی اقدار مضبوط ہوں۔اسی سلسلے میں تینوں بل جے پی سی کو بھیجنے کا تجویز پیش کی گئی۔اپوزیشن کے احتجاج کے دوران ایوان میں شور اور ہنگامہ جاری رہا، جس کی وجہ سے بل کی پیشی کے دوران کارروائی متاثر ہوئی۔سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس بل کے ذریعے کسی بھی وزیر کو 30 دن کی گرفتاری کی صورت میں عہدے سے معطل کرنے کی شق شامل کرنے سے آئینی اور سیاسی بحث شدت اختیار کرسکتی ہے۔یہ تینوں بل ملک کے آئینی ڈھانچے اور وفاقی نظام پر اثر ڈالنے کی وجہ سے اہم سمجھے جارہے ہیں۔ایوان میں پیش کیے جانے کے بعد،اب بل جے پی سی کے زیر غور آئیں گے تاکہ ان میں مزید ترمیم یا سفارشات کی جاسکیں۔اپوزیشن ارکان نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام جمہوری اور آئینی اصولوں کے خلاف ہے۔

کانگریس رکن پرینکا گاندھی نے کہا کہ یہ جابرانہ اقدام ہے اور عوام کے سامنے صرف بدعنوانی کے خلاف دکھایا جارہا ہے۔انہوں نے خبردار کیا کہ کسی بھی وزیراعلیٰ پر بغیر جرم کے مقدمہ دائر کرکے 30 دن تک گرفتار رکھا جا سکتا ہے اور وہ اپنے عہدے سے معطل ہوجائے گا۔آر ایس پی کے رکن پارلیمنٹ این کے پریم چندرن نے کہا کہ یہ بل وزیراعظم پر لاگو نہیں ہوتا بلکہ صرف وزراء اور وزیراعلیٰ پر اثر انداز ہوگا۔انہوں نے واضح کیا کہ حکومت اس کا استعمال غیر بی جے پی ریاستوں کی حکومتوں کو غیر مستحکم کرنے کے لیے کرسکتی ہے، کیونکہ ای ڈی، آئی ٹی اور دیگر مرکزی تحقیقاتی ادارے بی جے پی کے غیر ریاستی حکومتی ارکان کے خلاف سرگرم ہیں۔

نائب صدر جمہوریہ انتخاب

رادھا کرشنن نے داخل کیا پرچہ،وزیراعظم سمیت کئی رہنما رہے موجود

نئی دہلی۔نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب کے لیے این ڈی اے امیدوار سی پی رادھا کرشنن نے بدھ کو اپنا پرچہ نامزدگی داخل کردیا۔اس موقع پر وزیراعظم نریندر مودی ان کے تجویز کنندہ بنے۔اس دوران وہاں پر وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، مرکزی وزیر نتن گڈکری، جے ڈی یو رہنما للن سنگھ اور سنجھا جھا، ایل جے پی رہنما چراغ پاسوان، مرکزی وزیر جیتن رام مانجھی سمیت کئی دیگر اراکین پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔سی پی رادھا کرشنن نے پرچہ داخل کرنے سے پہلے پارلیمنٹ احاطہ میں واقع پریرنا استھل جاکر خراج عقیدت پیش کیا۔پریرنا استھل میں نامور شخصیتوں کے مجسمے نصب ہیں۔انہوں نے سب سے پہلے مہاتما گاندھی کے مجسمے کے سامنے سلام کیا اور پھر دیگر نامور شخصیتوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

سی پی رادھا کرشنن کی پیدائش تمل ناڈو کے تروپور میں ہوئی تھی۔انہوں نے 1974 میں بھارتیہ جن سنگھ کے ساتھ سیاسی زندگی کی شروعات کی۔وہ آر ایس ایس سے بھی جڑے ہوئے ہیں۔رادھا کرشنن کوئمبٹور سے دو مرتبہ لوک سبھا ایم پی منتخب ہو چکے ہیں۔وہ تمل ناڈو بی جے پی کے سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ جھارکھنڈ اور تلنگانہ کے گورنر بھی رہ چکے ہیں۔دوسری طرف اپوزیشن اتحاد'انڈیا' نے نائب صدر جمہوریہ کے لیے بی سدرشن ریڈی کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔خاص بات یہ ہے کہ اس مرتبہ نائب صدر جمہوریہ کے لیے دونوں امیدوار جنوبی ہند سے ہی ہیں۔بی سدرشن ریڈی آندھرا پردیش ہائی کورٹ میں جج رہ چکے ہیں۔انہوں نے گوہاٹی ہائی کورٹ میں چیف جسٹس کے طور پر بھی خدمات دی ہیں۔سدرشن ریڈی 2007 سے 2011 تک ہائی کورٹ کے جج رہ چکے ہیں۔انڈیا اتحاد نے ان پر اعتماد ظاہر کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ انتخاب کے لیے میدان میں اتارا ہے۔

لوک سبھا میں 'آن لائن گیمنگ' پر پابندی عائد کرنے والا بل بغیر بحث کے پاس

32000 کروڑ کی انڈسٹری کو لگا جھٹکا!

نئی دہلی۔(ایجنسی)لوک سبھا میں بدھ (20 اگست) کو آن لائن گیمنگ کو ریگولیٹ کرنے اور تعلیمی وسماجی آن لائن گیمز کو فروغ دینے والا ایک بل پیش کیا گیا۔الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر اشونی ویشنو نے 'آن لائن گیمز پروموشن اینڈ ریگولیشن بل 2025' کے نام سے اسے پیش کیا، جو کہ بغیر بحث کے پاس بھی ہو گیا۔اس بل میں آن لائن منی گیمنگ یا اس کے اشتہارات پر پابندی عائد کرنے کا التزام ہے۔ساتھ ہی اس بل کے ذریعہ آن لائن گیمنگ کو فروغ دینے یا اشتہار دینے والوں کے لیے جیل یا جرمانہ، یا دونوں کا ذکر ہے۔اس بل میں ای-اسپورٹس، تعلیمی کھیل اور سماجی کھیل سمیت آن لائن کھیل شعبہ کو فروغ دینے، اسے ریگولیٹ کرنے اور اس کے اسٹریٹجک ترقی اور ریگولیشن کے لیے ایک اتھارٹی کے قیام کا بھی التزام ہے۔بل میں کسی کمپیوٹر، موبائل، مشین یا انٹرنیٹ کے ذریعہ آن لائن منی گیم کی پیشکش، آپریشن، اشتہار، تشہیر اور حصہ داری کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔خاص طور سے جہاں ایسی سرگرمیاں ریاست کی سرحدوں کے پار یا بیرون ملک سے کی جاتی ہیں۔بل میں کہا گیا ہے کہ اس کا مقصد ایسے کھیلوں کے منفی سماجی، معاشی، نفسیاتی اور پرائیویسی سے متعلق اثرات سے لوگوں کو بچانا ہے۔خاص طور سے نوجوانوں اور کمزور طبقوں کی حفاظت کرنا اہم کام ہے۔

عباس انصاری کی اسمبلی رکنیت بحال، ہائی کورٹ سے بڑی راحت، 2 سال کی سزا منسوخ

لکھنؤ۔مئو (اتر پردیش) سے سُہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی) کے سابق رکن اسمبلی عباس انصاری کی سزا پر الہ آباد ہائی کورٹ نے عارضی روک لگا دی ہے۔جسٹس سمیر جین کی سنگل ڈویژن بنچ نے عباس کی جانب سے دائر درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے ان کی دو سالہ سزا اور تین ہزار روپے جرمانے کو مؤخر کردیا۔اس فیصلے کے بعد مئو صدر اسمبلی نشست پر ہونے والا ضمنی انتخاب منسوخ ہوگیا۔عباس انصاری کی جانب سے وکیل اوپندر اُپادھیائے نے عدالت میں موقف پیش کیا، جبکہ اتر پردیش حکومت کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل اجے کمار مشرا اور ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل ایم سی چترویدی نے دلائل دیے۔حکومت نے ایم پی ایم ایل اے اسپیشل کورٹ مئو کے فیصلے پر روک لگانے کی مخالفت کی تھی۔واضح رہے کہ 2022 کے اسمبلی انتخابات میں عباس انصاری نے ایک جلسے کے دوران افسران کے حساب کتاب کرنے کے حوالے سے بیان دیا تھا، جس پر انتخابی کمیشن نے نوٹس لیا اور معاملہ درج کیا۔اس کیس میں 31 مئی کو فیصلہ آیا اور یکم جون کو اسمبلی سیکریٹریٹ نے مئو صدر سیٹ کو خالی قرار دے دیا۔ایم پی ایم ایل اے کورٹ نے عباس انصاری کو دو سال قید اور تین ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی تھی۔عباس نے اس فیصلے کے خلاف ضلعی عدالت میں اپیل کی لیکن وہاں سے ان کی درخواست خارج ہوگئی۔

دفتر-نگر پالیکا پریشد،ٹانڈہ-امبیڈکرنگر

مکتوب نمبر:406/ن.پا.پری.ٹا./اشتہار/ 2025-26 بتاریخ:-20/08/25

نگر پالیکا پریشد ٹانڈہ،ضلع امبیڈکرنگر کے شہریوں سے اپیل

1. شہر کو شفاف اور صاف ستھرا بنائے رکھنے میں اپنا تعاون فراہم کریں۔
2. عوامی مقامات وراستے پر کوڑا کچرہ نہ پھینکیں،کوڑا کچرہ صرف کوڑادان میں ہی ڈالیں۔
3. اپنے گھروں میں گیلا و سوکھا کوڑا الگ الگ ذرائع میں الگ کرکے اکٹھا کرنے کیلئے و نیلے رنگ کے **ڈسٹبن** کا استعمال کریں۔
4. سوکھا کوڑا ہرے **ڈسٹبن** میں اور گیلا کوڑا نیلے **ڈسٹبن** میں جمع کریں۔
5. اپنے گھروں کا کوڑا ڈور ٹو ڈور کوڑا کلیکشن کرنے والے صفائی ملازمین کو ہی دیں۔
6. کھلے میں بیت الخلا نہ جائیں۔اپنے گھروں میں ٹوائلٹ کا استعمال کریں اور عوامی وکمیونٹی ٹوائلٹ کا استعمال کریں۔
7. ممنوعہ پالی تھین کا استعمال نہ کریں اور نہ ہی دوسروں کو کرنے دیں۔پالی تھین ماحولیات کیلئے مضر ہے۔ممنوعہ پالی تھین/کیری بیگ کے استعمال کرنے وفروخت کرتے پائے جانے پر 25000.00 روپئے تک کا جرمانہ ہوسکتا ہے۔
8. تعمیری ومسماری اشیاء/ملبہ کو روڈ کی پٹریوں اور عوامی مقامات پر نہ رکھیں ورنہ خلاف ورزی کی صورت میں 5000.00 روپئے تک جرمانے کی وصولی کی کارروائی کی جائے گی۔
9. پانی انمول ہے اس کی حفاظت اور خوش اسلوبی سے استعمال کریں۔
10. عوامی سڑکوں،گلیوں اور نالیوں پر ناجائز قبضہ نہ کریں۔
11. کھلے مقامات/زمین پر درخت لگائیں،ماحولیات کو محفوظ بنائیں۔
12. نگر پالیکا پریشد ٹانڈہ کے سبھی بلوں/ٹیکسوں کی ادائیگی وقت سے کریں۔
13. ہیٹ ویو/لو سے اپنا بچاؤ ضرور کریں۔

(اَروِند ترپاٹھی)	(سبھی معزز کارپوریٹرس)	(شبانہ ناز)
نائب ضلع مجسٹریٹ/ ایگزیکٹیو آفیسر	نگرپالیکا پریشد ٹانڈہ	چیئرپرسن
نگرپالیکا پریشد ٹانڈہ	امبیڈکرنگر	نگرپالیکا پریشد ٹانڈہ
امبیڈکرنگر		امبیڈکرنگر

'ہم قرونِ وسطیٰ میں واپس جارہے ہیں'

جب راجہ اپنی مرضی سے کسی کو بھی ہٹا سکتا تھا،پیش کردہ بل پر راہل گاندھی کا ردعمل

نئی دہلی۔لوک سبھا میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے 130واں آئینی ترمیمی بل پیش کر ایک زبردست ہنگامہ برپا کردیا ہے۔اس بل میں التزام ہے کہ اگر وزیراعظم،وزیراعلیٰ یا کوئی بھی وزیر 30 دن تک جیل میں رہتا ہے تو اسے عہدہ سے ہٹا دیا جائے گا۔بل جب پیش کیا گیا تو پارلیمنٹ میں خوب ہنگامہ ہوا اور اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین نے اس کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔اب لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے اس بل سے متعلق اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "بی جے پی جو بل پیش کررہی ہے، اس کا خوب ذکر ہو رہا ہے۔ہم قرونِ وسطیٰ میں واپس جارہے ہیں، جب راجہ اپنی مرضی سے کسی کو بھی ہٹا سکتا تھا۔" راہل گاندھی نے اپنے بیان میں واضح طور پر کہا ہے کہ پیش کردہ بل جمہوری طریقے سے منتخب افراد کی طاقت ختم کرنے والا ہے۔انھوں نے کہا کہ "منتخب کیا گیا شخص کیا ہوتا ہے، اس کے کوئی معنی نہیں ہیں۔انھیں آپ کا چہرہ پسند نہیں آتا،اس لیے وہ ای ڈی کو کیس درج کرنے کو کہیں گے،اور پھر ایک جمہوری طریقے سے منتخب کیے گئے شخص کو 30 دنوں کے اندر ہٹا دیں گے۔" اپنے بیان میں راہل گاندھی نے سابق نائب صدر کے 'غائب' ہونے کا ذکر بھی طنزیہ انداز میں کیا۔انھوں نے کہا کہ "یہ بھی نہ بھولیں،ہم ایک نیا نائب صدر کیوں منتخب کررہے ہیں۔کل ہی میں کسی سے بات کررہا تھا اور میں نے کہا پتہ ہے، پرانا نائب صدر کہاں چلا گیا؟ وہ چلا گیا..." وہ مزید کہتے ہیں کہ "جس دن نائب صدر نے استعفیٰ دیا،اس دن وینوگوپال جی نے مجھے فون کیا اور کہا نائب صدر چلے گئے۔اس کے پیچھے ایک بڑی کہانی ہے کہ انھوں نے استعفیٰ کیوں دیا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "آپ میں سے کچھ کو وہ کہانی پتہ ہوگی، کچھ کو نہیں۔لیکن اس کے پیچھے ایک کہانی ہے،اور پھر یہ بھی کہانی ہے کہ وہ کیوں چھپے ہوئے ہیں۔

پی ایم مودی کی گریجویشن کی ڈگری کے کیس میں دہلی ہائی کورٹ کا فیصلہ مؤخر

نئی دہلی۔(یو این آئی) دہلی ہائی کورٹ نے بدھ کے روز وزیراعظم نریندر مودی کی گریجویشن ڈگری کے تنازعہ سے متعلق کیس میں اپنا فیصلہ مؤخر کردیا۔جسٹس سچن دتہ کی سنگل بنچ نے اس کیس کی سماعت مکمل ہونے کے بعد 27 فروری کو اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا تھا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ دہلی یونیورسٹی (ڈی یو) کو عدالت کو ریکارڈ دکھانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ہائی کورٹ نے دہلی یونیورسٹی کی عرضی پر سماعت کے بعد 23 جنوری 2017 کو سنٹرل انفارمیشن کمیشن (سی آئی سی) کے حکم پر روک لگا دی تھی۔سی آئی سی نے 21 دسمبر 2016 کو درخواست گزار نیرج کو ان تمام طلبہ کے ریکارڈ کا معائنہ کرنے کی اجازت دی تھی۔

کرناٹک کابینہ کا تاریخی فیصلہ

درج فہرست ذاتوں کیلئے داخلی ریزرویشن منظور، تین حصوں میں ہوگا تقسیم

بنگلور۔کرناٹک حکومت نے درج فہرست ذاتوں (ایس ٹی) کے لیے داخلی ریزرویشن نافذ کرنے کی سمت میں ایک تاریخی قدم اٹھایا ہے۔کابینہ نے ریزرویشن کے فیصلے پر مہر لگاتے ہوئے ایک دیرینہ مطالبے کو پورا کردیا ہے۔یہ فیصلہ ایس سی لیفٹ (مدیگا) اور ایس سی رائٹ (ہولیا) طبقوں کے مطالبات کو دھیان میں رکھتے ہوئے کیا گیا۔نئے فارمولے کے تحت 17 فیصد ریزرویشن میں سے 6 فیصد ایس سی لیفٹ طبقہ، 6 فیصد ایس سی رائٹ طبقہ اور 5 فیصد لمبانی، بھووی، کورچا، کورما جیسی دیگر ذیلی ذاتوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔کرناٹک کابینہ کا فیصلہ جسٹس ایچ۔این۔ناگ موہن داس کمیشن کی سفارشات پر مبنی ہے۔کمیشن نے 6 فیصد ایس سی لیفٹ، 5 فیصد ایس سی رائٹ، 4 فیصد لمبانی، بھووی، کورما اور کورچا جیسی اچھوت ذاتوں اور ایک فیصد ہر ایک خانہ بدوش طبقوں سے جیسے آدی کرناٹک، آدی دراوڑ اور آدی آندھرا کے لیے مشورہ دیا گیا تھا۔حالانکہ کابینہ نے خانہ بدوش اور آدی کرناٹک اور آدی دراوڑ وآدی آندھرا کے لیے الگ ایک فیصد ریزرویشن کو ہٹا کر تین زمرے کا نیا میٹرکس قبول کیا۔یہ قدم سپریم کورٹ کے یکم اگست 2024 کے فیصلے کے بعد ممکن ہوا جس میں ریاستوں کو درج فہرست ذات کے اندر ذیلی درجہ بندی کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔کرناٹک میں درج فہرست ذات کی 101 ذیلی ذاتیں ہیں جن میں مدیگا (ایس سی لیفٹ) اور ہولیا (ایس سی رائٹ) اہم ہے۔مدیگا طبقہ نے طویل عرصے تک موقف پیش کیا کہ وہ سماجی-اقتصادی طور سے پسماندہ ہیں۔

غزہ میں اسرائیلی درندگی جاری

24 گھنٹوں میں مزید 60 فلسطینی شہید

غزہ میں شہید فلسطینی بچوں کی تعداد 18 ہزار سے متجاوز
غزہ میں جنگ بندی کی نئی تجویز کی شرطیں سامنے آگئیں

غزہ، 20 اگست (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی درندگی جاری ہے، صیہونی فوج کے حملوں میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران مزید 60 فلسطینی شہید ہوگئے، جن میں امداد کے حصول کی کوشش کرنے والے 31 افراد میں شامل ہیں جبکہ 343 زخمی ہوگئے۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق غزہ میں فلسطینی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ اسرائیل کے تازہ حملوں کے بعد کئی افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں اور ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ وزارت نے کہا کہ 24 گھنٹے کی تازہ ترین رپورٹنگ مدت میں کم از کم 60 فلسطینی شہید اور 343 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ 24 گھنٹوں کے دوران شہید ہونے والوں میں امداد کی متلاشی 31 افراد بھی شامل تھے۔ وزارت کے مطابق 7 اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیلی حملوں میں شہید ہونے والوں کی مجموعی تعداد 62 ہزار 64 ہوگئی ہے جبکہ ایک لاکھ 56 ہزار 573 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ 18 مارچ سے اسرائیل کی جانب سے یکطرفہ جنگ بندی ختم کرنے کے بعد سے صیہونی حملوں سے اب تک 10 ہزار 518 فلسطینی شہید اور 532,44 زخمی ہوچکے ہیں۔ وزارت نے کہا کہ جنگ کے آغاز سے اب تک امداد حاصل کرنے کے دوران اسرائیلی حملوں ایک ہزار 996 فلسطینی شہید اور 898,14 سے زیادہ زخمی ہوچکے ہیں۔ مزید بتایا کہ بھوک اور غذائی قلت کی وجہ سے 24 گھنٹوں میں مزید تین فلسطینی شہید ہوگئے، جس کے بعد بھوک سے مجموعی شہادتیں 266 ہوگئیں، جن میں 112 بچے بھی شامل تھے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے غزہ میں جنگ بندی کے نئے منصوبے کو قبول کرلیا تھا اور اس حوالے سے اپنا جواب بھی ثالثوں تک پہنچا دیا تھا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق حماس کے ایک سینئر ممبر نے بتایا تھا کہ گروپ کو غزہ میں 22 ماہ سے زائد عرصے سے جاری لڑائی کو ختم کرنے کے لیے تازہ سفارتی کوششوں میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ کی حمایت سے مصر اور قطر اس طویل المدتی جنگ بندی کے حصول میں جدوجہد کررہے تھے، ثالثوں کی جانب سے نیا منصوبہ موصول ہونے کے بعد حماس نے کہا کہ وہ مذاکرات کے لیے تیار ہے۔

غزہ میں 7 اکتوبر 2023 سے جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں اب تک شہید ہونے والے فلسطینی بچوں کی تعداد 18 ہزار سے متجاوز کرگئی۔ اے پی پی کے مطابق غزہ کے سرکاری میڈیا آفس نے بتایا کہ غزہ میں تقریباً دو سال سے جاری اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں 18 ہزار 885 بچے شہید ہوچکے ہیں جبکہ شہید ہونے والے فلسطینیوں کی مجموعی تعداد 62 ہزار سے زیادہ ہوچکی ہے۔ فلسطینی پناہ گزینوں کیلیے اقوام متحدہ کی ایجنسی (یو این آر ڈبلیو اے) نے کہا کہ غزہ میں بچوں کیلیے کوئی جگہ محفوظ نہیں ہے اور اسرائیل کی جانب سے اشد ضروری امداد اور طبی سامان کی ناکہ بندی کی وجہ سے یہاں کے مکین خصوصاً بچے بھوک سے مر رہے ہیں۔ ادارے نے کہا کہ اسرائیل کی مسلسل بمباری کے دوران غزہ میں اقوام متحدہ کے زیر انتظام سکول لاکھوں لوگوں کیلیے پناہ گاہوں کا کام کررہے تھے تاہم اب یہ پناہ گاہیں بھی غزہ کے مکینوں کیلیے جن میں بہت سے بچے شامل ہیں، مقتل بن چکی ہیں۔ رپورٹ میں یونیسیف کے حوالے سے بتایا گیا کہ اسرائیل کی طرف سے یک طرفہ طور پر جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کرنے اور حملے دوبارہ شروع کرنے کے بعد گزشتہ پانچ ماہ سے غزہ میں ہر ماہ اوسطاً 540 سے زیادہ بچے شہید ہو گئے ہیں۔ عالمی انتباہات کے باوجود اسرائیلی افواج غزہ شہر پر حملوں میں تیزی لا رہی ہیں جن میں بڑی تعداد میں امدادی مراکز پر جمع فلسطینی مارے جارہے ہیں۔

غزہ میں جنگ بندی کی نئی تجویز کی شرطیں سامنے آگئی ہیں، یہ تجویز حماس نے بھی قبول کی ہے قطری وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ 200 فلسطینی قیدیوں کی رہائی کے بدلے حماس 10 یرغمالی اور 18 لاشیں اسرئیل کے حوالے کرے گا شرائط کے مطابق اسرائیلی افواج کی جزوی واپسی ہوگی، اور غزہ میں انسانی امداد میں اضافہ کیا جائے گا، موجودہ جنگ بندی بھی عارضی ہوگی قطر نے تصدیق کی ہے کہ حماس نے غزہ کی جنگ بندی کی تجویز کا مثبت جواب دیا ہے، جس میں 60 دن کی جنگ بندی بھی شامل ہے، تاہم اسرائیل نے تاحال کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ اسرائیلی میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ نیتن یاہو جنگ بندی معاہدے کے تحت باقی تمام 50 اسیران کی رہائی پر اصرار کررہے ہیں۔ واضح رہے کہ اسرائیل حماس سے ہتھیار ڈالنے اور قیادت کے غزہ چھوڑنے کا مطالبہ کررہا ہے، جسے حماس نے یک سر مسترد کردیا ہے۔ دوسری طرف اسرائیلی بربریت بھی جاری ہے، گزشتہ روز اسرائیلی حملوں میں 7 امدادی کارکنوں سمیت 51 فلسطینی مارے جاچکے ہیں، اکتوبر 2023 میں جنگ کے آغاز کے بعد سے اسرائیل کے ہاتھوں مارے جانے والے 62,000 فلسطینیوں میں کم از کم 18,885 بچے شامل ہیں۔ ادھر مشرق وسطیٰ کے تجزیہ کار اور جدالیہ کے شریک مدیر معین ربانی نے الجزیرہ کو بتایا کہ نیتن یاہو اگرچہ شور مچا رہے ہیں کہ وہ صرف ایک جامع ڈیل کو قبول کریں گے، جزوی یا مرحلہ وار معاہدہ نہیں، تاہم اسرائیل کے اس معاہدے کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ اسرائیلی نہیں، بلکہ امریکی کریں گے۔

آسٹریلیا نیتن یاہو کے کمزور رہنما کے طنزیہ بیانات پر برہم

کینبرا، 20 اگست (یو این آئی) آسٹریلیا نے اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے آسٹریلوی وزیر اعظم انتھونی البانیز کے حوالے سے بیان" اسرائیل سے غداری کرنے والا کمزور سیاستدان" پر سخت ردعمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں تازہ اضافہ ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر داخلہ ٹونی برک نے کہا کہ نیتن یاہو کا یہ بیان ایک "مایوس رہنما کی جھنجھلاہٹ" کو ظاہر کرتا ہے۔ برک نے اے بی سی کو بتایا، "طاقت کا اندازہ اس بات سے نہیں لگایا جاتا کہ آپ کتنے لوگوں کو تباہ کرسکتے ہیں یا کتنے بچوں کو بھوکا چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ ان کے اقدامات میں دیکھا ہے وہ اسرائیل کو دنیا سے مزید الگ تھلگ کرنے کا عمل ہے، اور یہ ان کے مفاد میں بھی نہیں ہے۔" یہ بیانات اس وقت سامنے آئے جب کینبرا نے گزشتہ ہفتے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا تھا، اس عمل میں فرانس، کینیڈا اور برطانیہ بھی شامل ہیں۔ نیتن یاہو نے شدید غصے کا اظہار کرتے ہوئے البانیز پر "آسٹریلیا کے یہودیوں کو نظر انداز کرنے" کا الزام لگایا۔ حالیہ ایام میں دونوں ممالک کے تعلقات میں نمایاں بگاڑ آیا ہے۔ پیر کے روز آسٹریلیا نے دائیں بازو کے اسرائیلی سیاستدان سمچا روتھمین کا ویزا یہ کہتے ہوئے کہ ان کا دورہ" ملک میں تقسیم کو ہوا دے گا، منسوخ کردیا تھا۔ منگل کو اسرائیل نے فلسطینی اتھارٹی کے لیے آسٹریلوی سفارت کاروں کے ویزے منسوخ کرکے جواب دیا۔ نیتن یاہو کے گزشتہ شب ایکس پر نے تنازع کو مزید ہوا دی: "تاریخ البانیز کی اصلیت کو یاد رکھے گی: ایک کمزور سیاستدان جس نے اسرائیل سے غداری کی اور آسٹریلیا کے یہودیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا۔" آسٹریلیا کو طویل عرصے سے اسرائیل کا قریبی دوست سمجھا جاتا ہے، اور میلبورن کبھی اسرائیل کے باہر ہولوکاسٹ سے بچنے والوں کی سب سے بڑی فی کس کمیونٹی کا گھر تھا۔ لیکن غزہ میں نسل کشی نے تعلقات کو نئی شکل دی ہے۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن نے گزشتہ ہفتے کہا کہ نیتن یاہو نے "اپنا راستہ کھودیا ہے،" کیونکہ اسرائیل خود کو بین الاقوامی سطح پر بڑھتی ہوئی تنہائی کا شکار پاتا ہے۔ نیوزی لینڈ نے بھی کہا کہ وہ فلسطین کو تسلیم کرنے پر غور کررہا ہے۔ آسٹریلیا اور اسرائیل کے تعلقات پہلے ہی گزشتہ سال سڈنی اور میلبورن میں ہونے والے اسلام دشمن حملوں کی لہر سے کشیدہ ہوچکے تھے۔

روسی حکام نے رعایتیں دینے میں لمحے بھر کی تاخیر نہیں کی: وٹکوف

واشنگٹن، 20 اگست (یو این آئی) امریکہ کے نمائندہ خصوصی اسٹیو وٹکوف نے کہا ہے کہ گزشتہ ہفتے الاسکا میں امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روس کے صدر ولادیمیر پوتن کے درمیان ہونے والی ملاقات میں روسی حکام نے "لمحے بھر کی تاخیر کئے بغیر" رعایتیں دی ہیں۔ فاکس نیوز کے ساتھ ایک انٹرویو میں وٹکوف نے کہا ہے کہ الاسکا میں پہلی ملاقات کے دوران روسی فریق کی طرف سے بلاتاخیر رعایتیں دی گئی ہیں۔ ان رعایتوں کے حصول کا ایک حصہ اس پہلو کا مشاہدہ کرنا تھا کہ کیا روسی زیادہ لچکدار رویے کے لئے تیار ہیں یا نہیں"۔ انہوں نے کہا ہے کہ اینکریج میں ہونے والی اس بات چیت کا محور عارضی جنگ بندی سے زیادہ ایک طویل المدتی امن معاہدے تک پہنچنا تھا۔ وٹکوف نے کہا ہے کہ ہماری بات چیت کافی طویل رہی۔ ہم نے اس پہلو پر پیش رفت کی ہے کہ ایک امن معاہدے تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے کیونکہ جامعیت سے محرومی کی وجہ سے ایک فائر بندی معاہدے کو توڑنا بہت آسان ہوتا ہے"۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ الاسکا ملاقات کے دوران صدر ٹرمپ نے محسوس کیا ہے کہ امن معاہدے کے لیے ضروری متعدد ابتدائی نکات پر اتفاق ہوچکا ہے لہٰذا کیوں نہ مکمل امن معاہدے کی کوشش کی جائے؟" اطلاعات کے مطابق اختلافات والے پہلوؤں میں تبادلے اور یوکرین کے لیے سیکورٹی ضمانتوں پر مشتمل ہیں۔

فلسطین پہلی بار مس یونیورس میں شرکت کررہا ہے

یروشلم، 20 اگست (یو این آئی) فلسطین اس سال پہلی بار مس یونیورس مقابلے میں شرکت کرنے جارہا ہے۔ مقابلے میں نادین ایوب فلسطین کی نمائندگی کریں گی۔ وہ اپنے عوام کی قوت واستقامت کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے کا عزم رکھتی ہیں۔ 27 سالہ نادین ایوب ماہر صحت وغذائیت ہیں۔ 2022 میں وہ مس فلسطین منتخب ہوئیں اور اب نومبر 2025 میں مس یونیورس مقابلے میں فلسطین کی پہلی نمائندہ کے طور پر تاریخ رقم کریں گی۔ نادین مغربی کنارے سے تعلق رکھتی ہیں اور کینیڈا اور امریکہ میں پلی بڑھی ہیں۔ اس وقت ان کی رہائش دبئی اور رام اللہ میں ہے۔ اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر انہوں نے کہا ہے کہ "مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے فخر ہورہا ہے کہ میں پہلی بار مس یونیورس مقابلے میں فلسطین کی نمائندگی کروں گی۔" انہوں نے مزید کہا ہے کہ "آج، میں مس یونیورس کے اسٹیج پر صرف ایک خطاب کے ساتھ نہیں بلکہ ایک حقیقت کے ساتھ قدم رکھ رہی ہوں۔ فلسطینی عوام کی طاقت اور مزاحمت کے حوالے سے نادین نے کہا ہے کہ "ایسے میں کہ جب فلسطین اور خاص طور پر غزہ دکھ سہہ رہا ہے، میں، خاموشی سے انکاری لوگوں کی آواز بن کر آئی ہوں"۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ "میں ہر فلسطینی عورت اور بچے کی نمائندگی کررہی ہوں۔ ایسی عورتیں اور ایسے بچے کہ جن کی قوت کو دنیا کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم صرف دکھ درد سے عبارت نہیں ہیں ہم استقامت ہیں، امید ہیں اور ایک وطن کے دل کی دھڑکن ہیں"۔ واضح رہے کہ مس یونیورس مقابلہ دنیا کے سب سے زیادہ دیکھے جانے والے خوبصورتی کے مقابلوں میں شامل ہے اور 80 سے زائد ممالک کے شرکت سے منعقد ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں کہ جب عالمی توجہ اسرائیل کی طرف سے غزہ میں جاری جنگ پر مرکوز ہے اور مزید ممالک فلسطینی ریاست کو تسلیم کررہے ہیں مقابلہ حسن میں فلسطین کی پہلی شرکت ایک علامتی حیثیت رکھتی ہے۔

کابل میں افغانستان، چین اور پاکستان کا انسداد دہشت گردی امور پر سہ فریقی اجلاس

کابل، 20 اگست (یو این آئی) چینی وزیر خارجہ وانگ ژی جمعرات کے روز (کل) اسلام آباد کا دورہ کریں گے اور چھٹے پاک-چین وزرائے خارجہ اسٹریٹجک ڈائیلاگ کی مشترکہ صدارت کریں گے، جب کہ کابل آج پاکستان اور چین کے ساتھ انسداد دہشت گردی اور دیگر امور پر سہ فریقی اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے۔ ڈان میں شائع رپورٹ کے مطابق افغان وزارت خارجہ نے منگل کو ایک بیان میں کہا کہ 20 اگست کو چینی حکمران جماعت کے سیاسی بیورو کے رکن اور وزیر خارجہ وانگ ژی، اور پاکستان کے نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ اسحٰق ڈار کابل کا دورہ کیا اور سہ فریقی اجلاس میں شرکت کی۔ ان مذاکرات میں پہلے سے کیے گئے وعدوں پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا، جن میں انسداد دہشت گردی کے تعاون، چین-پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کو افغانستان تک توسیع دینے اور علاقائی تجارت و روابط کو مضبوط بنانے جیسے موضوعات شامل ہیں۔ افغان وزارت خارجہ کے مطابق اجلاس کے شرکا مشترکہ مفادات، باہمی سمجھوتے اور وسیع تعاون کی بنیاد پر مستقبل کے تعلقات کے بارے میں خیالات کا تبادلہ کیا۔ یہ طالبان کے کابل پر کنٹرول کے بعد افغانستان میں اپنی نوعیت کا پہلا اجلاس ہے جو ایک روزہ ڈائیلاگ پر مشتمل ہے، جس میں وانگ ژی، اسحٰق ڈار اور افغان قائم مقام وزیر خارجہ امیر خان متقی شرکت کی۔ وانگ ژی کابل میں اجلاس کے بعد 21 اگست کو پاک-چین اسٹریٹجک ڈائیلاگ میں شرکت کریں گے۔ اسٹریٹجک ڈائیلاگ کا پانچواں دور مئی 2024 میں بیجنگ میں اسحٰق ڈار اور چینی وزیر خارجہ وانگ ژی کی مشترکہ صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ منگل کو جاری کردہ دفتر خارجہ کے بیان کے مطابق نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحٰق ڈار کی دعوت پر وانگ ژی 21 اگست 2025 کو چھٹے پاک-چین وزرائے خارجہ اسٹریٹجک ڈائیلاگ کی مشترکہ صدارت کے لیے اسلام آباد کا دورہ کریں گے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ دورہ پاکستان اور چین کے درمیان اعلیٰ سطح کے روابط کے تسلسل کا حصہ ہے، جس کا مقصد 'ہمہ موسمی اسٹریٹجک کوآپریٹو پارٹنرشپ' کو مزید گہرا کرنا، باہمی مفادات پر حمایت کی توثیق، اقتصادی اور تجارتی تعاون کو فروغ دینا اور علاقائی امن، ترقی اور استحکام کے لیے مشترکہ عزم کا اعادہ کرنا ہے۔ گزشتہ ماہ وزیر خارجہ اسحٰق ڈار نے شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے اجلاس کے موقع پر وانگ ژی سے ملاقات کی تھی جہاں انہوں نے زراعت، کان کنی، صنعت اور سیکیورٹی سمیت کلیدی شعبوں میں باہمی حمایت کی تصدیق کی تھی۔

عمران خان نے محمود اچکزئی کو قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر نامزد کردیا

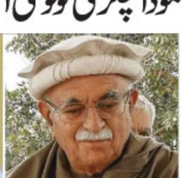

اسلام آباد، 20 اگست (یو این آئی) بانی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) عمران خان نے قومی اسمبلی میں محمود خان اچکزئی کو اپوزیشن لیڈر نامزد کردیا، جبکہ اعظم خان سواتی کو سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر نامزد کیا ہے۔ اسلام آباد میں سپریم کورٹ کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سیکریٹری جنرل پی ٹی آئی سلمان اکرم راجا نے تصدیق کی ہے کہ عمران خان نے عمر ایوب کی جگہ قومی اسمبلی میں محمود خان اچکزئی جب کہ شبلی فراز کی جگہ سینیٹ میں اعظم سواتی کو اپوزیشن لیڈر نامزد کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خان صاحب نے ضمنی انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ پی ٹی آئی کی سیاسی کمیٹی کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے، سیاسی کمیٹی کا اجلاس آج ہوگا، جس میں کمیٹی کے ارکان فیصلہ کریں گے کہ آئندہ ملک بھر میں ہونے والے ضمنی انتخابات میں حصہ لیا جائے یا نہیں۔ سلمان اکرم راجا نے کہا کہ عمران خان نے پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کے لیے 5 نام طلب کیے ہیں، جن میں ایک کا انتخاب وہ خود کریں گے اور اسے ہی اپوزیشن لیڈر نامزد کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ 5 اگست کو الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) نے سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر شبلی فراز اور قائد حزب اختلاف قومی اسمبلی عمر ایوب سمیت 9 ارکان اسمبلی اور سینیٹر کو نااہل قرار دے دیا تھا۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے تمام ارکان کو ڈی سیٹ کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا تھا، تمام ارکان کو 9 مئی کے مقدمات میں سزائیں ہونے کے بعد نااہل قرار دیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے قومی اسمبلی وسینیٹ کی نشستیں خالی قرار دے دی تھیں۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے نااہل قرار دیے گئے ارکان میں ایک سینیٹر، 5 ارکان قومی اسمبلی اور 3 ارکان پنجاب اسمبلی شامل تھے۔ الیکشن کمیشن نے سینیٹ اور قومی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈرز شبلی فراز، عمر ایوب سمیت، حامد رضا، رائے حیدر، رائے حسن، رائے مرتضیٰ، زرتاج گل، انصر اقبال اور جنید افضل کو نااہل قرار دیا تھا۔ فیصل آباد میں انسداد دہشت گردی عدالت نے 9 مئی کے 3 مقدمات کا فیصلہ سناتے ہوئے عمر ایوب، شبلی فراز اور زرتاج گل وزیر سمیت سمیت پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے 196 رہنماؤں اور کارکنوں کو 10 سال تک قید کی سزائیں سنائی تھیں۔

میکروں یہود دشمنی کو ہوا دے رہے ہیں: نیتین یاہو

تل ابیب، 20 اگست (یو این آئی) اسرائیل کے وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے صدر ایمانوئل میکرون پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ستمبر میں اقوام متحدہ میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کر کے یہود دشمنی کو ہوا دے رہے ہیں۔ فرانسیسی صدر نے منگل کے روز نیتن یاہو کے الزامات کو "گھٹیا" اور "غلط" قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ وقت سنجیدگی اور ذمہ داری کا ہے نہ کہ جوڑ توڑ کا۔ نیتن یاہو کا الزام میکرون کو لکھے گئے ایک خط میں لگایا گیا تھا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ان کے اعلان کے بعد فرانس میں یہود دشمنی میں اضافہ ہوا ہے، "فلسطینی ریاست کے لئے آپ کا مطالبہ اس یہودی مخالف آگ پر ایندھن ڈالتا ہے۔ یہ سفارت کاری نہیں ہے اس سے حماس کی دہشت گردی کو فروغ ملتا ہے، یرغمالیوں کی رہائی سے حماس کے انکار کو سخت کیا جاتا ہے فرانسیسی یہودیوں کو دھمکانے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور اب آپ کی سڑکوں پر یہودی نفرت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ میکرون نے جولائی میں اس بات کی تصدیق کی تھی کہ فرانس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کو باضابطہ طور پر تسلیم کرے گا۔ فرانس اقوام متحدہ کے کم از کم 145 رکن ممالک میں شامل ہوجائے گا جو پہلے ہی فلسطینی ریاست کو تسلیم کرتے ہیں یا اسے تسلیم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فرانس کے یورپی امور کے وزیر بن یامین حداد نے بی ایف ایم ٹی وی پر کہا کہ میکرون اور ان کی حکومت ہمیشہ یہود دشمنی کے خلاف انتہائی پرعزم رہی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ میں آپ کو بتارہا ہوں کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسے آلہ کار نہیں بنایا جانا چاہئے... یہود دشمنی کے خلاف جنگ میں فرانس کے پاس سیکھنے کے لیے کوئی سبق نہیں ہے۔ فرانسیسی صدر نے مزید کہا کہ "یہودی برادری کے خلاف تشدد ناقابل برداشت ہے" اور میکرون کی جانب سے 2017 کے بعد سے تمام حکومتوں کو یہود مخالف کارروائیوں کے خلاف سختی سے کارروائی کرنے کی ہدایات پر روشنی ڈالی۔ فرانس کے ساتھ سفارتی تصادم ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب نیتن یاہو آسٹریلیا کے ساتھ بھی کشیدگی میں اضافہ کررہے ہیں، جو اگلے ماہ فلسطین کو تسلیم کرنے والا ہے۔ اس سے قبل منگل کے روز انہوں نے آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز کو "کمزور سیاست دان" قرار دیا تھا جنہوں نے اسرائیل کے ساتھ غداری کی ہے۔ آسٹریلیا کی جانب سے انتہائی دائیں بازو کے اسرائیلی سیاستدان سمچا روتھ مین کا ویزا منسوخ کیے جانے کے بعد اسرائیل کے وزیر خارجہ گیڈون سار نے فلسطینی انتظامیہ میں آسٹریلیا کے نمائندوں کے ویزے منسوخ کردیے۔

امیگریشن کے فیصلے کرتے وقت 'امریکہ مخالف' نظریات کا جائزہ لیا جائیگا: ٹرمپ انتظامیہ

واشنگٹن، 20 اگست (یو این آئی) صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے کہا ہے کہ وہ امریکہ میں رہائش (امیگریشن) کے حق کے فیصلے کرتے وقت 'امریکہ مخالف' نظریات، بشمول سوشل میڈیا پر اظہار خیال کا جائزہ لے گی۔ ڈان میں شائع فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق امریکی شہریت و امیگریشن سروسز (یو ایس سی آئی ایس) نے کہا ہے کہ وہ درخواست دہندگان کی سوشل میڈیا سرگرمیوں کی جانچ کو مزید وسعت دے گی۔ ایجنسی کے ترجمان میتھیو ٹریگیسر نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ کے فوائد ان لوگوں کو نہیں دیے جانے چاہئیں جو اس ملک سے نفرت کرتے ہیں اور امریکہ مخالف نظریات کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امیگریشن کے فوائد (جن میں امریکہ میں رہائش اور ملازمت کی اجازت شامل ہے) ایک حق نہیں بلکہ ایک سہولت ہیں۔ 1952 میں نافذ کیا گیا امریکی امیگریشن اور نیشنلٹی ایکٹ امریکہ مخالف نظریات کی وضاحت کرتا ہے، جو اُس وقت بنیادی طور پر کمیونزم پر مرکوز تھے۔ تاہم، ٹرمپ انتظامیہ پہلے ہی ان افراد کے ویزے مسترد یا منسوخ کرنے کے لیے سخت اقدامات کرچکی ہے جنہیں امریکہ کی خارجہ پالیسی (خاص طور پر اسرائیل سے متعلق) کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ امیگریشن فیصلوں سے متعلق تازہ ترین ہدایات میں کہا گیا ہے کہ حکام یہ بھی دیکھیں گے کہ آیا درخواست دہندگان یہود مخالف نظریات کو فروغ دیتے ہیں؟

سعودی عرب میں ڈومیسٹک پروازوں کیلیے بڑا فیصلہ

ریاض، 20 اگست (یو این آئی) سعودی عرب نے وستا جیٹ کو پہلے غیر ملکی نجی جیٹ آپریٹر کے طور پر کلیئر کر دیا۔ مالٹا کی وستا جیٹ سعودی عرب میں ڈومیسٹک راستوں پر پرواز کی اجازت ملنے کے بعد پہلا غیر ملکی نجی جیٹ آپریٹر بننے کے لیے تیار ہے۔ ریگولیٹرز کی جانب سے مملکت کی فضاؤں کو کھولنے کے لیے کیبوٹیج پابندیاں ہٹادی گئی ہیں۔ وستا جیٹ کی منظوری چار ماہ سے بھی کم عرصے میں سامنے آئی ہے جب سعودی ریگولیٹرز نے یکم مئی کو ایسے قوانین کو ختم کردیا تھا جس کے تحت بین الاقوامی چارٹر آپریٹرز کو ڈومیسٹک خدمات پیش کرنے سے روکا گیا تھا۔ اس اقدام کا مقصد مسابقت کو فروغ دینا، سروس کے معیار کو بہتر بنانا اور نجی ہوابازی کے شعبے کو بڑھانا ہے۔ سول ایوی ایشن کی جنرل اتھارٹی کی طرف سے اعلان کردہ یہ فیصلہ سعودی عرب کی عام ہوابازی کی مارکیٹ کو آزاد کرنے میں ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ مملکت اپنے ویژن 2030 اقتصادی تبدیلی کے منصوبے کے تحت عالمی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور مسابقت کو فروغ دینے کے لیے کام کررہی ہے۔

ٹرمپ نے جنگی مجرم نیتن یاہو کو جنگی ہیرو قرار دیا

واشنگٹن، 20 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم اور فلسطینیوں کے قاتل نیتن یاہو کو جنگی ہیرو قرار دے دیا۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق نیتن یاہو غزہ میں جنگی جرائم کیلیے بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کو مطلوب ہیں تاہم اس کے باوجود امریکی صدر نے ان کی تعریف کی۔ ریڈیو میزبان مارک لیون کو دیے گئے انٹرویو میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ نیتن یاہو اچھے انسان ہیں اور اس وقت حالت جنگ میں ہیں، وہ جنگی ہیرو ہیں کیونکہ ہم نے ساتھ دیا ہے۔ مجھے لگتا ہے میں بھی جنگی ہیرو ہوں۔ امریکی صدر نے اسرائیلی وزیر اعظم کو جوابدہ ٹھہرانے کی کوششوں کو مسترد کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ وہ انہیں جیل میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاہم یہ واضح نہیں ہوسکا کہ آیا امریکی صدر آئی سی سی کے وارنٹ یا نیتن یاہو کے خلاف کرپشن کیسز کا حوالہ دے رہے تھے۔ واضح رہے کہ جون 2025 میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کھل کر نیتن یاہو کے خلاف کرپشن کیسز خارج کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں نے فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے ساتھ ماضی میں ہونے والے مذاکرات میں اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کو محفوظ بنانے کیلیے سخت محنت کی۔ 'میں وہی ہوں جس نے یرغمالیوں کو رہا کروایا، میرے پاس والدین اور بچوں کی طرف سے بہت سارے خطوط آئے۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں آیا ہوگا لیکن میں نے انہیں رہا کروایا۔'

ووٹنگ لسٹ میں بے ضابطگیوں پر الیکشن کمیشن کے دعوے پر سوال!

اکھلیش یادو نے 3 اضلاع کے ڈی ایم کو بنایا نشانہ

لکھنؤ:20 اگست (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے ووٹنگ لسٹ میں بے ضابطگیوں کو لے کر الیکشن کمیشن پر سوال اٹھانے کے درمیان یوپی کے 3 ضلع مجسٹریٹوں کو نشانہ بنایا ہے۔ اکھلیش نے لکھا کہ بارہ بنکی، جونپور اور کاس گنج کے ڈی ایم سے ایکس پر ان کے دعوے کے بارے میں موصول ہونے والے جوابات اپنے آپ میں کئی سوال اٹھاتے ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر آف انڈیا گیانیش کمار نے ماضی میں کہا تھا کہ انہیں ایس پی کی جانب سے حلف نامہ نہیں ملا ہے۔ اب 3 ضلع مجسٹریٹس کے جواب پر ایس پی سربراہ نے کہا کہ یا تو الیکشن کمیشن غلط ہے یا ڈی ایم۔

اکھلیش نے بدھ کو ایکس پر لکھا- یہ ڈی ایم سے عوام کا معصوم سوال ہے، اتنے سالوں بعد جواب کیوں آیا؟ ہمارے 18000 حلف ناموں کو لے کر کاس گنج، بارہ بنکی، جونپور کے ڈی ایم جس طرح اچانک بہت متحرک ہو گئے ہیں، اس سے ایک بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ الیکشن کمیشن جو کہہ رہا تھا کہ 'حلف نامے کا معاملہ غلط ہے' یعنی حلف نامے نہیں ملے، ان کا بیان جھوٹا نکلا۔ اگر کوئی حلف نامہ نہیں ملا تو پھر یہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کیا جواب دے رہے ہیں؟ اب ان ضلع افسران کے ملوث ہونے کی بھی جانچ ہونی چاہئیں جو سطحی جوابات دے کر فارملٹی پوری کر رہے ہیں۔ عدالت کو نوٹس لینا چاہیے، الیکشن کمیشن یا ڈی ایم غلط ہے، ٹھیک ہے؟ ان لوگوں کی طرف سے دی گئی وضاحت پر کسی کو ذرہ بھر بھروسہ نہیں ہے، جوان کے گھوٹالے کے بارے میں سی سی ٹی وی میں پکڑے گئے ہیں۔ جھوٹ کا اتحاد کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو بالآخر جھوٹ ہی ہار جاتا ہے کیونکہ منفی لوگوں کا مشترکہ کاروبار اپنے ذاتی مفادات کی تکمیل کے لیے ہوتا ہے، ایسے کرپٹ لوگ نہ اپنے ایمان کے قریب ہوتے ہیں، نہ اپنے خاندان کے، نہ سماج کے، پھر وہ اپنے ساتھیوں کے قریب کیسے ہوں گے۔ یہ بے ایمان لوگ ساری زندگی ملک اور اہل وطن کو دھوکہ دیتے ہیں اور آخر کار جب پکڑے جاتے ہیں تو انہیں ذلت بھری زندگی گزارنے کی سزا ملتی ہے۔ بی جے پی حکومت، الیکشن کمیشن اور مقامی انتظامیہ کی ملی بھگت 'انتخابی تینوں' ہے، جس نے سارا کام خراب کر کے ملک کی جمہوریت پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ اب عوام اس تینوں کو عدالت میں لے کر جائے گی۔ کاس گنج ضلع کے ڈی ایم نے اکھلیش یادو کی پوسٹ کا جواب دیتے ہوئے ایکس پر لکھا کہ کاس گنج ضلع کے اسمبلی حلقہ 101 امن پور سے آٹھ ووٹروں کے نام غلط طریقے سے حذف کیے جانے کے بارے میں ای میل کے ذریعے ایک شکایت موصول ہوئی تھی۔ جانچ سے معلوم ہوا کہ ایک نام قواعد کے مطابق حذف کیا گیا کیونکہ ووٹر لسٹ میں سات ووٹرز کے نام دو بار موجود تھے۔ ان سات ووٹروں کے نام ابھی بھی ووٹر لسٹ میں شامل ہیں۔ ایک ووٹر کی موت کی وجہ سے اس کی اہلیہ نے فارم 7 بھرا تھا جس کی بنیاد پر متوفی کا نام حذف کر دیا گیا تھا۔ وہیں، بارہ بنکی کے ڈی ایم نے 'ایکس' پر پوسٹ کیا- بارہ بنکی ضلع کے اسمبلی حلقہ 266-کرسی کے 2 ووٹروں کے حلف نامہ موصول ہوئے ہیں کہ ان کے نام ووٹر لسٹ سے غلط طریقے سے حذف کیے گئے ہیں۔ جانچ سے معلوم ہوا کہ مذکورہ دونوں ووٹرز کے نام ووٹر لسٹ میں درج ہیں۔ جونپور کے ڈی ایم نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ کے ذریعے بتایا کہ جونپور ضلع کے اسمبلی حلقہ 366 جونپور کے تحت پانچ ووٹروں کے ناموں کو غلط طریقے سے حذف کرنے کے بارے میں ای میل کے ذریعے ایک شکایت موصول ہوئی ہے۔ پانچوں ووٹروں کی موت 2022 سے پہلے ہو چکی تھی۔ اس کی تصدیق متوفی ووٹر کے اہل خانہ، مقامی کونسلر سمیت مقامی لوگوں نے کی۔ مرنے والوں کے نام قواعد کے مطابق ہٹا دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ بالا شکایت بالکل بے بنیاد اور گمراہ کن ہے۔ غور طلب ہے کہ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ الیکشن کمیشن کہہ رہا ہے کہ ہمیں یوپی میں سماج وادی پارٹی کی طرف سے دیئے گئے حلف نامے نہیں ملے ہیں، اسے ہمارے حلف ناموں کی رسید کے ثبوت کے طور پر دی گئی اپنے دفتر کی رسید دیکھنی چاہیے۔ اس بار ہمارا مطالبہ ہے کہ الیکشن کمیشن ایک حلف نامہ دے کہ ہمیں بھیجی گئی یہ ڈیجیٹل رسید درست ہے، ورنہ الیکشن کمیشن X کے ساتھ ساتھ 'ڈیجیٹل انڈیا' بھی شک کے دائرے میں آجائے گا۔

لکھنؤ میں 'ووٹ چوری کے خلاف جنگ' کا پوسٹر لگا، کرشن کے رتھ پر دکھائے گئے راہل-اکھلیش

ایک بار پھر 'ووٹ چوری' کا اٹھا ایشو

لکھنؤ:20 اگست (پی این ایس) راجدھانی میں ایک بار پھر پوسٹر وار سے سیاست گرم ہو گئی ہے۔ اتر پردیش کانگریس کے دفتر کے باہر لگائے گئے ایک بڑے ہورڈنگ نے بی جے پی پر سیدھا حملہ کیا ہے۔ یوتھ کانگریس کے ریاستی نائب صدر شردشکلا نے یہ ہورڈنگ لگائی ہے، جس میں بھگوادگیتا کے شلوک کے ساتھ لکھا ہے ''ووٹ چوری کے خلاف جنگ''۔ اس ہورڈنگ میں بھگوان کرشن کو رتھ پر سوار دکھایا گیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ رتھ پر کرشن کے ساتھ راہل گاندھی اور اکھلیش یادو کی تصویریں بھی لگائی گئی ہیں۔ کرشنا کے دائیں طرف راہل گاندھی اور بائیں طرف اکھلیش یادو کو دکھایا گیا ہے۔ یہ تصویر دونوں پارٹیوں کے درمیان بڑھتی قربت اور انڈیا اتحاد کی محبت کا واضح پیغام دے رہی ہے۔ اس پوسٹر پر گیتا کا مشہور شلوک بھی ہے ''یدا-یدا ہی دھرمسیا......'' لکھا ہوا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ جمہوریت کے تحفظ اور 'دھرم کی بحالی' کے لیے جدوجہد ضروری ہے۔ اس کے نیچے جلی حروف میں لکھا ہے ''ووٹ چوری کے خلاف جنگ''۔ یہ نعرہ براہ راست بی جے پی کو نشانہ بناتا ہے اور عوام سے اپیل کرتا ہے کہ جمہوریت کو بچانے کی لڑائی اب سڑکوں اور ووٹنگ بوتھ دونوں پر لڑی جائے گی۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ کانگریس نے راہل گاندھی کے بہار دورہ پر اٹھائے گئے معاملے کو یوپی کی عوام کے سامنے لانے کی حکمت عملی بنائی ہے۔ راہل گاندھی اس وقت بہار میں ووٹر ادھیکار دورہ پر ہیں اور ووٹ چوری کے الزام کو لگاتار ایشو بنا رہے ہیں۔ اب لکھنؤ میں اس پوسٹر کے ذریعے یوپی کی سیاست میں اسی بحث کو ہوا دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یوتھ کانگریس کے ریاستی نائب صدر شردشکلا نے کہا، ''یہ صرف ایک سیاسی لڑائی نہیں ہے، بلکہ عوام کے حقوق اور جمہوریت کی روح کو بچانے کی تحریک ہے۔ ووٹ کی چوری کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کی جائے گی۔'' اس پوسٹر وار نے سیاسی ہلچل تیز کر دی ہے۔ اپوزیشن کے اس نئے حملے کو بی جے پی کو گھیرنے کی حکمت عملی کے طور پر دیکھا جارہا ہے، وہیں سیاسی حلقوں میں اس بات پر بھی گرما گرم بحث ہو رہی ہے کہ کیا مذہبی علامات والے ایسے پوسٹر عام لوگوں پر گہرا اثر ڈال سکیں گے۔

انجمن نیر الاسلام اور محبانِ حسین کی شب بیداری کا آغاز، مجالس کا سلسلہ جاری

لکھنؤ: ۔نواسہ رسول حضرت امام حسینؑ اور ان کے 71 جاں نثار ساتھیوں کی یاد میں مجالس عزا اور شبیداریوں کا سلسلہ جاری ہے۔

انجمن نیر الاسلام کی شبیداری کا آغاز بدھ کی شب نیر الاسلام ایجوکیشن سینٹر، باتہ مرزا علی خاں میں ہوا۔ اس مجلس کو مولانا نیر جلالپوری نے خطاب فرمایا۔ مجلس کے اختتام پر مختلف انجمنوں معراج الاسلام، گلدستۂ حیدری، گلدستۂ اسلام، معراج المومنین اور تصویر العزا نے انجمن کی مخصوص قطار کربلا کی شکل میں ایک آئینہ رکھا گیا پر سلام و نوحہ پیش کیا۔

اسی طرح انجمن محبانِ حسین کی شبیداری کا انعقاد آزاخانہ سید محمد ہاشم، فراش خانہ، وزیر گنج میں کیا گیا۔ اس مجلس کو مولانا متقی زیدی نے خطاب کیا۔ بعد از مجلس انجمن قمر بنی ہاشم، شہیدانِ کربلا، غریب العزا، جلاء الایمان، گنجِ مظلومیہ اور گلدستۂ حیدری سمیت کئی انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

عزاخانہ اختر حسین مرحوم، باغ مکہ، راجہ بازار میں مجلس سے مولانا فیروز حسین نے خطاب کیا۔ اکرام منزل، گولا گنج میں مجلس سے مولانا حسن زہیر نے خطاب کیا۔ مسجد بہشتی، پیر بخارا میں مجلس سے مولانا مصطفیٰ علی خاں نے خطاب فرمایا۔

انجمن معصومیہ حسینیہ کی شبیداری میدان ایل۔ایچ۔ خاں میں منعقد ہوئی، جہاں مجلس سے مولانا تقی رضا نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن گنجِ مظلومیہ سمیت کئی دیگر انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

عطائے زہرا میں تین مجالس کل سے

حضرت امام حسن علیہ السلام کی شہادت کی یاد میں عطائے زہرا، سرفراز گنج میں جمعہ سے تین مجالس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ ان مجالس سے مولانا اطہر عباس زیدی شب 8:30 بجے خطاب کریں گے، جن کا عنوان ہوگا: امام حسن اور تحفظِ دین۔ آخری مجلس کے بعد امام کے تابوت کی زیارت کرائی جائے گی۔

شب بیداری اور آگ پر ماتم 23 اگست کو

جناتوں والی مسجد، سرفراز گنج میں 28 صفر، مطابق 23 اگست بروز جمعہ شب 9 بجے مجلس عزا منعقد ہوگی، جسے مولانا حسین جعفر وہب خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد روایتی آگ پر ماتم ادا کیا جائے گا اور 18 تابوتوں کی زیارت کرائی جائے گی۔

اختتامی (الوداعی) مجلس اتوار کی صبح 7 بجے ہوگی، جس سے مولانا اعظمی حسین خطاب کریں گے۔

پیلی بھیت ٹائیگر ریزرو کے جنگل میں ڈرون اڑانا پڑا مہنگا، نوجوان پر ایک لاکھ روپے جرمانہ

پیلی بھیت:20 اگست (پی این ایس) ضلع میں غیر قانونی طور پر جنگل کے بنیادی علاقے میں داخل ہونے اور ڈرون کے ذریعے ویڈیو بنانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ڈی ایف او نے سخت کارروائی کرتے ہوئے ڈرون کو ضبط کرنے کے ساتھ ساتھ ملزم پر ایک لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ دو دن پہلے ویڈیو وائرل ہونے کے بعد افسران حرکت میں آئے۔ واقعہ ٹائیگر ریزرو کے مالا رینج علاقے کا ہے۔ مدھوٹانڈہ-پیلی بھیت فارسٹ روڈ پر پہنچنے کے بعد کور ایریا میں غیر قانونی طور پر ڈرون اڑاتے ہوئے ایک ویڈیو بنایا گیا۔ اسے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا گیا۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد لوگوں نے جنگل کی حفاظت پر سوال اٹھانا شروع کر دیے۔ اس کے بعد افسران سنجیدہ ہو گئے اور ویڈیو کا نوٹس لیتے ہوئے اس کی چھان بین کی۔ ڈی ایف او نے ڈرون اڑانے والے نوجوان کی نشاندہی کر کے کارروائی کی۔ سٹی کوتوالی علاقے کے محلہ شیر محمد کے رہائشی ارباز انصاری کے خلاف فاریسٹ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے اس پر ایک لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ ڈرون بھی ضبط کر لیا گیا۔ واقعہ ٹائیگر ریزرو کے مالا رینج علاقے کا ہے۔ ڈی ایف او منیش سنگھ کا کہنا ہے کہ کور ایریا میں ایسی سرگرمیاں نہ صرف قوانین کی خلاف ورزی ہیں بلکہ جنگلی حیات کے لیے بھی خطرہ ہیں۔ پیلی بھیت ٹائیگر ریزرو کے بنیادی علاقے کے جنگل میں غیر قانونی طور پر پہنچنے اور ڈرون اڑانے پر کارروائی کی گئی۔ ملزم ارباز نے سوشل میڈیا انسٹاگرام پر اپنا پیج بنایا ہے۔ اس پر وہ ڈرون سے ویڈیوز بنا کر اپ لوڈ کرتا ہے۔ تاہم جب یہ معاملہ سرخیوں میں آیا تو انہوں نے جنگل کی بنائی ہوئی ویڈیو کو ڈیلیٹ کر دیا۔

عمران پرتاپ گڑھی نے اعلیٰ حضرت کے عرس کے موقع پر چادر پیش کی

عدنان اشرف اور محمود خان کی قیادت میں چادر پوشی

بریلی 20 اگست (یو این آئی) دنیا کی مشہور درگاہ اعلیٰ حضرت پر منعقد ہونے والے 107 ویں عرس رضوی کے موقع پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی چادر کو خراج عقیدت کے طور پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے قومی صدر اور راجیہ سبھا کے رکن عمران پرتاپ گڑھی نے پیش کیا کانگریس اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے قومی جنرل سکریٹری اور میڈیا انچارج عدنان اشرف، قومی جنرل سکریٹری شمیم علوی، اتر پردیش کے شریک انچارج محمود خان، ہریانہ کے انچارج سردار اندرجیت سنگھ بنگا، اتراکھنڈ انچارج کیپٹن نصیب سنگھ سندھو اور اتر پردیش اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے دیگر تمام لیڈران اس چادر کے ساتھ بریلی پہنچے۔ بریلی پہنچنے پر کانگریس پارٹی کے لوگوں نے تمام لیڈروں کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر چادر پوشی سے قبل درگاہ کے صحن میں کانگریس لیڈر عمران پرتاپ گڑھی کا بھیجا گیا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں عمران پرتاپ گڑھی نے بنیادی طور پر لکھا تھا کہ اعلیٰ حضرت کی زندگی انسانیت، محبت اور بھائی چارے کی مثال ہے۔ ان کا پیغام تمام مذاہب کے لوگوں کو اکٹھے رہنے اور ملک کی ترقی میں اپنا رول ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کے بعد تمام قائدین چادر لے کر مزار پر پہنچے، جہاں چادر پوشی کے بعد ملک میں امن، ترقی، بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔ اس موقع پر اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے سابق سکریٹری چودھری اسلم میاں، اقلیتی محکمہ کے ریاستی کنٹرول روم کے انچارج انورانیس، بدایوں کو آرڈی نیٹر کلبھوشن ترپاٹھی، میٹروپولیٹن صدر دنیش ڈاڈا، ریاستی جنرل سکریٹری حسنین انصاری، ضلع اقلیتی صدر شہزاد علی، سابق ایم ایل سی امیدوار ڈاکٹر مہدی حسن، سابق ایم ایل سی امیدوار ڈاکٹر مہدی حسن اور دیگر بھی موجود تھے۔

دین و دنیا کے کاموں میں ریاکاری سے بچیں: مفتی عرفان میاں

فرنگی محل میں روحانی اجتماع میں ملک کی سلامتی اور یکجہتی کی خصوصی دعا کا اہتمام

لکھنؤ 20 اگست (پریس ریلیز) آستانہ حمیدیہ فرنگی محل ٹکسال لکھنؤ میں روحانی محفل کا آغاز ہوا جس میں پیر طریقت حضرت مفتی ابو العرفان میاں حنفی قادری رزاقی مدظلہ العالی قاضی شہر لکھنؤ کی رقت اور امید سے بھیر دعا میں حاضرین نے آمین کہا اور پورے عالم میں چل رہی مصیبتوں کے خاتمے، دنیا میں امن و امان کے ساتھ آپسی بھائی چارہ کے قیام، عدل، انصاف اور پیار و محبت کے ساتھ ملکر ملک و ملت کی ترقی کیلئے بھی دعائیں مانگی گئیں۔ اس موقع پر مفتی ابو العرفان فرنگی محلی نے کہا کہ بزرگان دین کا دستور رہا ہے کہ ایسی محفلوں میں اپنے مریدین کو جمع کر کے ذکر و اذکار میں مشغول کرتے تھے کہ ''اللہ کے ذکر سے سکون و راحت ملتے ہے اور دنیا و آخرت کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں'' اس محفل میں اسی لئے آپ لوگوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب پر رحم و کرم کا معاملہ فرمائے۔ مفتی ابو العرفان میاں نے مزید کہا کہ نبی کریم کا فرمان ہے کہ اپنی نیتوں کو درست کرو اور دین و دنیا کے تمام کاموں میں دکھاوے اور ریاکاری سے مکمل اجتناب کرو صرف رضائے الٰہی کو پیش نظر رکھو۔ ایمان اور عقیدہ کی درستگی سب سے مقدم ہے۔ ہمارا ہر اچھا، برا عمل اس کے علم میں ہے اور اس کی جہنم گنہگاروں کی اور جنت نیک اور فرمابردار مومنوں کی بے قراری سے منتظر ہے۔ آخیر میں سبھی حاضرین نے نماز نافلہ ادا کی۔ حضرت مفتی ابوالعرفان فرنگی محلی نے قصیدہ بردہ شریف پڑھا اور مولانا عفان عتیق فرنگی محلی جنرل سکریٹری ادارہ شرعیہ فرنگی محل کے ساتھ سبھی حاضرین نے اسمائے الٰہی قرآنی آیات اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے اس کا نذرانہ بارگاہ نبویؐ میں پیش کیا، اس کے بعد قل شریف پڑھا گیا اور حضرت علامہ شاہ ابو البقا، محمد عبد الحکیم قادری رزاقی فرنگی محلی قدس سرہٗ کیلئے ایصال ثواب کیا گیا۔ ایڈووکیٹ فیضان عتیق فرنگی محلی نے محفل میں شریک ہونے والوں میں خاص طور سے تبرک تقسیم کیا اور سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

فوجداری کے مشہور وکیل نذیر الدین خان کا انتقال

عیش باغ قبرستان میں سپرد خاک، وکلاء برادری میں غم کی لہر

لکھنؤ: 20 اگست (پی این ایس) سینئر قانون داں نذیر الدین خان کا 85 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ وہ کچھ عرصے سے علیل تھے، منگل کی دوپہر دوبگہ کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں آخری سانس لی۔ نماز جنازہ بدھ کی صبح 10 بجے کثیر تعداد میں سوگواران کی موجودگی میں ادا کی گئی اور عیش باغ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ وہ اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیوں کے علاوہ چار پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑ گئے۔ مرحوم سینئر کرمنل لائیر تھے جن کا وکالتی سفر 57 برسوں پر محیط رہا۔ اس دوران ہزاروں مقدمے لڑے اور بہت سے بے گناہوں کو انصاف دلایا۔ وہ چیف جسٹس آف الٰہ آباد نصیر اللہ بیگ کے بھتیجے اور مشہور و معروف کاروباری شہناز حسین کے کزن نیز ممتاز سیاسی سماجی اور ملی رہنما ایم اے حبیب ایڈوکیٹ کے سمدھی تھے۔ مرحوم کے بڑے بیٹے تنویر الدین خان مسٹر حبیب کے داماد ہیں جو عرصہ دراز سے لبرٹی کانوینٹ اسکول مولوی گنج میں پرنسپل شپ سمیت دیگر اہم ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ مرحوم نذیر الدین خان شریف النفس، وضع دار، شائستہ کلام، سادہ مزاج اور ملنسار انسان تھے۔ عمر کے آخری پڑاؤ تک انہوں نے وکالتی سفر جاری رکھا۔ ان کے شاگردوں اور جونیئرس کی بڑی تعداد میدانِ وکالت میں سرگرم ہے۔ 6 فٹ 1 انچ دراز قد تھا مگر بھی سے جھک کے ملنا ان کی عادتِ شریفہ تھی، وہ اپنے ماتحتین کو بھی انکساری کی تلقین کیا کرتے تھے۔ چھوٹوں کو بھی آپ سے مخاطب کرنے کی روش نے انہیں دوسروں سے ممتاز بنا دیا۔ ان کی شخصیت کا اثر پیشے پر بھی نمایاں رہا۔ ان کے کئی ہم عصر وکلا منصف بن گئے لیکن انہوں نے ترقی اور منصب سے زیادہ سادگی، دیانتداری اور اخلاص کو اہمیت دی اور اپنا فرض منصبی ہمدردانہ جذبے کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ دراصل انہوں نے وکالت کو بھی خدمت خلق کو پیش نظر رکھ کر کی۔ وہ اردو اور انگریزی ادب سے گہرا ذوق رکھتے تھے، انہیں بہت سے اشعار ازبر تھے۔ ان کی رحلت سے نہ صرف ان کے محلے روشن آباد کالونی دوبگہ بلکہ شہر اور صوبے بھر میں غم و اندوہ کی لہر دوڑ گئی۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ مرحوم کے متعلقین نے فون پر اور گھر جا کر اظہار تعزیت کیا اور دعائے مغفرت کی۔

لکھنؤ کے دوبگا میں ٹینکر نے موٹر سائیکل سواروں کو کچل دیا، ایک کی دردناک موت، دوسرا شدید زخمی

کاکوری، لکھنؤ: بدھ کے روز لکھنؤ کے تھانہ دُبگہ کے علاقے میں ایک ہولناک سڑک حادثہ پیش آیا، جب ایک تیز رفتار ٹینکر نے اوورٹیک کرنے کی کوشش میں موٹر سائیکل کو زوردار ٹکر ماردی۔ اس حادثے میں موٹر سائیکل کے پچھلی نشست پر بیٹھے ایک شخص کی موقع پر ہی المناک موت ہو گئی، جبکہ موٹر سائیکل چلا رہا شخص شدید زخمی ہو گیا۔ حادثہ دُبگہ سبزی منڈی کے گیٹ نمبر 2 کے قریب پیش آیا۔ متاثرین کی شناخت شکیل احمد اور ان کے چچا رئیس احمد کے طور پر ہوئی ہے، جو ایرا اسپتال سے دوا لے کر اپنی موٹر سائیکل سے واپس آرہے تھے۔ راستے میں ایک تیز رفتار ٹینکر نے لاپرواہی سے اوورٹیک کرنے کی کوشش کی، جس کے دوران اس نے موٹر سائیکل کو زبردست ٹکر ماری۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ موٹر سائیکل کا توازن بگڑ گیا اور دونوں سوار سڑک پر گر پڑے۔ حادثے کے دوران رئیس احمد، جو موٹر سائیکل کی پچھلی نشست پر سوار تھے، ٹینکر کے پہیے کے نیچے آگئے۔ ان کا جسم بری طرح کچلا گیا اور وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ شکیل احمد کو شدید چوٹیں آئیں اور انہیں فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ان کی حالت نازک بتائی جارہی ہے۔ متوفی رئیس احمد کی عمر تقریباً 50 سال تھی، وہ اقبال، ضلع اُناؤ کے رہائشی اور پیشے سے کسان تھے۔ ان کے خاندان میں ایک 18 سالہ بیٹی اور دو بیٹے، محمد عمر (16 سال) اور محمد عمیر (14 سال) شامل ہیں۔ پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے، اور ملزم ٹینکر ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کر کے اس کی تلاش شروع کر دی ہے۔ زخمی شکیل احمد نے پولیس کو دی گئی تحریری شکایت میں الزام لگایا ہے کہ ٹینکر کا ڈرائیور نشے کی حالت میں تھا، جو اس المناک حادثے کی بنیادی وجہ بنی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی متوفی کے اہلِ خانہ میں کہرام مچ گیا ہے۔ ادھر مقامی لوگوں میں اس واقعے کو لے کر شدید غصہ پایا جارہا ہے اور وہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ملزم ڈرائیور کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔

جشنِ محسنِ انسانیتؐ و سیرتِ صحابہؓ کے سلسلہ میں میٹنگ

لکھنؤ۔ مرکزی سیرت صحابہؓ کمیٹی لکھنؤ کے زیر اہتمام فیضِ نبیؐ ہال چھندوئیاں دوبگا ہردوئی روڈ لکھنؤ میں ہر سال یکم ربیع الاول سے ۱۱ر ربیع الاول تک منعقد ہونے والے جشنِ محسنِ انسانیتؐ و سیرتِ صحابہؓ کے سلسلہ میں ایک اہم میٹنگ سرپرستِ پروگرام جناب حسین الدین بلون خاں کی رہائش گاہ نور جہاں پیلس صحبتیا باغ راجہ بازار میں ہوئی، میٹنگ کی آغاز حافظ محمد علیم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، نعت و منقبت کا نذرانہ مشہور شاعر جناب رفعت شیدا صدیقی نے کی اور صدارت کے فرائض شاعر مدحِ صحابہؓ جناب محمد فاروق جاذب لکھنوی نے انجام دی۔ میٹنگ میں طے پایا کہ پروگرام ۲ر بجے سے نمازِ مغرب تک علمائے کرام کی تقاریر ہوں گی، شعرائے حضرات اور انجمنہائے مدحِ صحابہؓ کے صاحبانِ بیاض اپنا منظوم خراجِ عقیدت پیش کریں گے۔ پروگرام کے کنوینر خلیل اختر نے بتایا کہ اس پچاس سالہ پروگرام کو مزید خوبصورت اور منظم کرنے کے سلسلہ میں ذمہ دار لوگوں کی کمیٹیاں تشکیل دے دی گئی ہیں۔ ۱۲ر ربیع الاول کو شاہی جلوس محمدی جواندھے کی چوکی سے ۲ر بجے اُٹھ کر مغرب کی نماز پر فیضِ نبی ہال میں آکر ختم ہوتا ہے اور آخر میں انجمن قیام الصلوٰۃ سلام پیش کرتی ہے اس سال کے لئے بھی اس کی تمام تیاریاں جاری ہیں۔ راجہ بابر، شہاب الدین، محمد غالب، محمد فیروز، ظہیر حسن، طاہر، مٹرو، دھنے، ونود کمار، راکیش، عبدالکبیر فاروقی، عبدالباری راعینی وغیرہ اس پروگرام کے انتظامات اور نگرانی کا کام دیکھیں گے۔ معید رہبر شعرائے کرام سے رابطہ کریں گے۔ آخر میں جناب حسین الدین خاں بلون نے تمام شرکاء میٹنگ کا ان کے تعاون کے لئے شکریہ ادا کیا اور مولانا عبدالسمیع قاسمی کی دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

گورکھپور: ایس ایچ او پر 50 ہزار روپے لینے کا الزام

گورکھپور:20 اگست (پی این ایس) گگہا تھانہ علاقہ کے تھوتھولی گاؤں میں حال ہی میں برئی پار بڑگو کے رہنے والے مشتاق احمد کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اب متوفی سے جڑے ایک اور معاملے میں چونکا دینے والی بات سامنے آئی ہے۔ مشتاق کی بیٹی نے ایس ایچ او پر 50 ہزار روپے لینے کا سنگین الزام عائد کر دیا۔ اس نے ایس ایس پی سے اس کی شکایت کی ہے۔ منگل کو متوفی مشتاق احمد کی بیٹی شہناز بانو نے ایس ایس پی سے ملاقات کی اور گگہا تھانہ انچارج کے خلاف شکایت کی۔ شہناز نے الزام لگایا کہ ایس ایچ او نے مقدمہ چلانے کے لیے اس کے والد سے 50 ہزار روپے لیے۔ شہناز کے مطابق مشتاق نے ایس ایچ او کو 50 ہزار روپے دیے تھے کہ وہ اپنی بیوی کے جہیز قتل کیس میں اپنے بھتیجے کو رہا کرائے۔ اس کے باوجود بھتیجے کو جیل بھیج دیا گیا۔

خدا کی بندگی اور مخلوق خدا کی خدمت کی جائے: راشد علی مینائی

حضرت مخدوم شاہ میناشاہ علیہ الرحمہ کا پانچ روزہ سالانہ عرس اختتام پذیر

لکھنؤ۔ عالمی شہرت یافتہ درگاہ حضرت مخدوم شاہ میناشاہ علیہ الرحمہ کا قدیمی سالانہ عرس 563 ویں کا بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ پانچ روزہ عرس 16 راگست بروز سنیچر سے شروع ہوا تھا۔ عرس میں قرآن خوانی، محفل میلاد النبیؐ و ذکرِ فضائل اولیاء اللہ کے علاوہ محفلِ سماع کا بھی اہتمام کیا گیا۔ عرس کے آخری دن بھی ملک بھر سے زائرین و عقیدت مندوں کے آنے کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد نماز فجر صبح 6:00 بجے قرآن خوانی و صبح 9:00 بجے آستانہ عالیہ پر قل شریف ہوا۔ بعد نماز ظہر 2:30 بجے دارالعلوم وارثیہ گومتی نگر کے منیجر شریف الحسن کی جانب سے و دارالعلوم اہلسنت غوثیہ جامع مسجد لوکش نگر اندرانگر کی طرف سے مولانا قاری محمد ذاکر فردوسی، قاری علی احمد اشرفی، شہزاد علی انصاری، قاری محمد شریف، مولانا حامد علی و انور علی و جملہ دارالعلوم وارثیہ کے اساتذہ کرام نے بارگاہِ مخدوم شاہ مینا میں عقیدت کی چادر مزار شریف پر چادریں پیش کی گئیں۔ خاص طور سے دادا میاں (صدر) کے سجادہ نشین شباہت حسن میاں نے چادر پیش کی۔ بعد نماز عصر 5:30 بجے شام حضرت شاہ میناشاہ کا آخری قل شریف کی رسم ادا کی گئی۔ قل شریف میں مدارس اہلسنت، مساجد، مزارات اور اولیاء کرام، ملک اور صوبے کی خوشحالی کے لئے دعا کی گئی۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے بھی دعا کی گئی۔ عرس کی جملہ تقریبات درگاہ کے متولی و سجادہ نشین پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی سرپرستی میں ادا کی گئی۔ عرس کی جملہ تقریبات درگاہ کے متولی و سجادہ نشین پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی سرپرستی میں ادا کی گئی اور انہوں نے کہا کہ عرس کی تمام تقریبات سال گذشتہ کی روایت کے مطابق منعقد کی گئی۔

اودھ نامہ

تھیلے سے کچھ بڑا نکلنے کی امید

پارلیمنٹ میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کی ووٹ چوری اور الیکشن کمشین کے رویہ کو لے کر ہوئی پریس کانفرنس نے ووٹر لسٹ کو دیکھنے کا پورا نظریہ اور زاویہ ہی بدل دیا ہے۔ پہلے جو بھی ووٹر لسٹ جاری ہوتی الیکشن کے وقت وہ لسٹ بوتھ ایجنٹ کے حوالے کردی جاتی تھی۔ اور وہ اسی کی پراپرٹی مانی جاتی تھی ،لیکن اب ووٹر لسٹ کا معاملہ نیشنل لیول یعنی قومی سطح کا ہوگیا ہے۔ ایک ایک نام کی تلاش اور تفتیش و تحقیق کی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں عوامی بیداری لانے کے مقصد سے راہل گاندھی نے بہار میں ایک اور یاترا شروع کردی ہے اور بتایا جارہا ہے کہ اس یاترا کو بھی مقبولیت مل رہی ہے اور عوام لگاتار اس یاترا سے جڑتے جارہے ہیں، جس کے حزب اقتدار طبقہ کے ماتھے پر بل پڑنا شروع ہوگئے ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ لوک سبھا انتخابات کے وقت فارم 17C کی چرچا شروع ہوئی۔ ایک خاتون صحافی پونم اگروال کے باعث سیاسی قائدین بھی فارم 17C کا مطالبہ کرنے لگے اس فارم سے یہ پتہ چل جاتا تھا کہ ایک بوتھ پر کتنے ووٹرس ہیں اور جملہ کتنے ووٹوں کا استعمال ہوا ہے۔ یعنی کتنے ووٹ ڈالے گئے۔ انتخاب کا یہ اصول تو پہلے سے تھا الیکشن کمیشن کی کتابوں میں، لیکن 17C کو لیکر شعور 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں ہی بیدار ہوا۔ اور ایسی چرچا ہوئی کہ الیکشن کمیشن اور اس بہاؤ میں بہنے والے عظیم شاعر راجیو کمار بھی جھنجھلا گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ 17C میرے خیال میں آج کے دن پورے ملک میں اسی فارم کی چرچا ہے۔ سب سے زیادہ مقبول فارم وہی ہے یو پی ایس سی امتحان لکھنے والوں اور سارے طلباء کو امتحان لکھنے کیلئے تیاری کرنی چاہئے کہ 17C کیا ہوتا ہے۔ یہ پیٹرن ہے اور ڈیزائن ہے جب بھی عوام اپنے حقوق کو لیکر خواب غفلت سے بیدار ہوتے ہیں، الیکشن کمیشن اسی قسم کے غیر منطقی جواب دینے لگ جاتا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے بہار میں SIR سے لیکر راہل گاندھی کے تمام اور سنگین الزامات کے بعد بھی ایک پریس کانفرنس طلب نہیں کی۔ عدالت میں معاملہ تو اب آیا ہے کورٹ میں معاملہ جانے سے پہلے پریس کانفرنس کرسکتے تھے مگر انہوں نے ایک بھی پریس کانفرنس نہیں کی اس کے بعد بھی ووٹر لسٹ کا معاملہ تھما نہیں، بڑے پیمانے پر لوگوں کے درمیان پہنچ چکا ہے۔

شکون رانی، گرکی رتھ اور ادتیہ سریواستو کا نام راہول گاندھی نے لیا تو ان کی تحقیقات ہونے لگ گئی۔ کیونکہ یہ راہل گاندھی کا الزام محض نہیں ہے بلکہ ان کا دعوی ہے کہ ایک پارلیمانی حلقہ میں ایک لاکھ ووٹوں کی چوری (فرضی ووٹرس کے ہونے) کا الزام الیکشن کمیشن کی دستاویزات سے نکلا ہے لیکن اس ایک لاکھ میں سے صرف تین چار ناموں کی چرچا ہو رہی ہے۔ شکون رانی ایک کیس اسٹڈی بن گئی ہیں کہ کیسے ان کے ذریعہ راہل گاندھی کے دعوؤں کو غلط ثابت کیا جارہا ہے جبکہ سوشل میڈیا پر Fact Cheker محمد زبیر شکون رانی سے جڑے اتنے سارے دلائل و ثبوت لے آئے ہیں کہ یہ کہانی ختم نہیں ہو رہی ہے۔ اب آپ کے سامنے شکون رانی اور ان کے شوہر ویریندر کمار کے تین تین ووٹر آئی ڈی کارڈس ہیں تو یہ بات ملک کے سامنے آنی چاہئے کہ ان ہی دونوں نے تین تین جگہوں پر ووٹ ڈالے یا ان کی طرف سے کوئی اور ووٹ دے رہا تھا۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ شکون رانی کی کہانی دو سوالوں سے شروع ہوتی ہے۔ پہلا سوال عمر 70 سال ہے۔ اس عمر میں انہوں نے فارم 6 کیوں بھرا۔ دوسرا سوال ان کے دونوں ووٹر آئی ڈی سے ووٹ ڈالا گیا ہے۔ فارم 6 وہی بھرتے ہیں جو پہلی بار ووٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ فارم 6 کے اوپر صاف صاف لکھا ہے کہ یہ نئے ووٹر کیلئے ہے۔ شکون رانی کی عمر 70 سال ہے۔ انہوں نے فارم 6 کیوں بھرا۔ 70 سال کی عمر میں شکون رانی نے ایک نہیں دو دو فارم 6 بھر دیا۔ پہلا فارم 13 ستمبر 2023ء کو بنگلورو میں بھرتی ہیں اور دوسرا فارم بھی بنگلورو میں 31 اکتوبر 2023ء کو بھرا جاتا ہے۔ راہل گاندھی نے دونوں فارمس دکھا کر بتایا کہ کیسے دونوں تصاویر میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اس کے علاوہ ایک جگہ نام شکون اور رانی الگ الگ کام میں لکھا ہوا ہے اور دوسری جگہ ایک ساتھ شکون رانی لکھا ہے۔ راہل نے بی ایل او کی جانب سے ٹک کئے گئے الیکٹورل رول کو دکھاتے ہوئے یہ بھی کہا کہ شکون کی دونوں آئی ڈیز سے ووٹ ڈالے گئے ہیں۔

یہ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ شکون رانی نے خود فارم بھرا تھا یا پھر کسی اور نے بھر دیا۔ یہ تو تحقیق طلب مسئلہ ہے، لیکن یہ تو سوچنا چاہئے کہ فارم 6 کے ضمن میں اکیلے شکون رانی کا نام نہیں آیا ہے۔ ایسے 33 ہزار 692 ووٹرس ہیں جنہوں نے صرف ایک پارلیمانی حلقہ میں فارم 6 بھرا ہے۔ مگر شکون رانی کی کہانی کو جھٹلانے کی کوشش ہو رہی ہے تو باقی کے 33 ہزار ووٹرس کی کہانی کو کیوں نہیں جھٹلا پا رہے ہیں؟ ایک اسمبلی حلقہ میں 33 ہزار پہلی بار ووٹ ڈالنے والے نہیں ہوسکتے۔ راہول گاندھی نے ثبوت پیش کرتے ہوئے کہا کہ 70 سال سے لیکر 98 سال عمر کے 33 ہزار لوگوں نے فارم 6 بھرے ہیں۔ مہادیو پورہ ایک پارلیمانی حلقہ ہے اس میں 11 ہزار سے زائد جعلی رائے دہندے کیسے نکل آئے۔ 40 ہزار سے زائد رائے دہندوں کے پتے فرضی کیسے ہوسکتے ہیں؟ کیا یہ معمولی بات ہے۔ اگر ایک حلقہ میں ایک لاکھ ووٹر فرضی ہوں گے تو اس کی تحقیقات کیوں نہیں ہونی چاہئے۔ ہر سال جب فہرست رائے دہندگان پر نظر ثانی کا کام ہوتا ہے تو اس کے بعد بھی اتنی گڑبڑ کیسے ہوسکتی ہے۔ اس کا مطلب ہیکہ الیکشن کمیشن کے پاس فہرست رائے دہندگان تیار کرنے کی پیشہ وارانہ صلاحیت و مہارت نہیں ہے۔

راہل گاندھی کی بہار یاترا

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بہار کے ساسارام سے شروع ہوئی "ووٹر رائٹس یاترا" کو عوام کی زبردست حمایت مل رہی ہے۔ بھیڑ کے امڈنے سے جہاں کانگریس کی امیدوں کو پر لگے ہیں وہیں بی جے پی کے خیمہ میں ہل چل ہے۔ یہ یاترا تیجسوی راہل دونوں کی ہے، لیفٹ کے لال جھنڈے بھی بڑی تعداد میں اس میں شامل ہیں۔ سماجی بنیاد پر بنی مقامی پارٹیاں بھی اس کا حصہ ہیں لیکن طاقت آر جے ڈی کی ہے۔ بہار میں ہار جیت بھی آر جے ڈی کی ہی ہوتی ہے۔ راہل تیجسوی نے "ووٹر رائٹس" کو یہاں عوامی ایشو بنادیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر کے نام پر ۶۵۶۴۰۰۰ ووٹ کاٹ دیئے ہیں۔ ان میں سے تقریباً بیس لاکھ کو مرا ہوا بتایا گیا ہے۔ راہل گاندھی نے یاترا سے ایک دن قبل ان لوگوں کے ساتھ چائے پی جن کا ووٹ مرا ہوا بتا کر کاٹا گیا ہے۔

الیکشن کمیشن نے غیر قانونی طور پر رہنے والے غیر ملکی شہری، روزی روٹی کی تلاش میں بہار سے ہجرت کر دوسری جگہ رہنے، مرنے، ڈپلی کیٹ ووٹ ہونے یا پھر بی ایل او کے سفارش نہ کرنے کو ووٹ کاٹنے کی وجہ بتایا تھا۔ لیکن راہل گاندھی نے انتخابی کمیشن کے جھوٹ سے پردہ اٹھایا تو کمیشن نے گھبرا کر عین اس وقت پریس کانفرنس بلائی جب بہار میں راہل تیجسوی کی یاترا شروع ہونے والی تھی۔ پریس کانفرنس میں میڈیا کے تمام ہی نمائندے موجود تھے۔ لیکن پچاس منٹ چلی اس کانفرنس میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے کسی بھی سوال کا سیدھا جواب نہیں دیا۔ وہ سوالوں کو بھٹکاتے رہے اور پھر اٹھ کر چلے گئے۔ میڈیا نے یہ بھی معلوم کیا کہ جو سوال راہل گاندھی نے اٹھائے ہیں وہی سوال بی جے پی کے ترجمان انوراگ ٹھاکر نے بھی اٹھائے ہیں۔ انہوں نے چھ چھ پارلیمانی حلقوں میں لاکھوں ووٹوں کی ہیرا پھیری کا الزام لگایا ہے۔ پھر ان کے ساتھ کمیشن کا وہ رویہ کیوں نہیں ہے جو راہل کے ساتھ ہے۔ اس سے راہل کے شکوک و شبہات اور سوالوں کو تقویت ملی ۔ پیر کو پارلیمنٹ میں اپوزیشن نے حکومت سے ووٹ چوری کے مسئلہ پر بحث کرانے کی مانگ کی۔ جسے حکومت نے یہ کہہ کر مسترد کردیا کہ یہ مسئلہ عدالت میں سماعت ہے، پارلیمنٹ کی کاروائی ملتوی ہوگئی۔ اپوزیشن اپنی مانگ پر اڑا رہا اور اس نے تینوں الیکشن کمشنر کے فوٹو کے ساتھ پارلیمنٹ کے احاطہ میں احتجاج کیا۔ سوال یہ ہے کہ اگر اس مسئلہ پر عدالت میں زیر سماعت ہونے کی وجہ سے بحث نہیں ہوسکتی، تو پھر اس مسئلہ پر الیکشن کمیشن نے پریس کانفرنس کیوں کی؟

کمیشن اور حکومت نے یہ کہہ کر بھی عام کو گمراہ کیا کہ اس سے قبل بھی ایس آئی آر ہو چکی ہے۔ جبکہ ووٹر لسٹ کے ریویزن تو ہوئے ہیں لیکن ایس آئی آر کبھی نہیں ہوئی۔ ۲۰۰۳ء میں بھی ریویزن ہی ہوا تھا۔ اس میں نہ کوئی فارم بھروایا تھا اور نہ ہی کوئی دستاویز طلب کیا تھا۔ ۱۹۶۰ کے رائے دہندی قانون کے تحت اگر کسی وجہ سے ووٹر لسٹ سے نام کٹ گیا تو دوبارہ جڑوانے کے لئے فارم ۴ بھرا جاتا ہے۔ لیکن گیانیش کمار نے اپنے قانون بنا رکھے ہیں اس کے مطابق فارم ۶ بھروایا جاتا ہے جبکہ فارم ۶ نئے ووٹر کے لئے ہے۔ راہل گاندھی نے بنگلورو سینٹر کی مہادیو پورا سیٹ کے جو اعداد و شمار جاری کیے ہیں اس میں ۶۰۔۷۰ سال کے لوگوں کے نام فارم ۶ کے ذریعہ جوڑے گئے ہیں۔ اسی طرح قانون میں بی ایل او کی سفارش کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ راہل گاندھی نے تو صرف دس سوال پوچھے ہیں مگر ووٹر لسٹ میں اتنی گڑبڑیاں ہیں کہ سو سوال پوچھے جاسکتے ہیں۔

بہار میں الیکشن کے آس پاس ووٹر لسٹ ریویزن نہ کرنے کی الیکشن کمیشن نے خود اپنے اوپر بندش لگائی تھی۔ لیکن ایس آئی آر کی کاروائی شروع کرکے نہ صرف اس نے اپنے فیصلہ کو مسترد کیا بلکہ عوام میں زبردست بے چینی بھی پیدا کردی۔ بہار ایسی ریاست ہے جہاں مرکزی و ریاستی حکومت کی اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ووٹر لسٹ میں نام کو لوگ اپنی شناخت سے جوڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ انہیں لگ رہا ہے کہ اگر نام کٹ گیا تو انہیں اسکیموں کا فائدہ نہیں ملے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی امیدیں راہل کے ساتھ جڑ گئی ہیں۔ ۱۷ دنوں کی اس یاترا میں راہل گاندھی تقریباً ۱۲۰۰ کلومیٹر پیدل چلیں گے۔ یاترا ضلع، قصبہ اور دیہی علاقوں سے گزر کر یکم ستمبر کو پٹنہ پہنچے گی۔ جہاں گاندھی میدان کی ریلی میں اس کا اختتام ہوگا۔ اس سے قبل راہل جنوب سے شمال ۴۰۰۰ کلومیٹر اور مغرب سے مشرق ۶۶۰۰ کلومیٹر کی یاترا کر چکے ہیں۔ اس کا کانگریس کو فائدہ ہوا ۲۰۲۴ء کے الیکشن میں اسے ۹۹ سیٹیں ملیں۔ راہل نے کانگریس میں دوبارہ جان پھونکی جبکہ ملائی باز کانگریسی لیڈروں نے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے جس طرح کام کیا ہے اس نے مودی کو بیک فوٹ پر پہنچا دیا ہے۔ وہ اس وقت اپنے پیک پر ہیں، عوام کا ان میں بھروسہ بنا ہے۔

راہل تیجسوی کی یاترا سے مہا گٹھ بندھن کے حق میں زبردست ماحول بننے کی توقع ہے۔ اس کو برقرار رکھنے کے لئے کانگریس کو اپنے بڑبولے لیڈران کو کنٹرول میں رکھنا ہوگا۔ یہ مغرور لوگ کانگریس کا کچھ بھلا نہیں کر سکتے خود اپنی سیٹ بھی نہیں نکال سکتے لیکن نقصان ضرور پہنچا سکتے ہیں۔ پارٹی میں اب بھی کئی رکن ایسے ہیں جو گٹھ بندھن، تیجسوی اور لالو کے خلاف بولنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے۔ اس کا بی جے پی کو فائدہ ہوتا ہے اور کانگریس کو نقصان۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کانگریس نے سماجوادی پارٹی کے ساتھ ٹھیک سے مل کر ۲۰۲۴ء کا الیکشن لڑا تو کانگریس کو چھ سیٹیں آگئیں ۳۷ سیٹوں پر سماجوادی پارٹی کو کامیابی ملی۔ ۲۰۱۹ء میں ۸۰ میں سے ۶۲ سیٹیں جیتنے والی بی جے پی ۳۳ سیٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر کی پارٹی بن کر رہ گئی۔

اس وقت کانگریس قیادت کو اپنے کارکنان کو یہ واضح پیغام دینا ہوگا کہ بہار میں وہ مہا گٹھ بندھن کا حصہ ہیں۔ انہیں آر جے ڈی کے ساتھ مل کر الیکشن لڑنا ہے۔ سیٹوں کے بٹوارے کو لے کر کسی بھی طرح کے تنازعہ سے بچنا ہے۔ اگر کوئی بھی گٹھ بندھن کی پالیسی اور پارٹی لائن کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے باہر جانے سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ یاترا کو مل رہی حمایت کی وجہ سے کانگریسیوں کے کچھ زیادہ ہی پر جوش ہونے کا امکان ہے۔ ابھی سے ۹۰۔۱۰۰ سیٹوں پر لڑنے کی بات ہونے لگی ہے۔ یاترا جیسے جیسے آگے بڑھے گی یہ مانگ اور بڑھتی جائے گی۔ پچھلی مرتبہ کانگریس نے ۷۰ سیٹوں پر الیکشن لڑا تھا اور صرف ۱۹ سیٹیں جیتی تھیں۔ جن میں سے اس کے پاس اب ۱۷ سیٹیں ہی ہیں۔ ۲۰۱۵ء میں کانگریس کے پاس ۲۷ سیٹیں تھیں جن میں سے آدھے سے زیادہ نتیش کمار کے ساتھ چلے گئے تھے۔ اس لئے راہل کو یہاں سختی دکھانی ہوگی اور توازن رکھنا ہوگا۔ انہیں بتانا ہوگا کہ الیکشن تیجسوی اور لالو کو کمزور کرنے کے لئے نہیں بلکہ نریندر مودی کمزور کرنے کے لئے لڑا جارہا ہے۔

بی جے پی ووٹ چوری کے معاملہ پر شاید یہ سوچ کر خاموش ہے کہ ووٹ کٹنے اور ووٹ بڑھنے کا فائدہ اسے ملے گا۔ عوام یہ سب دیکھ رہے ہیں اسے سمجھ میں آرہا ہے کہ بی جے پی اپنے فائدہ کے لئے ہمیں پریشان کر رہی ہے۔ اگر اس نے سوچ لیا کہ چاہے جو ہو جائے ہم بی جے پی کا فائدہ نہیں ہونے دیں گے۔ ایسے میں بی جے پی کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ لیکن اس کے لئے مہا گٹھ بندھن کے سبھی ساتھیوں کو اتحاد کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ عوام کو یہ بتانا ہوگا کہ ہم مل کر اس کے مسائل کو حل کریں گے۔ ڈرا کر یا گمراہ کرکے اس کے ووٹ لینے کے لئے نہیں بلکہ اس کی بھلائی اور ترقی کے لئے کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ راہل کی یاترا سے وہاں کے عوام یہی امید کر رہے ہیں۔

9810371907

الیکشن کمشنر کا مواخذہ کیوں اور کیسے؟

ڈاکٹر سلیم خان

ہندوستان کے سیاسی بحران پر فی الحال یہ ضرب المثل صادق آتی ہے: "باڑ لگائی کھتر کو باڑ کھت کو کھائے، راجہ ہو چوری کرے تو نامؤ کون چکائے"۔ ۱۱ سال قبل مودی جی نے اپنی دعویداری پیش کرتے ہوئے خود کو چوکیدار کے طور پر پیش کیا تھا لیکن جب رافیل کے سودے میں دلالی کا الزام لگا تو 'چوکیدار چور ہے' کا نعرہ مشہور ہوگیا۔ یہ تشویشناک بات تھی کیونکہ اگر ملک کا چوکیدار خود چوری کرنے لگے تو بھلا قوم کی حفاظت کون کرے؟ خیر سیاستدانوں کے بارے میں عوام کی رائے ویسے ہی خراب ہے لیکن آئینی عہدے پر فائز الیکشن کمیشن کا معاملہ قدرے مختلف تھا۔ ٹی این سیشن جیسے لوگوں کی بے خوفی اور غیر جانبداری نے عوام کا چیف الیکشن کمشنر کے عہدے پر اعتماد بہت بڑھا دیا تھا۔ بی جے پی کو پریشانی ہے کہ راہل گاندھی الیکشن کمشنر پر حملہ کرکے ان کا وقار خاک میں ملا رہے ہیں مگر اس کی ابتداء تو خود ان کے رکن پارلیمان نشی کانت دوبے نے کی تھی۔ انہوں نے امسال اپریل میں ٹی این سیشن کی روایت کو آگے بڑھانے والے ایس وائی قریشی کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے بے بنیاد الزامات لگائے تھے۔

نشی کانت دوبے نے ایکس پر ایس وائی قریشی کی وقف سے متعلق ایکس پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے کہا تھا کہ آپ الیکشن کمشنر نہیں تھے بلکہ 'مسلم کمشنر' تھے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی مسلم کا الیکشن کمشنر ہونا جرم تھا؟ اور 2014 کی انتخابی مہم کے دوران خود نریندر مودی نے ہندو الیکشن کمشنر کے خلاف الزامات کیوں لگائے تھے؟ بلکہ ایف آئی آر کرنے کا چیلنج کیوں کر دیا تھا؟ نشی کانت نے یہ الزام بھی لگایا تھا کہ قریشی کے دور میں جھارکھنڈ کے سنتھال پرگنہ علاقے میں بنگلہ دیشی پناہ گزینوں کو ووٹر بنایا گیا تھا۔ اس طرح تو راجیو کمار اور گیانیش کمار کے دور میں جو بے شمار گھپلے بازی ہوئی اس کے لیے ان دونوں کو جیل میں ہونا چاہیے۔ ویسے وقف معاملے میں نشی کانت دوبے نے تو سپریم کورٹ اور سی جے آئی کو بھی نہیں بخشا تھا۔ جسٹس سنجیو کھنہ پر خانہ جنگی بھڑکانے والے نشی کانت دوبے تو یہ بھی لکھ سکتے تھے کہ وہ چیف جسٹس نہیں ہندو جسٹس ہیں اس لیے انہیں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کرنی چاہیے لیکن وہ اس حد تک نہیں گئے۔ بی جے پی اگر اس وقت ان پر لگام کستی تو اسے راہل گاندھی پر تنقید کا حق ہوتا مگر ایسے بدزبان رکن پارلیمان کو آپریشن سیندور کے بہانے سرکاری خرچ پر پکنک منانے کے لیے غیر ملکی دورے پر روانہ کیا گیا۔

نشی کانت دوبے تو خیر بھارتیہ جنتا پارٹی کا ایک معمولی مہرہ ہیں اس کے سربراہ وزیر اعظم نریندر مودی نے تو آئینی طور پر اپنے سے اونچے عہدے پر فائز نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکر سے زبردستی استعفیٰ لے کر انہیں نظر بند کر رکھا ہے۔ ایسے میں یہ کس منہ سے آئینی عہدوں کے تقدس کی بات کر سکتے ہیں۔ جہاں تک حزب اختلاف کے رہنما کو حلف نامہ یا معافی مانگنے کا حکم دینے والے گیانیش کمار کا سوال ہے تو انہوں نے خود سرکاری پروٹوکول کی خلاف ورزی کی ہے۔ وہ بھول گئے کہ ان کے اپنے عہدے کی طرح حزب اختلاف کا عہدہ بھی آئینی ہے۔ ہندوستان کے اندر جس ویسٹ منسٹر سسٹم کی نقالی کرتے ہوئے پارلیمانی نظام اپنایا گیا ہے وہاں حزب اختلاف کے رہنما کو انگریزی میں شیڈو پرائم منسٹر یعنی وزیر اعظم کا سایہ کہا جاتا ہے۔ کیا گیانیشور کمار خواب و خیال میں بھی وزیر اعظم کو ایسی دھمکی دینے کی جرأت کر سکتے ہیں؟ نہیں کر سکتے اس لیے کہ ان کا تقرر وزیر اعظم کے مرہونِ منت ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنی پسند کا وفادار اور اطاعت گزار الیکشن کمشنر ملک پر تھوپنے کی خاطر تقرراتی کمیٹی سے چیف جسٹس کو نکال باہر کیا۔ اس کے علاوہ سبکدوشی کے بعد سرکاری سہولیات اور عہدوں کا لالچ بھی ان کی زبان پر قفل لگاتا ہوگا لیکن انہیں نہیں بھولنا چاہیے کہ مودی یا بی جے پی ہمیشہ نہیں رہے گی۔ اقتدار پر فائز جماعت اور افراد جب بدلیں گے تو کیا ہوگا؟

مذکورہ بالا سوال کا جواب راہل گاندھی 'ووٹ کے حق کا تحفظ مہم' کے دوران دے رہے ہیں۔ انہوں نے بہ بانگ دہل 'ووٹر ادھیکار یاترا' کے دوسرے دن گیا میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے تینوں الیکشن کمشنروں کو اپنے نشانے پر لیا۔ انہوں نے بلا خوف و خطر کہا کہ "تینوں الیکشن کمشنر سن لیں۔ ابھی نریندر مودی کی حکومت ہے اور آپ ان کے لیے کام کر رہے ہیں۔ لیکن ایک دن آئے گا، جب ملک اور بہار میں انڈیا بلاک کی حکومت ہوگی، پھر ہم آپ تینوں کو دیکھیں گے۔" وہ فیصلہ کن انداز میں یہ بھی کہتے نظر آئے کہ "آپ کے خلاف کارروائی ہوگی۔" راہل گاندھی کو ایسا سخت لب و لہجہ اختیار کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیونکہ خود انہیں کے الفاظ میں "ووٹ چوری۔۔۔ آئین پر حملہ ہے۔ ہندوستان کی روح پر حملہ ہے۔ ووٹ چوری مادر وطن پر حملہ ہے۔ ہم نہ تو الیکشن کمیشن اور نہ ہی مودی کو ہمارے مادر وطن اور آئین پر حملہ کرنے دیں گے۔" راہل گاندھی کی تقریر کے دوران بارش شروع ہوگئی اس کے باوجود نہ صرف وہ ڈٹے رہے بلکہ عوام بھی بھیگ بھیگ کر خطاب سنتی رہی۔ وزیر اعظم نریندر مودی تو بارش کے خدشے سے اپنا دورہ منسوخ کر دیتے ہیں اور سامعین کا یہ حال ہے کہ وہ ان کے خطاب سے قبل اپنی دیہاڑی لے کر نکل جاتے ہیں۔

الیکشن کمیشن کے ذریعہ حلف نامہ طلب کیے جانے سے جب راہل گاندھی نہیں ڈرے اور اپنا حملہ تیز کر دیا تو خود وہ ڈر کر تمیز سے مخاطب ہونے لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گیانیشور کمار کو اپنی دھمکی آمیز لہجے کا راہل کی جانب سے یہ جواب ملا کہ "الیکشن کمیشن کی چوری پکڑی گئی تو الیکشن کمیشن مجھ سے حلف نامہ مانگتا ہے۔ میں الیکشن کمیشن سے کہتا ہوں: تھوڑا وقت دو، پورا ملک آپ سے حلف نامہ مانگے گا۔" اپنے ارادوں کا اظہار کرتے ہوئے وہ بولے کہ "ہم پورے ملک میں آپ کی چوری پکڑ کر لوگوں کو دکھانے جا رہے ہیں۔" ایسے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بظاہر نرم خو نظر آنے والے راہل گاندھی کو کس چیز نے الیکشن کمیشن کے خلاف اتنا خونخوار بنا دیا۔ اس کا جواب خود ان کے الفاظ میں یہ ہے کہ "کئی سال سے لگ رہا تھا کہ انتخاب میں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے۔ ہریانہ اور مہاراشٹر کا انتخاب بی جے پی اور الیکشن کمیشن نے مل کر چوری کیا ہے۔ مہاراشٹر انتخاب کے بعد ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ بی جے پی نے کرناٹک میں بھی ووٹ چوری کی۔ ہم نے کرناٹک میں ایک اسمبلی سیٹ کی ووٹر لسٹ چیک کی تو پتہ چلا کہ وہاں ایک لاکھ سے زیادہ فرضی ووٹر ہیں۔" ان واضح شواہد کے باوجود اگر الیکشن کمیشن تفتیش کرکے اصلاح کرنے کے بجائے سرکار کی چاپلوسی میں دھمکی دینے لگے تو اس کا علاج ضروری ہو جاتا ہے۔

گیانیش کمار جیسے چوری اور سینہ زوری کرنے والے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا علاج انہیں عہدہ سے نکال باہر کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر حزب اختلاف پارلیمنٹ میں تحریک مواخذہ پیش کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس اقدام پر اپوزیشن اتحاد (انڈیا) کے تمام رہنماؤں کا اتفاق ہے اور قانونی باریکیوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے کیونکہ الیکشن کمشنروں کو ہٹانے کا وہی طریقہ ہے جو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے جج کے لیے ہے۔ اس کی خاطر ان کے خلاف پارلیمنٹ میں جو تحریک مواخذہ پیش کرنی پڑتی ہے اس کے لیے راجیہ سبھا کے 50 یا لوک سبھا کے 100 اراکین کی حمایت لازمی ہوتی ہے۔ اس شرط کے ساتھ تو اسے مباحثے کے لیے قبول کیا جاتا ہے مگر تحریک کی کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ ایوان میں موجود اراکین کی دو تہائی تعداد تائید میں ووٹ دیں۔ حزب اختلاف اپنے پچاس ارکان کی دستخط سے ایوان بالا میں جسٹس یشونت سنہا کے خلاف تحریک مواخذہ داخل کر چکا ہے مگر چونکہ سرکار بھی یشونت سنہا کے خلاف ہے اس لیے ان کو ہٹایا جا سکتا ہے مگر گیانیش کمار کو بچانے کی خاطر تو مودی حکومت اپنی ساکھ کو بھی داؤں پر لگانے سے نہیں چوکے گی کیونکہ وہ تو انہیں کے پروردہ ہیں۔

مذکورہ بالا مشکلات کے باوجود انڈیا محاذ میں شامل کانگریس، ٹی ایم سی، سماجوادی پارٹی، آر جے ڈی، عاپ، سی پی ایم اور شیوسینا (اُدھو) نے پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کے ترجمان کی طرح برتاؤ کر رہا ہے۔ حزب اختلاف کے مطابق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر میں بی جے پی ترجمان کی روح داخل ہوگئی ہے کیونکہ سی ای سی نے نہ تو راہل گاندھی کے ذریعہ مہادیو پورہ میں ووٹر لسٹ کے اندر ہیرا پھیری اور نہ فرضی ووٹرز کے تعلق سے اٹھائے گئے ایک بھی سوال کا جواب دیا۔ الیکشن کمیشن نے ووٹر فراڈ کی انکوائری یا تفتیش پر مطمئن نہیں کیا۔ چیف الیکشن کمشنر کے خلاف کارروائی کے تعلق سے کانگریس رہنما گورو گوگوئی نے کہا کہ "اس معاملے پر بڑی حد تک غور و خوض کر لیا گیا ہے اور اتفاق رائے بھی قائم ہوگئی ہے۔ ہم صحیح وقت پر صحیح کارروائی کریں گے۔" آر جے ڈی کے منوج جھا نے بولے "ہمارے سامنے تمام قانونی اور آئینی متبادل کھلے ہیں اور ہم انہیں استعمال کریں گے۔" اس طرح سرکار کے ذریعہ حزب اختلاف کا سر کاٹنے والی تلوار کے سر پہ اب ایک تلوار لٹکنے لگی ہے دیکھنا یہ ہے کہ کون کس کو کاٹتا ہے؟

☆☆☆

ایس آئی آر ناقابل بھروسہ

پی چدمبرم

سارے ملک میں فی الوقت الیکشن کمیشن اور اس کے اقدامات کو لے کر بحث و مباحث کا سلسلہ جاری ہے، خاص طور پر بہار میں ایس آئی آر کے بارے میں اپوزیشن اور عوام میں کافی بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر کے تحت 65 لاکھ رائے دہندوں کے نام حذف کردیئے ہیں۔ ایس آئی آر کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا اور گزشتہ ہفتے کے اواخر میں ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ نے اس مقدمے میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کو دو ہدایات جاری کیں جس کے یقیناً دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ پہلی ہدایت جو الیکشن کمیشن کو دی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن اُن رائے دہندوں کی فہرست جاری کرے، جن کے نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہیں یعنی فہرست رائے دہندگان سے اُن کے نام حذف کردیئے گئے ہیں، اس ہدایت میں سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن سے کہا کہ وہ ان لوگوں کے نام حذف کیے جانے کی وجوہات بھی بتائے۔ عدالت عظمٰی نے جو دوسری اہم ہدایت الیکشن کمیشن کو دی ہے، وہ یہ ہے کہ ای سی فہرست رائے دہندگان میں ناموں کی شمولیت کے خواہاں لوگوں کے آدھار کارڈ قبول کرے۔ ان دو ہدایات نے الیکشن کمیشن کو پریشان کرکے رکھ دیا ہے۔ اب اسے نہ صرف حذف شدہ ناموں کی فہرست شائع کرنی ہوگی بلکہ وہ وجوہات بھی بتانی ہوگی جس کی بنیاد پر اس نے لاکھوں رائے دہندوں کے نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کردیئے۔ بہر حال اس مقدمے کی سماعت جاری رہے گی۔

معمول سے ہٹ کر اعداد و شمار: ایس آئی آر کے کچھ پہلو ایسے ہیں جو عدالتی نظر ثانی کے دائرے سے باہر ہیں لیکن وہ پہلو معمول سے ہٹ کر اور باعث تشویش ہے جس کی ماضی میں نظیر نہیں ملتی۔ پہلا پہلو اس کا نام ہے۔ سابق نظر ثانی کو اسپیشل یا سمری ریویژن کہا جاتا تھا دوسرا اہم پہلو وقت ہے۔ ماضی میں کبھی بھی لوک سبھا یا ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات سے صرف اور صرف چار ماہ قبل اس طرح ایس آئی آر کی مشق پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس کا تیسرا اہم پہلو شیڈول ہے آپ کو جان کر حیرت ہوگی کہ یہ نظر ثانی صرف 30 دنوں میں مکمل کرلی گئی اور اس پر جو اعتراضات کیے جائیں گے یا دعوے پیش ہوں گے انہیں بھی اندرون 30 یوم نمٹا دیا جائے گا۔ اس کا چوتھا پہلو اس کا دائرہ ہے۔ ماضی میں گزشتہ کی فہرست رائے دہندگان کو بنیاد بنا کر یا مان کر اس میں ناموں کا اندراج یا اخراج یا حذف کیا جاتا تھا لیکن ایس آئی آر نے 2024 کی فہرست رائے دہندگان کو معتبر نہ سمجھتے ہوئے اُس سے پوری طرح نظر انداز کردیا اور ریاست بہار کیلئے ایک نئی فہرست رائے دہندگان تیار کرنے کا دعویٰ کیا (ذریعہ سابق الیکشن کمشنر مسٹر اشوک لواسا)۔ اس کا پانچواں پہلو عجیب و غریب انداز میں ناموں کو حذف کرنے پر زور اور اندراج پر معنی خیز خاموشی ہے۔ ایس آئی آر کی مشق کے نتیجے میں حیران کن اعداد و شمار منظر عام پر الیکشن کمیشن کے مطابق 7.89 کروڑ رائے دہندوں میں سے 22 لاکھ کی موت ہو چکی ہے 7 لاکھ افراد ایسے ہیں جن کے نام بحیثیت ووٹر مختلف مقامات پر درج ہیں جبکہ 36 لاکھ افراد مستقل طور پر دوسرے مقامات منتقل ہو چکے ہیں یا ان کا اتہ پتہ نہیں معلوم ہے۔

کوئی نہیں جانتا: جہاں تک پیدائش اور موت کا سوال ہے یہ فطری عمل ہے یہ بات بھی درست ہے کہ جو لوگ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان کے نام فہرست سے حذف کیے جانے چاہیے لیکن کیا یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ وہ نوجوان لڑکے لڑکیاں جو ایک مقررہ تاریخ کو اپنی عمر کے 18 برس مکمل کر چکے ہوں کیا ان کے نام فہرست رائے دہندگان میں شامل کیے جانے چاہئے ایسے نوجوانوں کی تعداد لاکھوں میں ہوگی ان سوالات کے الیکشن کمیشن آف انڈیا نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی کسی کو اس بارے میں کوئی معلومات ہیں کہ الیکشن کمیشن نے یہ کیسے فیصلہ کرلیا کہ 36 لاکھ افراد مستقل طور پر دوسرے مقامات منتقل ہو گئے ہیں یا ان کا کوئی اتہ پتہ نہیں یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا الیکشن کمیشن نے گھر گھر جا کر سروے کیا یا متعلقہ افراد نے خود تسلیم کیا کہ وہ ریاست بہار سے باہر دوسرے مقامات کو مستقل طور پر منتقل ہو چکے ہیں لیکن الیکشن کمیشن نے ان 36 لاکھ افراد کے بارے میں تحقیقات کی الیکشن کمیشن کب اور کیسے اور کیوں عدالتی سطح پر طے شدہ معیار عام رہائش کو چھوڑ کر مستقل طور پر منتقل جیسی مبہم اصطلاح کو اپنایا اس بات کا کسی کو علم نہیں۔ ایس آئی آر میں معروضیت شفافیت الیکشن کمیشن کے دعووں کی تائید و حمایت کرنے والے ثبوت و شواہد اور دلائل کا فقدان پایا جاتا ہے ایسا لگتا ہے کہ ایس آئی آر پہلے ہی سے لگائے گئے اندازوں اور طے شدہ ایجنڈے کے مطابق شروع کیا گیا اور اس مشق کے ذریعے ان اندازوں کو درست اور متضاد قرار دینے کی کوشش کی گئی ایک ایسے ملک میں جس کی آبادی میں سالانہ 0.89 فیصد کے حساب سے اضافہ ہوتا ہے وہاں فہرست رائے دہندگان پر نظر ثانی کی صورت میں رائے دہندگان کی تعداد میں لازمی طور پر اضافہ ہوگا لیکن بہار میں ایس آئی آر کا تو مذکورہ حقیقت کے برعکس اثر مرتب ہوا ہے رائے دہندگان کی تعداد میں اضافے کی بجائے کمی واقع ہوئی ہے اس کا مطلب صاف صاف ہے کہ ایس آئی آر کا اصل مقصد حقیقی رائے دہندگان کو حق رائے دہی سے محروم کرنا ہے ایس آئی آر نے بہار کے لوگوں کے ذہنوں میں یہ خوف پیدا کر دیا ہے کہ ان میں سے لاکھوں لوگوں کا حق رائے دہی چھین لیا جائے گا بہار اسمبلی انتخابات کے نتائج کے بعد اگر ایس آئی آر کے عمل کو دوسری ریاستوں تک توسیع دی جاتی ہے تو اس کا نتیجہ لاکھوں حقیقی رائے دہندوں کے حق رائے دہی سے محرومی کی شکل میں نکلے گا۔☆

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

رامائن مسیحی میں ہندوستان جنت نشان کا گن گان

پروفیسر صالحہ رشید

زندہ قومیں علم کی تلاش میں جغرافیائی اور قومی سرحدوں کو عبور کرنا اپنا فخر تصور کرتی ہیں مغل بادشاہ اکبر اس کی عمدہ مثال ہے۔ اس کے دور میں سنسکرت ادبیات بالخصوص قدیم ہندو فلسفہ کی جانب بہت توجہ دی گئی۔ اس کا مقصد ہندو فلسفے کو سمجھنا تھا۔ اس کے لئے اس نے ایک دارالترجمہ قائم کیا جس کی زیر نگرانی ہندو مذہبی کتابوں جیسے رامائن، مہابھارت اور بھگوت گیتا وغیرہ کے فارسی ترجمے کروائے۔ ان میں علامہ فیضی کا بھگوت گیتا کا ترجمہ بہت مشہور ہے۔ یہ ترجمہ ۱۵۸۵ء میں مکمل ہوا اور اس کے بعد اس طرح کی کتابوں کے ترجمہ کی روایت چل پڑی۔ اسی کڑی میں ایک نام شیخ سعد اللہ کی پانی پتی کا ہے جنھوں نے ۱۵۹۳ء میں تلسی داس جی کی رام چرت مانس کا فارسی میں منظوم ترجمہ کیا۔ اسے رامائن مسیحی کے نام سے جانا گیا۔ یہ ترجمہ اکبر کی ماں حمیدہ بانو بیگم عرف مریم مکانی کی تحویل میں تھا۔ وہ کتابوں کی دلدادہ تھیں انھوں نے سونے کے پانی سے اس نسخے کی حذ※یب کرائی۔ اس میں کل ۵۴۰۷ اشعار ہیں اور اسے مثنوی کی صنف میں لکھا گیا ہے۔ مسیحی نے اس زمانے کے رواج کے مطابق اس کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کیا ہے اور حمد، مناجات اور نعت کے بعد درصفت ہندوستان عنوان کے ذیل ہندوستان کی تعریف میں اشعار کہے ہیں جن سے اس کی ہندوستان سے محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پچیس شعروں پر مشتمل یہ مثنوی شیریں اور آسان زبان میں لکھی گئی ہے۔ ۱۸۹۹ء میں رامائن مسیحی نولکشور پریس لکھنؤ سے خوبصورت طباعت کے ساتھ شائع ہوئی۔ ملک ہندوستان کی تعریف وتوصیف میں یہ اشعار تقریباً سوا چار سو برس قبل کہے گئے جن کی معنویت آج بھی مسلم ہے اور ہم ان میں وطن عزیز سے محبت کی سرشاری محسوس کر سکتے ہیں۔ مسیحی کے مطابق ہندوستان کی مٹی کا خمیر عشق سے گندھا ہوا ہے۔ اس کی انتہا یہ ہے کہ یہاں کی خواتین اپنے ہمسفر کی جدائی بالکل برداشت نہیں کر پاتیں اور خود کو نذر آتش کر دیتی ہیں۔ انسان تو انسان پرندے بھی عشق کی سوزش محسوس کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

درصفت ملک ہندوستان
زمن عشقت ندوستان زمین را
کہ عشق آنجاست مذہب کفر و دین را
گلستان گل جاوید عشقت
کہ صاحب طالعش خورشید عشقت
محبت آفتاب و برج شیرست
وایش م ازاین رو گرم سیر است
بہشتی کشوری از جان سرشتہ
درو حسن و وفا حور و فرشتہ
محبت را برضوانے نشاندہ
بدر تشویش دربانی نمادہ
خس وخاشاک او از عشق مستست
درودیوار او عاشق پرستست
نروید زین زمین برگ گیاہے
کہ نبود میل او با کہربائے
اثر بین کز جمادات است آھن
بجذب سنگ چون درمی دھد تن
بہفت اقلیم از عشاق دلریش
نمیرد کس بمرگ دلبر خویش
ندارد ہیچکس پیش از دو کس یاد
کہ کس جان داد جز مجنون و فرہاد
درین کشور عروس نارسیدہ
ز جفت خود می نامی شنیدہ
بمرگش لب مجنباند سخن را
نسازد تا نسوزد خویشتن را
زن است و میکند کار جوانمرد
کز وہنگامہ پروانہ شد سرد
بمردن عاشقان بے اختیارند
ولے معشوق اینجا جان سپارند
چو سوزد آبگینہ در آتش دم
کجا باشد شمار سوزش موم
ہمی بینم بسی ہندی نژادان
کہ خود را بر صنم سازند قربان
رواج عشق کفر خود فزایند
بجان دادن جوانمردی نمایند
بنام حق کسے کم زر فشاند
خوش آن مت کہ جان برلب نشاند
درین صحرا بسے مرغ اند آزاد
کز ایشان چون یکی شد صید صیاد
نہ پرو جفت او نہ برکند دل
شود خود نیز تا با جفت بسمل
باب عشق خاک ندتر شد
چہ جای آدمی مرغان اثر شد
ببین جا مگ بعشق آب باران
نوشد گرچہ باشد آشیو ان
وفا قربان این آب وواشد
کہ مرغ این چمن ما ہے وفا شد
مرا باید ز ندوستان سخن گفت
کہ با عشق است خاک این زمین جفت
ازان گفتم حدیث رام وسیتا
نہ این افسانہ تاریخ است اینجا

اردو نثری ترجمہ: ہندوستان کی صفت میں
ہندوستان کی زمین سے میری محبت کا سبب یہ ہے کہ یہاں عشق ہی وہ دین ہے جو کفر اور ایمان کی دیواریں گرا دیتا ہے۔ یہ سرزمین ایک ایسا ابدی گلستان ہے جس کے پھول ہمیشہ عشق کی خوشبو دیتے ہیں اور جس کی قسمت کا حاکم خود عشق کا درخشاں سورج ہے۔ یہاں محبت شیر کی جرأت اور آفتاب کی تپش رکھتی ہے اسی لیے اس کی ہوا گرمجوشی اور حرارت سے بھری ہوئی ہے۔

یہ ملک گویا ایک بہشت ہے جو روح اور جان سے گوندھا گیا ہے جہاں حُسن اور وفا مل کر حور و فرشتہ کا روپ دھار لیتے ہیں۔ محبت کو یہاں بلند ترین مقام دیا گیا ہے اور پریشانی و فتنہ گویا اس کی دہلیز سے کوسوں دور ہیں۔ یہاں کا خس و خاشاک بھی عشق میں مست ہے اور اس کے در و دیوار عاشقوں کے لیے سجدہ گاہ ہیں۔

اس زمین سے کوئی خار و خس بھی نہ اگتا ہے جس کا رجحان دشمنی یا بغض کی طرف ہو۔ حتیٰ کہ پتھر بھی یہاں مقناطیس کی طرح محبت کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ ساتوں اقلیم میں اس ملک کے عاشق دل شکستہ اس بات کی مثال ہیں کہ کوئی اپنے محبوب کی جدائی میں زندہ نہیں رہتا۔ دنیا میں دو ہی عاشق ایسے گزرے ہیں جن کا نام رہتی دنیا تک لیا جاتا ہے مجنوں اور فرہاد اور ہندوستان کے عاشق بھی انہی کی مانند ہیں۔

یہاں کی عورتیں بھی ایسی ہیں کہ اگر بچھڑ جائیں تو اپنے دکھ کو چھپائے رکھتی ہیں اپنے غم کی آگ میں خود کو جلاتی ہیں مگر شکایت نہیں کرتیں۔ وہ عورت ہو کر جوانمردی کا کام کرتی ہیں اور پروانے کی مانند شوق کی آگ میں بے خوف جلتی ہیں۔ یہاں کے عاشق اپنی محبت میں بے اختیار جان دے دیتے ہیں اور محبوب بھی ایسا ہے کہ اس پر جان قربان کر دی جاتی ہے۔

جیسے شیشہ آگ میں جلتا ہے مگر اس کا درد موم سے ناپا نہیں جا سکتا اسی طرح یہاں کے دل عشق کی تپش سے سلگتے ہیں۔ میں نے بہت سے ہندی نژاد لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنے بت نما محبوب پر جان نچھاور کر دیتے ہیں۔ وہ اپنی محبت کو کفر کی طرح بڑھاتے ہیں اور جان دے کر بہادری دکھاتے ہیں۔

حق کے نام پر کم ہی کوئی سونا لٹاتا ہے مگر یہاں وہی ہمّت بلند ہے جو جان ہتھیلی پر رکھ دے۔ اس صحرائے محبت میں بے شمار پرندے آزاد ہیں لیکن جو ایک بار صیادِ عشق کے دام میں آیا وہ اپنے جوڑے سے الگ نہیں ہوتا اور دونوں ایک ساتھ قربان ہو جاتے ہیں۔

ہندوستان کی مٹی عشق کے پانی سے تر ہو چکی ہے۔ یہاں آدمی ہی نہیں پرندے بھی محبت کے اثر سے لبریز ہیں۔ اس چمن کا ہر پرندہ وفا کا پیکر ہے۔ مجھے ہندوستان کا ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کی خاک عشق کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ اسی لیے میں نے رام اور سیتا کی کہانی بیان کی یہ کوئی افسانہ نہیں بلکہ اس سرزمین کی تاریخ ہے۔

سابق صدر شعبہ فارسی، الہ آباد یونیورسٹی

☆☆☆☆☆

اردو کا نوحہ! کیسے سیکھا جائے اور کیسے سکھایا جائے

فہیم اختر۔لندن

ایک عرصے سے ذہن اس بات میں الجھا ہوا ہے کہ "کیا اردو پڑھنے کی زبان ہے یا پڑھانے کی زبان ہے"۔ کبھی رات اسی سوال کے اضطراب میں گزر رتی ہے تو کبھی اس موضوع پر لوگوں سے بحث ومباحثہ میں صرف ہو جاتا ہے۔ وہیں اردو کا نوحہ یہ ہے کہ اسے کیسے سیکھا جائے اور کیسے سکھایا جائے۔

تاہم خاطر خواہ نتیجہ اب تک کچھ بھی حاصل نہیں ہوسکا۔ جب کبھی کسی سے میں یہ سوال کرتا تو زیادہ تر لوگ یا تو خاموشی اختیار کر لیتے یا پھر " آئندہ بات ہوگی" کہہ کر بات ٹال دیتے۔ گویا میری حالت ایسی ہوگئی ہے کہ جیسے میں کسی سوچ میں مبتلا تنہا کھڑا کسی کا انتظار کر رہا ہوں کہ کہیں سے کوئی حل کی صورت نمودار ہوجائے۔ لیکن جناب جواب کیسے ملے۔ جب ہماری ایمانداری اور عقل گھاس چرنے چلی گئی ہو۔ اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی غبی طالب علم اپنے ممتحن کے خوف سے بنا جواب دیے، سر جھکائے راہ فرار اختیار کر لے۔ ظاہر ہے کہ اردو زبان کے ماہرین رموز کا خوف ان کی زبان بند کر دیتا ہے یعنی شہر کی ادبی و ثقافتی محفلوں میں سے شرکت کے لیے نہ بلایا جانا یا اخبارات اور رسایل و جراید میں اس موضوع پر ان کے مضامین کی اشاعت سے گریز کرنا ان کے اسی خوف کی غمازی کرتا ہے۔

اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ مجھے اردو زبان وراثت میں نصیب ہوئی ہے۔ چنانچہ اردو زبان بولنا اور پڑھنا نہ صرف میرے لیے باعثِ افتخار ہے بل کہ قومی فریضہ بھی ہے۔ اب میں مغلیہ دور کی بات بھی نہیں کر رہا بلکہ ساٹھ کی دہائی کی جانب توجہ مرکوز کر رہا ہوں جب ہمارے اکابرین اردو بولنا اور پڑھنا ضروری اور قابلِ فخر محسوس کرتے تھے۔ اسی جذبے اور جوش نے میرے والدِ بزرگوار کو بھی مجبور کیا کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم کسی اردو میڈیم اسکول میں کرائیں۔ میری ابتدائی تعلیم خضر پور پرائمری اسکول سے شروع ہوئی۔ جہاں ہم نے اردو زبان میں تمام سبجیکٹ کو پڑھا۔ مجھے آج بھی "چڑیا" پر رٹائی گئی ایک نظم یاد ہے۔

وہ دیکھوں وہ چڑیا آئی۔ چونچ میں اپنے دانہ لائی
بچہ چی چی بول رہا ہے۔ اڑنے کو پر تول رہا ہے
لیکن وہ ماں باپ کی ڈر سے۔ جاتا نہیں ہے باہر گھر سے
تم بھی ماں باپ کو کہنا مانو۔ بستہ لو اسکول سدھارو
علم وہنر سے کام جو لوگے۔ دیش کا اونچا نام کروگے

اس کے بعد مولانا محمد علی ہائی مدرسے سے دو سال پڑھائی کی اور پھر کلکتہ کے معروف محمد جان ہائی اسکول میں ساتویں کلاس کے اندر داخلہ لے لیا۔ جہاں تمام سبجیکٹ اردو زبان میں پڑھائے جاتے تھے اور میں اس موضوع بحث کے تناظر میں اپنے شفیق اور ماہر اساتذہ کرام کو کس طرح فراموش کرسکتا ہوں جنھوں نے اپنی صلاحیت اور قابلت سے مجھ میں آج لکھنے پڑھنے کا ایسا شعور پیدا کیا کہ میں فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھ میں لکھنے اور پڑھنے کی جو صلاحیت موجود ہے وہ انہیں اساتذہ کرام کی رہینِ منت ہے۔

لیکن جب میں اپنے کالج کی طالب علمی کے ایام یاد کرتا ہوں تو عجیب کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہوں کہ ایسا کیا مرحلہ پیش آیا کہ میں کالج کے چند پروفیسر کے طریقہ کار اور ان کے درس و تدریس کے انداز نے مجھے اس سوال کو پوچھنے پر مجبور کر دیا" کیا اردو پڑھنے کی زبان ہے یا پڑھانے کی زبان ہے؟"۔

چنانچہ اب مثالاً عرض کروں کہ جب میں نے کلکتے کے معروف مولانا آزاد کالج سے اردو پڑھنے کا ارادہ کیا تو چند پروفیسر حضرات نے اردو زبان کے درس وتدریس کے سلسلے میں ایک انوکھا طریقہ اختیار کیا۔ یعنی ان کے ہاتھ میں ایک ڈائری ہوتی تھی اور وہ مسلسل تقریباً ایک گھنٹے اتنک پنی ڈائری دیکھ دیکھ کے پڑھاتے رہتے اور اس طرح اپنے عجزِ علمی کا مظاہرہ کرتے رہتے۔ لیکن زیادہ تر طلبا ان کی باتوں کو اپنے نوٹس میں قلم بند کرنے میں مصروف رہتے۔ مجھے پروفیسر حضرات کے اس طریقہ کار سے سخت مایوسی ہوئی لیکن ہم اکثر طالب علم شاگرد اردو کو سینے سے لگائے خود ہی زبان کو سیکھنے کی کوشش میں لگے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے سے محروم رہے اور دیگر طلبا کے سامنے سرخم کئے ان کی کھوکھلی لیاقت اور صلاحیت کو بحالتِ مجبوری تسلیم کرتے رہے۔

خیر اس کے بعد کلکتہ یونورسیٹی پہنچ گئے۔ جہاں سے اردو زبان وادب میں ایم اے کرنے کا ارادہ کیا۔ یہاں بھی مولانا آزاد کالج کی روایت برقرار رکھی گئی یعنی چند پروفیسر حضرات اپنی خاص ڈائری کو لے کر کلاس میں آتے اور طلبا پروفیسر صاحب کی بات کو دھڑا دھڑ نقالی کرتے۔ گویا یہاں بھی میں اردو زبان سیکھنے کی بجائے کلاس کے نقالی والے ماحول میں گھٹ گھٹ کر وقت گزارنے پر مجبور تھا لیکن مرتا کیا نہ کرتا۔ ابتدا میں تو میں کلاس میں بیٹھ کر پروفیسر کی ڈائری میں لکھے جملوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا جب پانی سر سے اونچا ہوگیا تو پھر کلاس کبھی کبھی ہی جایا کرتا تاکہ حاضری لگ جائے۔ تاہم خود سے اردو کتابوں کی ورق گردانی کر کے اردو سیکھنے میں متواتر کوشاں رہا اور اردو کو سینے سے لگائے رکھا۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پروفیسر کی ڈائری سے نقالی کرنے والے زیادہ تر طلبا اعلیٰ نمبر سے امتحان پاس کر گئے اور ہم سیکنڈ کلاس سے امتحان پاس کر کے منہ دیکھتے رہ گئے۔ بل کہ یوں کہیے کہ چند پروفیسر کی ڈائری کو نقل کرنے والے دوست اب تو کالج میں پڑھا بھی رہے ہیں جس پر مجھے فخر بھی ہے۔ فخر اس بات سے نہیں کہ وہ پروفیسر کی ڈائری کی نقالی کرتے تھے بلکہ ہمارے دوست ہیں اور کالج میں پروفیسر بن گئے۔

اردو میں مضامین لکھنا اور شعر کہنا میرا شوق ہی نہیں بلکہ ایک جنون تھا۔ تاہم طالب علمی کے زمانے میں حوصلہ افزائی کی کمی اور اثر ورسوخ کی قلت کے سبب نہ میرے مضامین شائع ہوسکے اور نہ ہی میں اپنی پہچان بنا پایا۔ ہاں اتنا ضرور ہوا کہ جب میں نے کلکتہ یونورسٹی کے وال میگزین کا آغاز کیا تو اس پر میری ہی پہلی نظم نوشتہ تھی۔ جو میرے لیے آج تک باعثِ امتیاز ہے۔

لندن آنے کے بعد 2000 میں میری ملاقات رفعت شمیم، باسط کانپوری، ساقی فاروقی، فاروق حیدر، جتیندر بلّو، ساحر شیوی، مقصود الٰہی شیخ، ڈیوڈ میتھوز جیسے نامور ادیب اور شعرا سے ہوئی جن کی علمی صحبت میں مجھے اردو زبان سیکھنے اور لکھنے پڑھنے کا مزید موقع ملا جس کی بدولت آج میرے لکھنے کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ تاہم آج بھی میں اس بات سے الجھا ہوا ہوں کہ " کیا اردو پڑھنے کی زبان ہے یا پڑھانے کی زبان ہے"۔

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اردو وہ زبان ہے جو اپنی لطافت، شیرینی اور رُموز وہنر سے قاری کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے اور پھر وہ اردو کے گیسوئے عشق کے دام میں مستقل گرفتار رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

آہ! غزہ تیرے معصوم فاقہ کش بچے "بچوں کے بنیادی حقوق اور انسانیت کے فرایض"

فہیم انساء مہوش

دنیا انسانوں سے قایم ہے اور انسان کرہ ارض کا لازمی پہلو ہے۔ قومیں چاہے کوئی بھی لیکن انسانیت کا احساس ہر قوم میں زندہ رہنا چاہیے۔ کیونک یہی انسانوں کا وصف ہے۔۔ بلالحاظ ہرنگ، نسل خون، زبان و مزہب ہر فرد کو چاہیے ک وہ انسانوں کا اور انکے حقوق کا احترام کرے۔ انسانیت کی بنیادی تعریف یہی ہے ک ہر انسان کی قدر اور انکے بنیادی حقوق کی حفاظت اگر یہی بات بچوں کے تعلق سے ہو تو ہر بات بزات خود شفقت اور محبت کے زیر اثر لازمی ہوجاتی ہے۔۔" پاپ میوزک کی ملک میڈونا نے ویٹیکن سٹی کے پوپ لیو سے دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے کہا ک اس سے پہلے ک بہت دیر ہوجائے محصور غزہ کا سفر کریں اور بچوں کے لیے روشنی لے کر آئیں آپ واحد شخص ہیں جنھیں داخلے سے روکا نہیں جا سکتا۔ انھوں نے انسانی ہمدردی کے دروازے کھولنے کی اپیل کی۔۔ کئی ممالک کے فنکار و دانشوران بچوں کے حق میں احتجاج کر رہے ہیں۔۔ اور انسانیت کے زندہ رہنے کا ثبوت خود اسرایلی دیر سے ہی سہی اپنی حکومت کے خلاف آواز اٹھا کر دے رہے ہیں۔ انکے ہاتھوں میں غزہ کے بھوک سے نڈھال کمزور بچوں کی تصاویر تھیں۔۔۔۔ وہ "غزہ کو جینے دو" کے نعرے لگاتے ہوئے احتجاج کر رہے ہیں۔۔ بچوں کے عالمی حقوق کی بات کی جائے تو 20 نومبر ایک اہم تاریخ ہے کیونکے اسی دن اقوام متحدہ نے 1959 میں بچوں کے حقوق کا اعلامیہ منظور کیا اور 1989 اس لیے اہمیت کا حامل ہے ک جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بچوں کے حقوق کے کنونشن کو اپنایا۔ بحیثیت انسان عالمی طور پر ہم میں سے ہر ایک کو بچوں کے حقوق کی وکالت، فروغ اور تحفظ کو ان حقوق کے حقیقی نقطہ نظر کو پیش کرنا ہے جو تمام پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے دنیا کے تمام بچوں کے لیے ایک خوش آیند صحت مند اور محفوظ دنیا کی تعمیر پر مبنی ہے۔ UNCRC بچوں کے حقوق کے اس اعلامیہ میں اس مقصد پر زور دیتا ہے ک بچوں کی،

خوراک صحت وتندرستی کی دیکھ بھال اور تعلیم اور استحصال سے تحفظ کا مکمل اختیار حاصل ہو۔ بچوں پر تشدد، ظلم اور انکا استحصال انسانیت کے لیے شرمندگی کا مقام ہے انسانیت کو تو ہر چیز پر سبقت رکھنا چاہیے۔ بچوں کے حقوق کی ضمانت نا ہونا انکے تحفظ کا احساس ختم ہونا دنیا کو انتہای بدصورت ویرانے میں بدلنے کے برابر ہے۔ بچوں کا کوی قصور نہیں ہوتا نا کوی ان سے نفرت کرسکتا ہے تو پھر یہ کس ترقی کا ماڈل ہے؟

UNCRC کے مطابق بچوں کے درج ذیل حقوق ہیں۔۔ 1.... زندگی اور تحفظ کا حق ۔۔۔۔ بچوں کو قتل عام اور تشدد چاہے کوی بھی حالت ہو بچوں کو نشانہ نہیں بنایا جاسکتا یہ تمام ریاستوں کی اور قانون کی ذمہ داری ہے۔۔

2..... جبری بھرتی پر پابندی

جنگ کے دوران بچوں کے حقوق بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں میں خاص طور پر بیان کیے گئے ہیں تا کہ انہیں مسلح تنازعات سے زیادہ سے زیادہ تحفظ دیا جاسکے۔

3..... انسانی امداد تک رسائی

بچوں کی خوراک، پانی اور طبی سہولتیں فراہم کرنا۔۔ حتی ک جنگ کے دوران بھی ضروری ہے۔۔ لیکن آج صورتحال روح فرسا ہے...

محاصرہ یا امداد کی رکاوٹ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اور بار بار اقوام متحدہ کا انتباہ بھی اسی وجہ سے ہے لیکن یہ انتباہ بے اثر ہے۔۔

4۔۔۔ تعلیم کا حق

دنیا میں قوانین کا لازم ہونا ہر لحاظ سے فطری طور پر کرہ ارض کی انسانوں کی فلاح و بہبود سے منسلک ہے۔۔ اسی لیے ان قوانین کا لازم ہوا ہے ک بچوں کو مخصوص توجہ کا مرکز بنایا جاے۔ انکی تعلیم پر بھی توجہ مرکوز کی جاے حتی کہ جنگ میں بھی بچوں کو تعلیم کا حق حاصل ہے۔

اسکولوں اور تعلیمی اداروں پر حملے ممنوع ہیں۔ اور اس خلاف ورزی کی سنگین صورتحال کی حقیقی کربناک تصویر دنیا کے سامنے ہے۔۔

5. جنسی اور جسمانی استحصال سے تحفظ

بچوں کے خلاف جنسی تشدد، اسمگلنگ، یا جبری شادی ممنوع اور جنگی جرم ہے۔

6. جبری بے دخلی سے بچاؤ

بچوں کو انکے اپنے گھروں سے بے دخل کرنے کے اور ان موقعوں کو فروغ دینے کے تمام حربے بھی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔۔ سوائے اس کے کہ ان کی حفاظت کے لیے یہ اقدام ضروری ہو۔

7. قیدیوں کے طور پر تحفظ

اگر بچے کسی جنگ میں قیدی بنائے جائیں تو انکے ساتھ نرمی احترام اور انکی عزت نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے انکے ساتھ برتاؤ کیا جاے۔۔ مندرج بالا تمام بنیادی حقوق کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے ان حقوق کی سنگین خلاف ورزی کا۔۔ اور غزہ کے معصوم بچوں کے کرب واذیت کا۔۔۔

محبت کا پیکر انسان ۔۔۔ لیکن آج ۔۔۔۔ مفاد پرستی انا، تکبر، اور فرعونیت میں مبتلا ہے۔۔ حق گوی کا وجود مانو اپنا وجود ہی کھو چکا ہے۔۔ سیاہ تاریک ظلم کی شب میں جو امید کی کرن نظر آرہی ہے وہ ہے حق کی طاقت اور کچھ انسانیت کا درد رکھنے والوں کی کاوشیں۔۔۔ بچوں کی ایک مسکراہٹ سے اپنے دل و ذہن کو پر مسرت محسوس کرنے والا انسان انکی بے رحم موت پر پریشاں بھی نہیں ۔۔ "حیات انسانی کی رہنمای حیات جاوداں کی تقلید سے محروم ہے"۔۔ حقوق جب واجب ہوتے ہیں تو اپنی پوری افادیت کے ساتھ ردعمل ہونے کے لازمی وجوہات کے تقاضے بھی طلب کرتے ہیں۔۔ ساری دنیا میں اسرایل اور انسانی حقوق کا جو مسئلہ مسلسل پیچیدہ ترین ہوتا جارہا ہے اسکی نظیر نہیں ملتی۔۔ اس بات سے کوی منکر نہیں ہوسکتا ک بچوں کے متعلق عالمی معاہدہ اور جنگی جرایم میں ان کا تحفظ۔ انکے صحت اور تغزیہ بخش غزا اور انکی صحت مند نگہداشت بھی انکے حقوق کے دایرے میں آتے ہیں۔۔۔ غزہ میں بے شمار بچے بھوک اور فاقہ کشی سے مر رہے ہیں۔۔ امداد کی رسائی میں رکاوٹ انسانی اصولوں کی کڑی پامالی ہے۔۔۔۔ بچے وہ ہستیاں جن سے قوموں کے معمار تیار ہوتے ہیں۔۔ خوراک کی کمی، بیماریاں اور تمام عوامل کی وجہ سے قحط سالی، بچوں کی کثیر اموات کا سبب بن رہی ہے۔ "اقوام متحدہ کے مطابق بچوں کو بطور جنگی ہتھیار استعمال کرنا عالمی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے"۔۔ ہزاروں بچے شدید ترین غزای قلت کا شکار ہیں ۔۔۔ بے شمار نوزایدہ بچے دودھ سے محروم ہیں ۔۔ حاملہ خواتین غزا سے محرومی کی وجہ معزور بچے جنم دے رہی ہیں۔۔ بچوں کے حقوق کی ایسی سنگین پامالی۔۔ انسانیت ک لیے بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔۔۔ اس وقت دنیا ترقی، کے کس دہانے پر کھڑی ہے۔۔؟ یہ کونسی ترقی ہے جو قانون فطرت کو اجاڑ رہی ہے۔۔ فطرت کے اصولوں کو تہس نہس کر رہی ہے۔۔ یہ جانے بغیر ک نقصان اور تباہی و بربادی کسی ایک خطے پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ بلک ساری کاینات کے فطری نظام پر اثر انداز ہوگی۔۔ The guardian کے مطابق ماہرین تغزیہ اور سیر میڈیکل پریکٹیشنر کے مطابق غزہ میں غذائی قلت جان بوجھ کر منظم انداز میں چلای جارہی ہے۔۔ امدادی محاصرے اور طبی سامان تک عدم رسائی سخت ترین انسانی بحران کی بنیادی وجوہات کی کثرت ہے۔ ICJ بین الاقوامی انصاف عدالت نے خوراک کی عدم رسائی اور محاصرہ کو جنگی حکمت عملی قرار دیتے ہوئے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی سے موسوم کیا ہے۔ یونیسیف کے مطابق پہلے ہی ہزاروں بچے بھوک اور فاقا کشی میں مبتلا ہے اور آٹے کی قیمت میں تیس گنا اضافہ کیا گیا۔۔

38 ممالکوں کا مشترک ایک بین الاقوامی گروپ جو متحدہ طور پر معاشی ترقی تعلیم، روزگار، پر سماجی مسایل اور سماجی پالیسیوں پر مشترک کام کرتا ہے۔ جس کا قیام 1961 میں ہوا OECD نے بھی اسے سنگین انسانی بحران قرار دیا۔۔ OECD نے کہا ک اس سنگین صورت حال کو عالمی انصاف کی روشنی میں حل کرنا بین الاقوامی ذمےداری ہے ۔۔ (The guardian) تصاویر اور ماہرین کے بیانات کے مطابق systametic starvation جان بوجھ کر جنگی حربہ کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔۔

یونیسیف نے ماہ جون میں تقریباً 60000 بچوں میں غزای قلت کی شکایت درج کی ہے۔۔۔ جولای تک اتنی سنگین غذائی قلت ہوگیی ک بچوں کی اموات 80 فیصد تک ہوگیی ہیں ready to use theurapatic food-- کی اتنی قلت ہوگیی ہے ک بچوں کی ایک قلیل تعداد ہی علاج کی متحمل ہے۔۔ عالمی طور پر یونیسیف نے انتباہ دیا ہے ک امداد نہ پہنچی تو قحط پوری آبادی پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔۔ UNICEF کی عالمی ترجمان کی بار بار امن معاہدے کی اپیل اور محدود امدادی رسائی کی اپیل کی جارہی ہے۔۔ اس نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ امدادی اداروں کو کام کرنے کے مکمل مواقع فراہم ہوں۔ ورنہ بچوں کی جانوں پر کھیل ہو رہا ہے (The Guardian) یونیسیف نے جانوں سے کھیلنے کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے" بچوں کی بقا اتنی غیر اہم ہوگیی ہے ک سوچ کر انسان کہلانے میں شرم محسوس ہورہی ہے ۔۔ UNICEF کی حتی الامکان کوششوں کے باوجود بچوں کی بقاء، صحت، نفسیاتی حالت، اور تحفظ کے لیے جاری کوششیں بے سود ثابت ہورہی ہیں۔۔ ہم اپنے بچوں کے فرمایشی کھانوں کے لیے ہر حال میں تیار رہتے ہیں۔۔ لیکن جب غزہ کے بچوں کی بھوک وتڑپ یاد آتی ہے تو بس تڑپتے دل سے دعا نکلتی ہے ۔۔ ان بچوں کی تصاویر ان ماؤں کا غم دیکھ کر انکے حالات سے باخبر ہوکر روح کانپ اٹھتی ہے۔۔ بموں کے دھماکوں اور ڈرون کی خطرناک آوازوں میں مرتے، سہتے بچوں کا کیا قصور ہے کیا انھیں زندہ رہنے کا حق نہیں ؟ کیا انھیں خوف کے سائے سے محفوظ رکھنے کا حق نہیں؟ کیا انھیں بھر پیٹ کھانا کھانے کا حق نہیں ؟ کیوں انکی معصوم زندگیوں کو جنگوں کے حوالے کیا جارہا ہے۔۔۔ کیا طاقتور قیادت معصوم بچوں کو جنگ میں جھونکتی ہے۔۔ کیا کوئی قاید اپنے بچوں کے لیے ان حالات کا تصور کرسکتا ہے ؟۔۔ کیا ان کا غم تکلیف، اذیت، کرب اور خوف انکی آنکھوں میں پڑھ سکتا ہے؟ اور پڑھ سکے تو سر اٹھا سکتا ہے؟ انکی نظروں کا سامنا کرنے کے لئے ہے؟" الجزیرہ کی رپورٹ ہے ک فاقہ کشی سے ہونے والے بچوں کی اموات میں ہر روز اضافہ ہورہا ہے جن میں 101 بچوں میں سے 80 بچے شامل ہیں۔۔۔ عالمی دباؤ کے تحت کسی حد تک امداد کی رسائی کو ممکن کیا گیا لیکن صرف 28 تا 60 ٹرک۔۔ جب ک 150 سے 500 تک کی ٹرک کی اشد ضرورت ہے"۔۔۔ جنگوں کے جتنے نقصان بیان کیے جایں وہ کم ہیں۔ غزہ کے بچے جو زندہ ہیں وہ تغزیے کی کمی سے موت سے بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔۔ آنے والی نسلوں کی صحت مندی مکمل طور پر غیر یقینی ہے۔ انسانی جسم میں مایکرو پلاسٹک داخل ہورہا ہے۔۔ ابھی انسانیت زندہ ہے یہ دیکھ کر کہا جاسکتا ہے امریکہ، برطانیہ، ہندوستان، یورپ اور کیی ممالک کے فنکار دانشور طلباء غزہ کے بچوں کی تشویشناک صورتحال پر احتجاج کر رہے ہیں ۔۔ عالمی تنظیموں کو اور قایدین کو فوری سے بیشتر غزہ کے بچوں کے لیے ایکشن پلان تیار کرنا چاہیے۔۔ جہاں ضروری اقدامات کی عمل آوری ۔۔ ہنگامی طرز پر ہو۔۔ وہ اسلامی ممالک جنکے تعلقات اسرایل سے استوار ہیں انکی کوشش ہونی چاہیے۔۔ ک سفارتی، اقتصادی اور سیاسی دباؤ کو بڑھایے تاک انکا موقف صاف طور پر عیاں ہوجاے ک تباہی اب مزید نہیں۔۔۔ غزہ میں بچوں کا قتل ایک قتل عام نہیں۔۔ بلک سنگین جنگی جرم ہے ۔۔ اس کا سدباب صرف دعاؤں سے نہیں بلک عملی طور پر منظم عالمی مزاحمت، قانونی کاروائیوں اور امت مسلمہ کے عملی اتحاد سے ہی ممکن ہے۔ عوامی بیداری کو ابھرنے میں اس وقت ہر فرد کو مقامی سطح سے لے کر عالمی سطح تک بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔۔ جس کے لیے سوشل میڈیا بہترین وسیلہ ہے عالمی طور پر بچوں کو انکے مکمل حقوق کے ساتھ زندہ رہنے کا حق فراہم کرنا اور انہیں جنگی حربہ بنانے سے روکنا وقت کا اہم ترین تقاضہ ہے۔۔ جو زندہ رہ کر انسانیت کی فلاح و بہبود اور کرہ ارض کے لیے بقاء کا ضامن ہیں۔۔ جن کی ہنسی میں قدرت کی رحمت شامل ہوتی ہے ۔۔ بچے جو بڑوں کا عکس ہوتے ہیں۔۔۔ وہ بچے جو زمانے میں مختلف صلاحیتوں اور انکے معیار سے اپنے ماحول کو ملک کو نفع پہنچاتے ہیں۔۔ جن کا تحفظ انسانیت کا اولین فرض ہے۔ بچوں کے حقوق کی ضمانت نا ہونا انکے تحفظ کا احساس ختم ہونا، دنیا کو انتہای بدصورت ویرانے میں بدلنے کے برابر ہے۔۔۔ اور اس غم کی انتہا پر پرسوز دل سے آہ نکلتی ہے۔۔ اور آج ایک مسلسل خاموشی پر جیسے دل فلسطین سے مخاطب ہو۔۔

بچوں کی صداؤں سے بھی کانپے نہیں سینے
گم عیش میں امت کے سلاطین فلسطین

130 ویں آئینی ترمیمی بل پارلیمنٹ میں پیش

251 اراکین پارلیمنٹ کی رکنیت خطرے میں!

'اے ڈی آر' کی رپورٹ کے مطابق موجودہ لوک سبھا کے 543 اراکین میں سے 251 یعنی 46 فیصد اراکین پر مجرمانہ معاملے درج ہیں۔ ان میں سے 25 سے زائد کو قصوروار بھی قرار دیا جاچکا ہے

نئی دہلی۔ سنگین مجرمانہ معاملات میں گرفتار ہونے والے وزیر اعظم، مرکزی وزیر، وزیر اعلیٰ اور ریاستی وزیر کے لیے مرکزی حکومت نے بدھ (20 اگست) کو لوک سبھا میں ایک نیا بل پیش کیا۔ بل کے مطابق اگر 30 روز سے زائد یہ لوگ حراست میں رہتے ہیں تو 31 ویں روز انہیں عہدہ سے برطرف کر دیا جائے گا۔ حالانکہ ایوان میں ہنگامے کے درمیان بل جے پی سی کو بھیج دیا گیا ہے۔ اگر یہ بل پاس ہوتا ہے تو ان اراکین پارلیمنٹ کی رکنیت خطرے میں آ جائے گی جن کے خلاف پہلے سے ہی مجرمانہ مقدمات درج ہیں یا قصوروار قرار دیے جاچکے ہیں۔

واضح ہو کہ دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال 6 ماہ اور تمل ناڈو کے وزیر وی سینتھل بالاجی 241 دنوں تک حراست میں رہے تھے۔ کیجریوال اپنے عہدہ پر رہتے ہوئے گرفتار ہونے والے ملک کے پہلے وزیر اعلیٰ تھے۔ 'اے ڈی آر' کی رپورٹ کے مطابق موجودہ لوک سبھا کے 543 اراکین میں سے 251 یعنی 46 فیصد اراکین پر مجرمانہ معاملے درج ہیں۔ ان میں سے 25 سے زائد کو قصوروار بھی قرار دیا جاچکا ہے۔ کُل 233 اراکین پارلیمنٹ (43 فیصد) نے اپنے خلاف مجرمانہ معاملے کا اعلان کیا تھا، جبکہ 2019 میں یہ اعداد وشمار 233 (43 فیصد)، 2014 میں 185 (34 فیصد)، 2009 میں 162 (30 فیصد) اور 2004 میں 125 (23 فیصد) تھے۔

اے ڈی آر کی رپورٹ میں مذکور ہے کہ 18 ویں لوک سبھا میں سب سے بڑی پارٹی کے طور پر سامنے آنے والی بی جے پی کے 240 اراکین پارلیمنٹ میں سے 94 (39 فیصد) پر مجرمانہ معاملے درج ہیں۔ کانگریس کے 99 اراکین پارلیمنٹ میں 49 (49 فیصد) اور سماجوادی پارٹی کے 37 اراکین پارلیمنٹ میں سے 21 (56 فیصد) پر مجرمانہ معاملے درج ہیں۔ ٹی ایم سی کے 29 میں سے 13 (44 فیصد)، ڈی ایم کے کے 22 میں سے 13 (59 فیصد)، ٹی ڈی پی کے 16 میں سے 8 (50 فیصد) اور شیوسینا کے 7 میں سے 5 (71 فیصد) پر مجرمانہ معاملے درج ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بی جے پی کے 63 (26 فیصد)، کانگریس کے 32 (32 فیصد)، سماجوادی پارٹی کے 17 (46 فیصد)، ٹی ایم سی کے 7 (24 فیصد)، ڈی ایم کے کے 6 (27 فیصد)، ٹی ڈی پی کے 5 (31 فیصد) اور شیوسینا کے 4 (57 فیصد) اراکین پارلیمنٹ کے خلاف سنگین مجرمانہ معاملے درج ہیں۔

ان 3 بلوں میں کیا ہے خاص؟

مرکز کے زیر انتظام حکومت (ترمیمی) بل 2025: مرکز کے زیر انتظام حکومت ایکٹ 1963 (1963 کا 20) میں سنگین مجرمانہ الزامات کی وجہ سے گرفتار اور حراست میں لیے گئے وزیر اعلیٰ یا وزیر کو ہٹانے کا کوئی التزام نہیں ہے۔ اس لیے حکومت کو لگتا ہے کہ مرکز کے زیر انتظام حکومت ایکٹ 1963 کی دفعہ 45 میں تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔ آئین (130 ویں ترمیم) بل 2025: ہندوستانی آئین میں سنگین مجرمانہ معاملوں میں گرفتار اور حراست میں لیے گئے وزیر کو ہٹانے کا التزام نہیں ہے۔ ایسے معاملوں میں وزیر اعظم یا یونین کونسل آف منسٹرز کے کسی وزیر، ریاستوں اور قومی راجدھانی کے علاقہ دہلی کے وزیر اعلیٰ یا یونین کونسل آف منسٹرز کے کسی وزیر کو ہٹانے کے لیے آئین کے آرٹیکلز 75، 164 اور 239 اے اے میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ جموں وکشمیر تنظیم نو (ترمیمی) بل 2025: فی الحال جموں وکشمیر تنظیم نو ایکٹ 2019 (2019 کا 34) کے تحت سنگین مجرمانہ معاملوں میں گرفتار اور حراست میں لیے گئے وزیر اعلیٰ یا وزیر کو ہٹانے کے لیے کوئی التزام درج نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے معاملوں میں ان کے لیے جموں وکشمیر تنظیم نو 2019 کے سیکشن 54 میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

'بی جے پی آئینی ترمیم اس لیے کرنا چاہتی ہے تاکہ سی بی آئی اور ای ڈی کے ذریعے ریاستی حکومتیں گرائی جاسکیں'، ٹی ایم سی کا الزام

نئی دہلی: ترنامول کانگریس (ٹی ایم سی) نے الزام عائد کیا ہے کہ بی جے پی آئینی ترمیم کے ذریعے ریاستی حکومتوں کو گرانے کے لیے مرکزی تحقیقات بیورو (سی بی آئی) اور انفارسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کو استعمال کرنا چاہتی ہے۔ ٹی ایم سی کے رکن پارلیمان ساکیت گوکھلے نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نئے ہتھکنڈے تلاش کر رہے ہیں تاکہ ریاستی حکومتیں گرائی جاسکیں۔ گوکھلے نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا، "جب ووٹ چوری کے معاملے سامنے آئے ہیں تو مودی-شاہ نئے ہتھکنڈے آزمارہے ہیں۔ آج لائے جانے والے بل کے ذریعے سی بی آئی اور ای ڈی کو بی جے پی کے حق میں ریاستی حکومتیں گرانے کی اجازت مل جائے گی۔" انہوں نے مزید کہا کہ کوئی شخص صرف الزام کی بنیاد پر وزیر اعلیٰ یا وزیر کے عہدے سے نہیں ہٹایا جاسکتا، کیونکہ جرم کا فیصلہ صرف عدالت کر سکتی ہے۔ مرکزی حکومت جن بلوں کو پیش کرے گی وہ ہیں، مرکز کے زیر انتظام ریاست حکومت (ترمیم) بل 2025، دستور (130 ویں ترمیم) بل 2025 اور جموں وکشمیر تنظیم نو (ترمیم) بل 2025۔ ان بلوں کے تحت، اگر کسی وزیر اعظم، مرکزی وزیر یا ریاستی حکومت کے وزیر کو سنگین فوجداری الزامات کے تحت 30 دن تک گرفتار یا محسور رکھا جاتا ہے تو وہ 31 ویں دن اپنا عہدہ کھودیں گے۔

ٹی ایم سی کی رکن پارلیمان مہوا موئترا نے کہا کہ یہ بل وفاقی ڈھانچے اور عدلیہ دونوں کو نظر انداز کرتا ہے اور صرف 240 ارکان کی حمایت سے بی جے پی دستور میں تبدیلی کر رہی ہے۔ ان کے مطابق، مرکزی حکومت ای ڈی اور سی بی آئی کا استعمال کر کے منتخب شدہ مخالف پارٹی کے وزرائے اعلیٰ کو بغیر عدالتی فیصلہ کے ہٹا سکتی ہے۔ سگاریکا گھوش، ٹی ایم سی کی رکن نے کہا کہ یہ بل جمہوریت اور وفاقی ڈھانچے کے خلاف ہے اور بی جے پی کے خلاف ایک ہتھیار کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دستور کو نقصان پہنچانے والا اقدام ہے جو ملک میں سیاسی طاقت کا ناجائز استعمال کرسکتا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ ان تین بلوں کو پارلیمان کی مشترکہ کمیٹی میں بھیجنے کے لیے ایک تجویز پیش کریں گے۔ ٹی ایم سی کے ارکان نے بلوں کی شدید مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ بل صرف سیاسی فائدے کے لیے تیار کئے گئے ہیں، نہ کہ عوامی مفاد کے لیے۔

حکومت نے مہاراشٹر کے انتخابات کا غلط ڈیٹا شیئر کرنے پر سی ایس ڈی ایس کو نوٹس جاری کیا

نئی دہلی، ۔(یو این آئی) وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے کہا کہ انڈین کونسل آف سوشل ریسرچ ڈیولپمنٹ (آئی سی ایس ایس آر) نے مہاراشٹر کے انتخابات کے بارے میں سوشل میڈیا پر غلط ڈیٹا شیئر کرنے پر غیر سرکاری تنظیم سینٹر فار اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (سی ایس ڈی ایس) کو نوٹس جاری کیا ہے۔ مسٹر دھرمیندر پردھان نے بدھ کے روز راجیہ سبھا میں ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے معاملے پر اپوزیشن کے ہنگامے کے درمیان انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ بل پر اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن اراکین ایسے اعداد وشمار کی بنیاد پر پارلیمنٹ کی کارروائی میں خلل ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سی ایس ڈی ایس نے ذاتی مفادات کے لیے کنفیوژن پھیلانے کے لیے ان اعداد وشمار کا اشتراک کیا اور جب وہ غلط پائے گئے تو معافی مانگی۔ مسٹر دھرمیندر پردھان نے کہا کہ اس این جی او کو آئی سی ایس ایس آر سے گرانٹ ملتی ہے، جو وزارت تعلیم کے تحت آتی ہے، لیکن یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ حکومت سے پیسے لے کر ملک کے آئینی اداروں کو چیلنج کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی سی ایس ایس آر نے کہا ہے کہ اس نے این جی او کو نوٹس دیا ہے۔

آر جے ڈی اقلیتی سیل کے قومی عہدیدار نامزد

پٹنہ، ۔(یو این آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) اقلیتی سیل کے قومی صدر علی اشرف فاطمی نے پارٹی کی اس شاخ کے قومی عہدیداروں کو نامزد کیا ہے، جس میں 08 نائب صدور، 14 جنرل سکریٹری، 24 سکریٹری اور 31 ایگزیکٹو ممبران شامل ہیں۔ بہار ریاستی آر جے ڈی کے ترجمان اعجاز احمد نے بتایا کہ راشٹریہ جنتا دل اقلیتی سیل کے قومی صدر علی اشرف فاطمی ووٹر ادھیکار یاترا کے بعد اقلیتوں کے درمیان لالو جی کے خیالات اور تیجسوی جی کے کاموں کو گھر-گھر تک پہنچانے کیلئے اقلیتی سیل کے عہدیداروں کے ساتھ مل کر مہم چلائیں گے۔ مسٹر اعجاز نے کہا کہ اقلیتی سیل کے جن قومی عہدیداروں کو نامزد کیا گیا ہے ان میں مسز حنا شہاب، ڈاکٹر فیاض احمد، محمد فیصل علی، محمد شاہنواز، محمد جاوید اقبال انصاری، محمد سید ابودوجانہ، محمد اسرائیل منصوری اور ڈاکٹر عائشہ فاطمہ کو قومی نائب صدر بنایا گیا ہے۔ ڈاکٹر شمیم احمد، اختر الاسلام شاہین، انظار نعیمی، سعود عالم، اظہار آصفی، یوسف صلاح الدین اور ڈاکٹر ایم۔ ایم حق کو قومی جنرل سکریٹری اور ترجمان کا عہدہ دیا گیا ہے۔ اسیر الدین، الیاس احمد ملک، ریاض الحق راجو، زاہد عالم، سید نوشاد النبی عرف پپو خان، امجد خان تمنا اور ممتاز عالم انصاری کو قومی جنرل سکریٹری بنایا گیا ہے اور بدر عالم انصاری، ادیب رضوی، ہمایوں اختر طارق، عارف حسین قومی سکریٹری کم ترجمان کا عہدہ سنبھالیں گے۔ مسز نیلم پروین قومی سکریٹری کم ترجمان بنائی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اعجاز احمد، عارف جیلانی، سلمان اختر، رستم خان، زاہد الدین، فاروق اعظم، ذاکر حسین، ظہیر الدین رحمن، دانش اقبال، زاہد انصاری، رستم قریشی، سردار رنجیت سنگھ، تنویر انصاری، سید نظر عالم عرف اختر علی، شاداب اعظم، شہاب الدین، امان اللہ خان، فیروز عالم، امداد اللہ جوہر کو قومی سکریٹری بنایا گیا ہے۔ ان کے ساتھ 31 قومی ایگزیکٹو ممبران کو بھی نامزد کیا گیا ہے۔

مہاراشٹر: ادھو-راج اتحاد بیسٹ انتخابات میں ناکام، ٹھاکرے برانڈ کو بڑا جھٹکا

ممبئی، ۔(یو این آئی) برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے متوقع انتخابات سے قبل ایک بڑے سیاسی جھٹکے میں ادھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے کے درمیان قائم ہونے والا اتحاد مکمل طور پر ناکام ہوگیا ہے۔ برسوں بعد پہلی مرتبہ دونوں بھائیوں نے یکجا ہو کر بیسٹ ورکرز کو آپریٹو کریڈٹ سوسائٹی کے انتخابات میں اپنے مشترکہ "اتکرش پینل" کو میدان میں اتارا تھا، مگر یہ کوشش بھی کوئی کامیابی نہ دلوا سکی اور اتحاد ایک بھی نشست حاصل کرنے میں ناکام رہا، جس سے وہ ٹھاکرے برانڈ" بری طرح متاثر ہوا جو کبھی ممبئی کی مزدور یونینوں اور بلدیاتی سیاست پر اپنی بالادستی رکھتا تھا۔ انتخابی نتائج بدھ کی صبح جاری کیے گئے جنہوں نے مکمل طور پر بازی پلٹ دی۔ ششانک راؤ کے گروپ نے کل 21 نشستوں میں سے 14 پر کامیابی حاصل کی، جبکہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر پرساد لاڈ، کی قیادت میں بنے "شرمک پینل" نے سات نشستوں پر جیت درج کی۔ اس کے برعکس ٹھاکرے برادران کا مشترکہ پینل کھاتہ کھولنے میں بھی ناکام رہا۔ یہ شکست اس لیے بھی علامتی اہمیت رکھتی ہے کہ ٹھاکروں کی کامگار سینا نے طویل عرصے تک بیسٹ یونین پر اجارہ داری قائم رکھی تھی اور اسی بنا پر یہ سوسائٹی الیکشن بی ایم سی کے قبل از وقت لٹمس ٹیسٹ کے طور پر دیکھا جارہا تھا۔

راج ٹھاکرے، جو مہاراشٹر نونرمان سینا کے سربراہ ہیں، اور ادھو ٹھاکرے، جو شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رہنما ہیں، کا یہ اتحاد ابتدا ہی سے سیاسی حلقوں کی گہری توجہ کا مرکز رہا۔ مبصرین کے مطابق اس اتحاد کو بی ایم سی کے لیے ایک ریہرسل کے طور پر دیکھا جارہا تھا جہاں دونوں کو امید تھی کہ مل جل کر وہ دوبارہ ممبئی میں اپنی کھوئی ہوئی سیاسی حیثیت حاصل کر سکیں گے۔ لیکن بدترین ناکامی نے نہ صرف ان کے منصوبے پر سوالیہ نشان لگا دیے ہیں بلکہ یہ سوال بھی پیدا کیا ہے کہ آیا "ٹھاکرے" کا نام آج بھی مزدور طبقے اور ووٹروں کے لیے پرکشش ہے یا نہیں۔ پرساد لاڈ نے اپنے گروپ کی شاندار جیت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ٹھاکرے برادران کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ "برانڈ کے دعویدار ایک بھی نشست حاصل نہیں کر پائے۔ ہم نے انہیں ان کی اصل حیثیت دکھادی۔" یہ جملہ اس طاقتور خاندان پر سخت نشتر کے طور پر دیکھا جارہا ہے جو کبھی مزدور سیاست میں ناقابل شکست سمجھا جاتا تھا۔ سیاسی مبصرین کا ماننا ہے کہ یہ نتیجہ نہ صرف بیسٹ سوسائٹی کی سیاست بلکہ مہاراشٹر میں آئندہ ہونے والے بلدیاتی انتخابات پر بھی اثر انداز ہوگا۔ ادھو اور راج نے جس مقابلے کو اتحاد کی طاقت کے مظاہرے کے طور پر پیش کیا تھا وہی ان کے لیے ہزیمت بن گیا، اور اب بی ایم سی انتخابات میں ان کی اصل صلاحیت اور طاقت پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔

وزیر اعظم کا بہار اور مغربی بنگال کا دورہ کل

نئی دہلی، ۔(یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی 22 اگست کو بہار اور مغربی بنگال کا دورہ کریں گے۔ وہ صبح تقریباً 11 بجے بہار کے گیا میں تقریباً 13,000 کروڑ روپے کے متعدد ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھیں گے اور ان کا افتتاح کریں گے۔ وہ دو ٹرینوں کو ہری جھنڈی دکھائیں گے اور ایک جلسے سے خطاب بھی کریں گے۔ اس کے بعد، وہ دریائے گنگا پر آنٹا سمریا پل پروجیکٹ کا دورہ کریں گے اور اس کا افتتاح کریں گے۔ وزیر اعظم سہ پہر 4:15 بجے کولکتہ میں نو تعمیر شدہ سیکشنوں پر میٹرو ٹرین خدمات کو ہری جھنڈی دکھائیں گے اور جیسور روڈ میٹرو اسٹیشن سے جے ہند بمن بندر اور پیچھے تک میٹرو کی سواری کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ کولکتہ میں 5,200 کروڑ روپے سے زیادہ کے متعدد ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھیں گے اور افتتاح کریں گے۔ اس موقع پر وہ ایک جلسے سے بھی خطاب کریں گے۔ اس دوران وزیر اعظم بہار میں ملک میں بہتر رابطے کو یقینی بنانے کے اپنے عزم کے مطابق وزیر اعظم قومی شاہراہ 31 پر واقع 8.15 کلومیٹر طویل آنٹا-سمریا پل کے منصوبے کا افتتاح کریں گے۔ اس میں 1.86 کلومیٹر طویل چھ رویہ (6 لین) پل شامل ہے، جو دریائے گنگا پر تعمیر کیا گیا ہے اور جس پر 1870 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت آئی ہے۔ یہ پل پٹنہ کے مکاما اور بیگوسرائے کے درمیان براہ راست رابطہ فراہم کرے گا۔ یہ نیا پل ایک پرانے اور خستہ حال دو رویہ (2 لین) ریلوے-سڑک پل 'راجندر سیتو' کے متوازی تعمیر کیا گیا ہے، جو اب بہت خراب حالت میں ہے اور بھاری گاڑیوں کو متبادل راستہ اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ نیا پل شمالی بہار (بیگوسرائے، سپول، مدھوبنی، پورنیہ، اررریہ وغیرہ) اور جنوبی بہار (شیخ پورہ، نوادہ، لکھی سرائے وغیرہ) کے درمیان بھاری گاڑیوں کی اضافی 100 کلومیٹر سے زیادہ سفر کی دوری کو کم کردے گا۔

کیا پرائیویٹ کالج میں ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کو ملے گا ریزرویشن؟ پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش

نئی دہلی۔ پرائیویٹ کالج میں درج فہرست ذات (ایس سی)، درج فہرست قبائل (ایس ٹی) اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے لیے ریزرویشن کے بڑھتے مطالبات کے درمیان پارلیمنٹ میں ایک رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ یہ رپورٹ دگ وجے سنگھ کی قیادت والی تعلیم سے متعلق 'کُل پارٹی پارلیمنٹری اسٹینڈنگ کمیٹی' نے آج پارلیمنٹ میں پیش کی۔ رپورٹ میں پرائیویٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی طبقات کے لیے ریزرویشن کی وکالت کی گئی ہے۔ اس کمیٹی کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ درج فہرست ذات کے لیے 15 فیصد، درج فہرست قبائل کے لیے 7.5 فیصد اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے 27 فیصد ریزرویشن نافذ کرنے والا قانون پاس کرے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 15(5)، جسے منموہن سنگھ کی حکومت نے 2006 میں 93 ویں ترمیم میں شامل کیا تھا، وہ حکومت کو پرائیویٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور او بی سی کے طلبا کے لیے ریزرویشن لازمی کرنے کا حق دیتا ہے۔

کمیٹی کے ذریعہ دی گئی رپورٹ کے مطابق مئی 2014 میں پرمتی ایجوکیشنل اینڈ کلچرل ٹرسٹ بنام یونین آف انڈیا معاملے میں سپریم کورٹ نے آرٹیکل 15(5) کے جواز کو برقرار رکھا تھا۔ اس سے یہ صاف ہو گیا کہ پرائیویٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بھی ریزرویشن کی اجازت ہے۔ حال میں پارلیمنٹ کے ذریعہ ایسا کوئی قانون پاس نہیں کیا گیا ہے جو آرٹیکل 15(5) کو نافذ کرتا ہو اور پرائیویٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں کو ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کے طلبا کے لیے ریزرویشن لازمی کرتا ہو۔ اس رپورٹ میں مزید جانکاری دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کی نمائندگی بے حد کم ہے۔ کمیٹی نے مرکزی حکومت کے ذریعہ منظور شدہ 3 مقبول پرائیویٹ اداروں (آئی او ای) میں اسٹوڈنٹس ڈھانچہ کا مطالعہ کیا، جو اس طرح ہے: 0.89 فیصد درج فہرست ذات کے ہیں، 0.53 فیصد درج فہرست قبائل کے ہیں اور 11.16 فیصد طلبا دیگر پسماندہ طبقات کے ہیں۔ رکن پارلیمنٹ دگ وجے سنگھ کی قیادت والی کمیٹی کے ذریعہ پیش کردہ اس رپورٹ میں متفقہ طور پر سفارش کی گئی ہے کہ پارلیمنٹ درج فہرست ذاتوں کے لیے 15 فیصد، درج فہرست قبائلیوں کے لیے 7.5 فیصد اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے 27 فیصد ریزرویشن نافذ کرنے والا قانون پاس کرے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں ریزرویشن سے متعلق درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے جائز مطالبات کو اب نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے۔

ہندوستان اور چین کے خصوصی نمائندوں کے درمیان مذاکرات میں دس نکاتی اتفاق رائے

نئی دہلی، ۔(یو این آئی) ہندوستان اور چین کے درمیان سرحد سے متعلق سوال پر دونوں ملکوں کے خصوصی نمائندوں (ایس آر) کے درمیان مذاکرات کے 24 ویں دور میں 10 نکات پر اتفاق رائے ہوا، جس میں سفارتی اور فوجی سطح پر بارڈر مینجمنٹ کے طریقہ کار، سرحد پار دریاؤں پر تعاون اور ہنگامی حالات کے دوران ہائیڈرولوجیکل معلومات کا تبادلہ شامل ہے۔ چینی وزارت خارجہ نے آج 10 نکاتی اتفاق رائے کی تفصیلات جاری کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک نے سرحد پار دریاؤں پر- ہندوستان چین کے اعلیٰ سطحی میکانزم کا مکمل کردار ادا کرنے اور متعلقہ مفاہمت ناموں کی تجدید پر بات چیت کو برقرار رکھنے پر اتفاق کیا۔ چینی فریق نے انسانی بنیادوں پر ہنگامی حالات کے دوران ہائیڈرولوجیکل معلومات کا اشتراک کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ تین روایتی سرحدی تجارتی بازاروں رین کنگ گانگ-چانگلو، پلان-گنجی اور جیوبا-شپکیا کو دوبارہ کھولنے پر بھی اتفاق کیا گیا۔ مذاکرات کے 24 ویں دور کی کل قومی سلامتی کے مشیر (NSA) اجیت ڈوبھال اور چینی وزیر خارجہ وانگ ای نے مشترکہ صدارت کی۔ نمائندہ خصوصی کے مذاکرات کا 25 واں دور 2026 میں چین میں ہوگا۔ چینی وزارت خارجہ نے کہا، دونوں ممالک کے رہنماؤں کی اسٹریٹجک رہنمائی اور مثبت اور تعمیری جذبے کے تحت، دونوں فریقوں نے چین-ہندوستان سرحدی سوال پر کھلے دل اور گہرائی سے خیالات کا تبادلہ کیا اور دس نکات پر اتفاق رائے پایا۔ دونوں فریقوں نے سرحدی علاقوں میں امن و آشتی کو برقرار رکھنے اور چین ہندوستان باہمی تعلقات کی مجموعی ترقی کو فروغ دینے کے لیے دوستانہ مشاورت کے ذریعے مسئلے کو مناسب طریقے سے نمٹانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے 2005 میں دستخط کیے گئے۔

دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا پر حملہ، گجرات کا راجیش بھائی سکریا گرفتار

تصویر منظر عام پر، بی جے پی نے واقعے کو انتہائی افسوسناک قرار دیا، کانگریس لیڈر نے حملے کی مذمت کی

نئی دہلی: دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا پر بدھ کے روز ان کی ہفتہ وار جن سنوائی کے دوران حملہ ہوا، جس میں ان کے سر پر چوٹ آئی۔ پولیس نے واقعہ کی تصدیق کی ہے اور اس کی مکمل معلومات مرکزی وزارت داخلہ کو بھیجی گئی ہے۔ حملہ آور کی شناخت راجیش بھائی کھیم جی بھائی سکریا کے طور پر ہوئی ہے، جو گجرات کے راجکوٹ کا رہائشی ہے اور اس کی عمر 41 سال بتائی گئی ہے۔ پولیس نے حملہ آور کو موقع پر ہی گرفتار کر لیا اور اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ ابتدائی تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ حملہ آور کا ایک قریبی رشتہ دار جیل میں قید ہے اور وہ رشتہ دار کی رہائی کے لیے درخواست لے کر وزیر اعلیٰ کے آفس پہنچا تھا، معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ واقعہ کے بعد حملہ آور کی تصویر بھی منظر عام پر آگئی ہے، جو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ بی جے پی کے صدر ویرندر سچدیوا نے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حملہ آور نے پہلے وزیر اعلیٰ کو کچھ کاغذات دیے اور پھر اچانک ان کے قریب آ کر دھکا دیا، جس سے ریکھا گپتا کا سر میز سے ٹکرایا۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ فی الحال صدمے میں ہیں لیکن ان کی حالت مستحکم ہے۔ انہوں نے اس واقعے کو انتہائی افسوسناک قرار دیا اور کہا کہ وزیر اعلیٰ اپنے روزمرہ کے کام جاری رکھیں گی۔ پولیس نے گجرات پولیس سے بھی رابطہ کیا ہے تاکہ حملہ آور کی شناخت اور پس منظر کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی جاسکیں۔ واقعے کی مزید تحقیقات جاری ہیں اور پولیس حملہ آور سے مکمل پوچھ گچھ کر رہی ہے تاکہ واقعہ کے محرکات کا تعین کیا جاسکے۔ اس واقعے نے دہلی میں عوامی تحفظ اور سکیورٹی کے امور پر سوالات اٹھا دیے ہیں۔ سیاسی رہنماؤں نے بھی اس حملے کی شدید مذمت کی ہے اور وزیر اعلیٰ کی جلد صحت یابی کی دعا کی ہے۔ حملہ کے بعد وزیر اعلیٰ کے سکیورٹی عملے اور پولیس نے فوری کارروائی کرتے حالات قابو میں کئے اور ملزم کو گرفتار کیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق، واقعہ جن سنوائی کے دوران پیش آیا اور وزیر اعظم کی عمارت کے اندر موجود تمام حفاظتی اقدامات کے باوجود یہ واقعہ ہوا۔

دہلی کانگریس کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا پر حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف ایک شخص پر حملہ نہیں ہے بلکہ پورے جمہوری نظام پر حملہ ہے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت کی مضبوطی نظریات کے تبادلے اور اختلافات کو برداشت کرنے میں مضمر ہے لیکن اس میں تشدد کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ نے راجدھانی کے امن و امان پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ جب وزیر اعلیٰ کی سرکاری رہائش گاہ پر ایسا واقعہ ہوسکتا ہے تو عام شہری کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔ انتظامیہ نہ صرف فوری طور پر سخت ایکشن لے بلکہ سکیورٹی کے نظام کا بھی مکمل جائزہ لے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت اس واقعہ کو محض ایک شاذ معاملہ نہ سمجھے بلکہ اسے جمہوری روایات اور عوامی زندگی کے وقار کے تحفظ کے لیے انتباہ کے طور پر سنجیدگی سے لے۔

نجی تعلیمی اداروں میں ریزرویشن نافذ کرنے کا وقت

اب فیصلہ مودی حکومت کے ہاتھ میں: جے رام رمیش

نئی دہلی: انڈین نیشنل کانگریس کے جنرل سیکریٹری (مواصلات) اور رکن پارلیمان، جے رام رمیش نے ایک بیان میں کہا ہے کہ دگ وجے سنگھ کی سربراہی میں تعلیم کے امور پر قائم دو جماعتی پارلیمانی مستقل کمیٹی نے آج ایک رپورٹ پیش کی ہے، جس میں شمالی ہندوستان کے نجی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں سماجی طور پر پسماندہ طبقات کے طلبہ کے لیے ریزرویشن کی سفارش کی گئی ہے۔ رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ آئین ہند کے آرٹیکل 15(5) کے تحت حکومت نجی اداروں میں ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی طلبہ کے لیے ریزرویشن لازمی قرار دے سکتی ہے اور اس کی قانونی حیثیت 2014 میں سپریم کورٹ کے فیصلے میں بھی تسلیم کی گئی تھی۔ کمیٹی نے اپنے جائزے میں تین نجی ممتاز اداروں (انسٹی ٹیوشنز آف ایمیننس) کے موجودہ طلبہ کی ساخت کا تجزیہ کیا اور پایا کہ ایس سی طلبہ کا حصہ صرف 0.89 فیصد، ایس ٹی طلبہ کا 0.53 فیصد اور او بی سی طلبہ کا 11.16 فیصد ہے۔ موجودہ حالات میں یہ تعداد ان طبقات کے لیے تعلیم میں مساوی مواقع فراہم کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ کمیٹی نے تجویز دی کہ پارلیمان ایک قانون پاس کرے، جس کے تحت ایس سی طلبہ کے لیے 15 فیصد، ایس ٹی طلبہ کے لیے 7.5 فیصد اور او بی سی طلبہ کے لیے 27 فیصد ریزرویشن نافذ کیا جائے۔ یہ سفارش 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں کانگریس کی بھارت جوڑو نیائے یاترا کے دوران کئے گئے وعدوں کی توثیق بھی کرتی ہے، جس میں نجی تعلیمی اداروں میں آرٹیکل 15(5) کے تحت قانون سازی کی بات کی گئی تھی۔ جے رام رمیش نے کہا کہ اب یہ فیصلہ مکمل طور پر مودی حکومت کے ہاتھ میں ہے کہ وہ پارلیمانی کمیٹی کی سفارش پر عمل درآمد کرے یا نہیں۔ کمیٹی کی رپورٹ نے نجی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں پسماندہ طبقات کے طلبہ کے حقوق کی قانونی بنیاد کو مزید تقویت دی ہے۔

اتراکھنڈ مخالف پالیسی پر کانگریس نے بی جے پی حکومت کا پتلا نذر آتش کیا

دہرادون، ۔(یو این آئی) اتراکھنڈ پردیش کانگریس نے ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی حکومت پر اتراکھنڈ مخالف پالیسی اپنانے کا الزام لگاتے ہوئے بدھ کے روز ریاست بھر کے ضلع ہیڈکوارٹرز پر حکومت کا پتلا نذر آتش کیا۔ اسی پروگرام کے تحت پردیش مہیلا کانگریس کی صدر جیوتی روتیلا کی قیادت میں دہرادون ہیڈکوارٹر پر خواتین کانگریس کی کارکنان نے ایسلے ہال چوک پر ریاستی حکومت کا پتلا نذر آتش کیا۔ اس موقع پر سابق وزیر ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت اور پردیش نائب صدر (تنظیم) سوریہ کانت دھسمانا نے بھی شرکت کی۔

عرس اعلیٰ حضرت: محافل، قل شریف و مسابقہ منعقد

گورکھپور، بدھ کو شہر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کا 107 واں عرس پاک عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا، ہر طرف ایک ہی نعرے کی گونج رہی، "عشق محبت عشق محبت اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت" مساجد، مدارس، گھروں اور سوشل میڈیا پر اعلیٰ حضرت کو شدت سے یاد کیا گیا، علما کرام نے اپنی تقریروں میں اعلیٰ حضرت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، امام باڑہ اسٹیٹ پورب پھاٹک میاں بازار، نوری مسجد ترکمان پور، مدرسہ رضائے مصطفیٰ ترکمان پور، سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار، چشتیہ مسجد بخشی پور وغیرہ میں عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر محفل کا انعقاد کیا گیا قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی کی گئی، نعت و منقبت پیش کی گئی، کفقل شریف کی رسم ادا کی گئی، عقیدت مندوں میں لنگر تقسیم کیا گیا۔ مدرسہ رضائے مصطفیٰ ترکمان پور میں سیرت اعلیٰ حضرت پر کوئز مقابلہ منعقد ہوا، جس میں محمد سفیان، ادیبہ فاطمہ، ثنا فاطمہ، شفا خاتون، فضا خاتون، شالیہ خان، خوشی نور، ام ایمن، سعدیہ نور، معظم قریشی، لائبہ فاطمہ، صاحبہ خاتون کو ٹریول پوائنٹ کے نہال احمد اور مفتی محمد اظہر شمسی نے اعزاز و انعام سے نوازا، مقابلہ کی نظامت کرتے ہوئے قاری محمد انس رضوی نے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے قرآن پاک کا اردو ترجمہ کنز الایمان اور فتاویٰ رضویہ جو کیا ہے وہ بے مثال ہے، اعلیٰ حضرت چودہویں اور پندرہویں صدی ہجری کے عظیم مجدد ہیں، آپ کو یہ خطاب اس وقت کے مشہور عرب و عجمی علما نے دیا تھا، اعلیٰ حضرت نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے بھر کر سنت نبوی کو زندہ کیا، وہ ایک سچے سماجی مصلح تھے، انہیں ملک سے بہت محبت تھی، آخر میں درود وسلام پڑھ کر ملک میں امن وت کے لیے دعا کی گئی۔ نوری مسجد ترکمان پور میں محفل منعقد ہوئی، مولانا اسلم رضوی نے کہا کہ اعلیٰ حضرت پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اپنی جان و مال قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار تھے، خطاب کے بعد قل شریف کی رسم ادا کی گئی، عقیدت مندوں میں لنگر تقسیم کیا گیا، محفل میں شعبان احمد، علاؤالدین نظامی، اشرف نظامی، منور احمد، حاجی جلال الدین قادری، عاقب انصاری، منہاج صدیقی، عمران خان وغیرہ موجود رہے۔ یوتھ کمیٹی کی جانب سے امام باڑہ پورب پھاٹک میاں بازار میں اجتماع منعقد ہوا، علما کرام نے کہا کہ اعلیٰ حضرت نے 13 سال کی عمر سے فتویٰ لکھنا اور دین اسلام کا حقیقی پیغام لوگوں تک پہنچانا شروع کیا، آپ نے ساری زندگی خدمت دین میں گزاری۔ سبز پوش ہاؤس مسجد میں حافظ رحمت علی نظامی نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت اور والہانہ لگاؤ تھا، جس کا اظہار انہوں نے نعت و منقبت کے ذریعے حدائق بخشش میں کیا ہے۔ چشتیہ مسجد میں مولانا محمود رضا قادری نے کہا کہ دنیا میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب سکے کم ہونے لگے اور کرنسی نوٹ کو فروغ ملنے لگا، اس وقت کئی بڑے علما کرنسی نوٹوں کے استعمال کے حوالے سے پس و پیش کا شکار ہوئے، اعلیٰ حضرت نے شریعت کی روشنی میں کتاب لکھ کر کرنسی نوٹوں کے استعمال کو جائز قرار دیا، اعلیٰ حضرت نے اس کا فیصلہ اس طرح کیا کہ ساری دنیا نے اسے قبول کر لیا، اس سلسلے میں ان کی تحقیق اور کتابیں دیکھی جا سکتی ہیں، آخر میں درود وسلام کا ورد کرتے ہوئے ملک میں امن و سلامتی کے لیے دعا کی گئی۔

پولیس صحافیوں کے ساتھ بہترین ورکنگ ریلیشن شپ قائم کر کے معاشرے کے ناسور افراد کا قلعہ قمع کر سکتی ہے

دیوبند: 20/اگست (فیروز خان) پولیس صحافیوں کے ساتھ بہترین ورکنگ ریلیشن شپ قائم کر کے معاشرے کے ناسور افراد کا قلعہ قمع کر سکتی ہے، ان خیالات کا اظہار دیوبند کوتوالی انچارج نریندر کمار شرما نے پریس سے ملنے پروگرام کے دوران کیا۔ پریس ایسوسی ایشن دیوبند کے زیر اہتمام ریلوے روڈ دیوبند پر واقع تنظیم کے صدر منوج سنگھل کی رہائش گاہ پر منعقدہ پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے دیوبند کوتوالی انچارج نریندر کمار شرما نے کہا کہ سماج دشمن عناصر کی سرکوبی کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے اور جھوٹے پرچوں میں ناحق ملوث کرنے پر کسی بھی پولیس اہلکار کو معافی نہیں دی جائیگی، انہوں نے کہا کہ میری موجودگی میں اگر کسی نے ناجائز قبضہ کی کوشش کی تو اس پر سخت ایکشن لیا جائے گا اور سابقہ قبضہ جات پر عدالتوں کے فیصلہ کا انتظار کیا جائے۔ نریندر کمار شرما نے بتایا کہ دیوبند علاقہ سے جرائم کا خاتمہ کرنا ان کی اولین ترجیہات میں شامل ہے، انہوں نے کہا ان کی جہاں بھی پوسٹنگ ہوئی وہاں کے صحافیوں سے ان کا بہتر تال میل اور رابطہ بنا رہا انہیں یقین ہے کہ دیوبند کے صحافی بھی ان کا تعاون کریں گے اور وہ بھی صحافیوں سے ہر وقت رابطہ میں رہیں گے۔ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے ایسوسی ایشن کے صدر منوج سنگھل نے انہیں ایسوسی ایشن سے وابستہ تمام صحافیوں کی جانب سے علاقہ میں امن و امان بنائے رکھنے میں ہر ممکن مدد اور تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ دیوبند کے صحافیوں نے ہمیشہ ذمہداری کی صحافت کی ہے کبھی بھی کسی غیر ضروری معاملہ کو اچھالا نہیں ہے، ہمیشہ سنجیدگی اور برد باری کا مظاہرہ کیا ہے۔ پروگرام میں نظامت کے فرائض انجام دے رہے آباد علی شیخ سمیت مشرف عثمانی، معین صدیقی، حاجی فیروز خان، فہیم عثمانی، محمد متین، پنکو شرما، دیپک شرما، گرجوت سیٹھی اور نتن گرگ نے کوتوالی انچارج نریندر کمار شرما کی دیوبند آمد کو خوش آمدید اور صحافت کو ریاست کا چوتھا ستون قرار دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ چند دہائیوں کے دوران صحافتی شعبے نے بہت تبدیلیاں دیکھی ہیں۔ آئینہ اور کردار سازی کا دوسرا نام صحافت ہے۔

خون عطیہ کرنا عبادت بھی ہے اور انسانیت کی سب سے بڑی خدمت بھی: مولانا عبداللہ قاسمی

بندکی، فتحپور: (نامہ نگار) ۲۰/اگست جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت اور اتر پردیش کے نائب صدر مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی سرپرستی میں نیز تحصیل بندکی کے صدر مفتی عزیز الرحمٰن قاسمی کی نگرانی میں جمعیۃ علماء تحصیل بندکی کے زیر اہتمام بروز جمعرات ۴ ستمبر ۲۰۲۵ء کو خون عطیہ کرنے کا ایک کیمپ لگایا جا رہا ہے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء تحصیل بندکی کے جنرل سکریٹری مولانا عبداللہ قاسمی نے کہا کہ خون دینا بہت بڑی عبادت اور انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ اسلام ایک جان کو بچانے کو سب سے بڑا اجر و ثواب قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "جس نے ایک انسان کی جان بچائی، اُس نے پوری انسانیت کو بچایا" مولانا قاسمی نے کہا کہ آج خون کی کمی کی وجہ سے بے شمار مریضوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔ اگر ہم تھوڑی سی ہمت کر کے خون دیتے ہیں تو نہ صرف ایک مریض کی زندگی بچاتے ہیں بلکہ اُس کے پورے خاندان کو راحت اور خوشی پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ آگے بڑھ کر خون دیں اور سماج کے سامنے ایک مثبت پیغام پیش کریں۔ یہ عمل نہ صرف انسانیت کی خدمت ہے بلکہ اللہ کی رضا اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بھی قریب ہے، مولانا قاسمی نے مزید کہا کہ طبی اعتبار سے یہ نہایت مفید عمل ہے بعدازاں مولانا نے جمعیۃ علماء تحصیل بندکی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء تحصیل بندکی ہمیشہ لوگوں کی بھلائی اور فلاحی کاموں میں پیش پیش رہی ہے، اور خون عطیہ کیمپ کا انعقاد بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ خون عطیہ کیمپ کی تفصیلات بتاریخ: ۴ ستمبر ۲۰۲۵ء جمعرات وقت: دوپہر ۱ بجے مقام: جمعیۃ آفس مسجد حرا، پیغمبر پور موڑ، سینٹرل بینک آف انڈیا کے پاس کیمپ لگایا جائے گا۔ میڈیا انچارج معروف خان نے اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ کسی قسم کی پریشانی ہونے پر جمعیۃ کے ذمہ داران سے رابطہ کریں۔

سڑک حادثہ میں بائک سوار نوجوان کی موت

دیوبند 20/اگست (فیروز خان) دیوبند بھائلہ روڑ پر ہونے والے سڑک حادثہ میں ٹاٹا میجک کی ٹکر سے بائک سوار نوجوان کی موت ہوگئی، متوفی کی شناخت گاؤں جھبیرن کے رہنے والے 35 سالہ ابھیشیک تیاگی ولد لوکیش تیاگی کے طور پر ہوئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق دیر شام بذریعہ بائک ابھیشیک تیاگی کھجوری گاؤں سے اپنے گھر واپس لوٹ رہا تھا، جیسے ہی وہ دیوبند بھائلہ روڑ پر واقع نگر پالیکا کے ڈمپنگ یارڈ کے نزدیک پہنچا تو سامنے سے آنے والی تیز رفتار ٹاٹا میجک گاڑی نے اسے اپنی زد میں لے لیا جس کے نتیجہ میں ابھیشیک شدید طور پر زخمی ہوگیا۔

کرشن جنم اشٹمی کے موقع پر شہر میں نکلنے والے تاریخی رام ڈول جلوس

امروہہ (ڈاکٹر مہتاب امروہوی) کرشن جنم اشٹمی کے موقع پر شہر میں نکلنے والے تاریخی رام ڈول جلوس نے ایک بار پھر گنگا جمنی ثقافت کی خوبصورت مثال پیش کی۔ اس مذہبی تقریب میں ایمان، عقیدت اور بھائی چارے کا سنگم نظر آیا۔ شہر کے مختلف راستوں سے گزرنے والے جلوس کا مختلف مقامات پر شاندار استقبال کیا گیا۔ ڈھول کی آواز، پھولوں کی پتیاں اور تالیوں سے پورا ماحول سرشار رہا جگہ جگہ مسلم تنظیموں اور معززین شہر نے جلوس کا شاندار استقبال کیا۔ لائنز کلب امروہہ کے صدر فیروز کمال عباسی جلوس میں خصوصی توجہ کا مرکز بنے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہر کے مختلف مقامات پر پہنچ کر رام ڈول جلوس اور عقیدت مندوں کا استقبال کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ امروہہ کی سرزمین ہمیشہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور بھائی چارے کی مثال رہی ہے۔ کرشن جنم اشٹمی پر نکالا جانے والا یہ جلوس اس روایت کو اور بھی مضبوط کرتا ہے۔ فیروز کمال عباسی نے کیمپ آفس محلہ کوٹ میں موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ امروہہ خطے پر اللہ کی رحمتیں ہمیشہ قائم رہیں۔ انہوں نے اس کامیاب تقریب کے لیے رام ڈول کمیٹی کے صدر پنڈت کپل شرما کو مبارکباد دی اور ان کے بھتیجے مینک شرما کو بھی مبارکباد دی۔ اس موقع پر لائنس کلب کے سکریٹری راجندر سنگھ چھابڑا، اروند یادو، راجویر سنگھ یادو، ول یادو، نیل کمل، راجکمار سمیت بڑی تعداد میں عہدیداران اور ممبران موجود تھے۔ جلوس میں سب نے جوش و خروش سے شرکت کی اور عقیدت کے ماحول سے لطف اندوز ہوئے۔ رام ڈول جلوس امروہہ کی پہچان بن چکا ہے جسے دیکھنے کے لیے آس پاس کے علاقوں سے بھی ہزاروں عقیدت مند آتے ہیں۔ جلوس کے دوران شہر کی سڑکیں رام کے نعروں سے گونج اٹھیں۔ مختلف مقامات پر سماجی تنظیموں اور مقامی شہریوں نے زائرین کے استقبال کے لیے اسٹیج لگائے اور پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ لائنز کلب کے صدر فیروز کمال عباسی کی موجودگی اور استقبال نے اس جلوس کو مزید خاص بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ مذہب اور سماج کو جوڑنے کا کام امروہہ کی سب سے بڑی طاقت ہے۔

علم کی روشنی سے ہی اندھیرے دور ہوں گے: معلمہ عافیہ

سہارنپور (احمد رضا) جامعۃ الطیبات کی "تحریک اصلاح خواتین" کا پروگرام آج یہاں خوشنما منظور کے مکان محفوظ گارڈن حبیب گڑھ میں منعقد ہوا پروگرام کا آغاز جامعہ کی طالبہ صدف نفیس کی تلاوت سے ہوا اور بعدہ حمد و نعت معلمہ زینب طیبی نے پیش کی معلمہ عافیہ رحمن نے تعلیم کی اہمیت و ضرورت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ علم وہ روشنی ہے جس سے روشنی حاصل کر کے معاشرے میں پھیلے ناخواندگی کے اندھیرے کو دور کیا جا سکتا ہے اور علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اس کے بعد عائشہ صادق نے قرآن کریم کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جو قرآن کریم کی تلاوت کو اپنا معمول بنا لیتا ہے وہ اللہ کا مقرب و محبوب ہو جاتا ہے بعدہ لائبہ مرسلین نے پردہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ پردہ انتہائی ضروری ہے غیر محرم سے ہر حال میں پردہ کرنا چاہیے پردہ عورت کا لباس ہے اور یہ مسلم عورت کی شناخت ہے عربی چہارم کی طالبہ ذکیہ آصف نے موت کے عنوان پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ موت سے کسی کو انکار نہیں ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے بعدہ خوشنما منظور نے جمعہ کے دن کی اہمیت و فضیلت پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ سید الایام ہے، جمعہ کے دن عبادات کا خوب اہتمام کرنا چاہئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنی چاہیے۔

نفرت انگیز طاقتیں جمہوریت اور آئین کو کمزور کرنے کے لیے کام کر رہی ہیں

بلند شہر میں راجیو گاندھی کے یوم پیدائش پر منعقدہ تقریب میں کانگریس کارکنوں کا اظہار خیال

بلند شہر 20 اگست (پریس ریلیز) بھارت رتن سابق وزیر اعظم اور ملک کے لیے شہید آنجہانی راجیو گاندھی کے یوم پیدائش کو آج ضلع کانگریس دفتر بلند شہر میں بڑی عقیدت کے ساتھ سدبھاونا دیوس کے طور پر منایا گیا۔ کانگریس کارکنوں نے ان کی تصویر پر گل پوشی کر کے خراج عقیدت پیش کیا اور ملک کے لیے کیے گئے کاموں کو یاد کیا۔ راجیو گاندھی کے ذریعے 18 سال کی عمر میں نوجوانوں کو ووٹ دینے کا حق اور مواصلاتی انقلاب لانے کے فیصلے کو موجودہ ہندوستان کی تخلیق میں سب سے تاریخی اور بڑا اقدم قرار دیا۔ کانگریس کے ضلع صدر ضیاء الرحمن نے کہا کہ راجیو گاندھی نے ہندوستان کو 21ویں صدی کی تکنیکی سمت دینے، پنچایتی راج نظام کو مضبوط کرنے اور نوجوانوں کو سیاست اور ترقی کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کا کام کیا۔ ان کی شخصیت خیر سگالی، جدید سوچ اور ترقی کے دور اندیشی کی علامت ہے۔ ضیاء الرحمان نے کہا کہ نفرت انگیز طاقتیں جمہوریت اور آئین کو کمزور کرنے کے لیے کام کر رہی ہیں، جنھیں روکنے کی لڑائی شہید راجیو گاندھی کے بیٹے قائد حزب اختلاف راہل گاندھی لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے ہر شہری کو بیدار اور متحد ہو کر ووٹ چوری کے خلاف آواز اٹھانا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی کو وزیر اعظم بنانے کی قرارداد ہی راجیو گاندھی کو حقیقی خراج عقیدت ہوگا۔ اس موقع پر شہر صدر روی لودھی، سابق ضلع صدر سبھاش گاندھی، نریندر چودھری، ہرش وردھن بالمیکی اور منیش چترویدی نے کہا کہ راجیو گاندھی نے ملک کو جدید ہندوستان کی بنیاد دی تھی، آج ان کے یوم پیدائش پر ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم ان کے خوابوں کے ہندوستان کی تعمیر کریں گے۔ انہوں نے مشترکہ طور پر کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کے منصوبوں سے ملک کو بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ کانگریس لیڈر نعیم منصوری، ساجد غازی، ساجد چودھری، مکیش رنگ، سی پی سنگھ، سید امان اور ہرش وردھن بالمیکی نے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور کانگریس تنظیم کو ہر سطح پر مضبوط کرنے کا عہد لیا۔ انہوں نے کہا کہ جدید ہندوستان کی تشکیل میں راجیو گاندھی کا بڑا حصہ ہے۔ پروگرام کی صدارت ضلعی صدر ضیاء الرحمن اور نظامت شہر صدر روی لودھی نے کی۔

واحد غازی قتل کیس میں 12 مجرمان کو عمر قید کی سزا

جانچ کے بعد، پولیس نے 15 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی، تین کی موت

بلند شہر: 20 اگست (پی این ایس) ضلع اور سیشن عدالت نے منگل کو 12 سالہ واحد غازی قتل کیس میں 12 لوگوں کو عمر قید اور 50،000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ جج منجیت سنگھ شیوراں نے فرید، اصغر، استخار، فاروق، خلیل، چمن، واحد، ساجد، لقمان، حاجی شاہد، انور اور اشرف کو مجرم قرار دیا تھا۔ ضلع سرکاری کے وکیل (مجرمانہ) راہل اپادھیائے نے کہا کہ یہ معاملہ 21 اگست 2012 کا ہے، جب بلند شہر کے رکانسرائے کے رہنے والے رئیس اور اسی محلے کے محمد یوسف کے بیٹوں کے درمیان پرانا تنازعہ پرتشدد ہو گیا۔ قتل کے دن یوسف کے تمام بیٹوں فرید، آصف، شہزاد اور قاسم نے مبینہ طور پر رئیس کے رشتہ دار اور خرجہ کے رہائشی آزاد پر حملہ کیا جس میں رئیس شدید زخمی ہو گیا، چاروں کے خلاف نگر کوتوالی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ 24 اگست 2012 کو دشمنی خونی تصادم میں بدل گئی کیونکہ دونوں فریقین اندھا دھند فائرنگ میں مصروف تھے جس سے افراتفری پھیل گئی۔ رئیس کے بھتیجے واحد (26) کو گولی لگی اور وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ 15 ملزمان کے خلاف اقدام قتل کا مقدمہ درج کیا گیا۔ جانچ کے بعد، پولیس نے 15 ملزمان کے خلاف ضلع اور سیشن عدالت میں چارج شیٹ داخل کی تھی۔ ایک دہائی سے زیادہ عرصے تک کیس کی سماعت ہوئی۔ اس دوران تین ملزمان محمد، یوسف اور رئیس کی موت ہو گئی۔ باقی ملزمان کو گذشتہ 14 اگست کو قتل کا مجرم قرار دیا گیا تھا اور انہیں عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا تھا۔ ان کی سزا منگل کو سنائی گئی۔

لوٹ کی واردات انجام دینے والے تین شاطر لٹیرے گرفتار

ملزمان سے لوٹی گئی نقدی، آٹو رکشہ اور غیر قانونی اسلحہ مع زندہ کارتوس برآمد

بلند شہر 20 اگست (پریس ریلیز) ضلع میں جرائم کی روک تھام کے لیے جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جانے والی مہم کے تحت آج بدھ کو ایک اطلاع کی بنیاد پر تھانہ جہانگیر آباد پولیس نے اندھیار موڑ کے پاس سے احمد گڑھ والے راستے پر تین شاطر لٹیروں کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمان کے قبضہ سے لوٹی گئی رقم، واردات میں استعمال آٹو اور غیر قانونی اسلحہ برآمد کیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق جہانگیر آباد تھانہ انچارج رام پھل سنگھ پولیس ٹیم کے ساتھ علاقہ میں گشت و چیکنگ پر مامور تھے۔ اسی دوران مخبر کے ذریعہ ملی اطلاع کی بنیاد پر اندھیار موڑ سے احمد گڑھ کی طرف جانے والے راستے پر مشتبہ حالت میں گھوم رہے تین افراد کو روک کر ان سے پوچھ تاچھ کی گئی تو وہ کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے سکے۔ جس سے پولیس کا شک مزید گہرا ہو گیا۔ تلاشی کے دوران ملزمان سے 1200 روپے کی نقدی، 3 طمنچے 315 بور مع 3 زندہ کارتوس اور واردات میں استعمال ہونے والا ایک آٹو برآمد ہوا۔ پولیس پوچھ تاچھ میں پکڑے گئے ملزمان نے اپنے نام سنجے ولد پپو ساکن گاؤں نند پور تھانہ جونا وائی ضلع سنبھل، اجے پال عرف اور مان ولد وجے پال ساکن بجھانگی تھانہ جونا وائی ضلع سنبھل، اودھیش ولد کلیان سنگھ ساکن ڈھنڈواڑہ تھانہ جونا وائی ضلع سنبھل بتائے ہیں۔ پولیس کے مطابق ملزمان نے 4 اگست 2025 کی رات میں تھانہ جہانگیر آباد علاقہ میں ایک ای۔ رکشا ڈرائیور کے ساتھ لوٹ کی واردات کو انجام دیا تھا۔ جس کے بارے میں تھانہ جہانگیر آباد پر مقدمہ درج ہے۔ پولیس نے معاملہ درج کر کے ملزمان کو عدالتی تحویل میں بھیج دیا ہے۔

بریلی میں چادر جلوس کے دوران ہنگامہ

ہندو برادری نے نئی روایت کے آغاز کی مخالفت کی، پولیس سے بھی ہوئی جھڑپ

بریلی 20 اگست (پی این ایس) عزت نگر تھانہ علاقے میں اعلیٰ حضرت کے عرس کے دوران کافی ہنگامہ ہوا۔ عرس کے دوران ہندو برادری نے چادر کے جلوس کو نئی روایت قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔ دونوں فریق کچھ ہی دیر میں مشتعل ہو گئے۔ لوگوں کی پولیس سے جھڑپیں بھی شروع ہو گئیں۔ ہنگامہ جیسی صورتحال کو دیکھتے ہوئے پولیس نے طاقت کا استعمال کرتے ہوئے معاملہ نمٹا دیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ احتجاج سابق پردھان اور موجودہ پردھان کے باہمی اختلافات کی وجہ سے ہوا۔ اس معاملے میں شکایت ملنے پر کارروائی کی جائے گی۔ کھجوریہ ذوالفقار گاؤں سے چادر کا جلوس نکل رہا تھا۔ دوسرے دیہات کے لوگ بھی جلوس میں شامل ہوئے۔ کھجوریا گاؤں کے کچھ ہندو برادری کے لوگوں نے نئی روایت پر چادر کھول کر چلنے کا الزام لگاتے ہوئے احتجاج کیا۔ موقع پر موجود پولیس اہلکاروں نے ہنگامہ کرنے والے ہندو برادری کے لوگوں کو بھگا دیا۔ اس دوران لوگوں کی پولیس اہلکاروں سے جھڑپیں بھی ہوئیں۔ کھجوریا گاؤں کے سابق سربراہ ہریدواری لال نے بتایا کہ عرس میں شرکت کے لیے مسلم کمیونٹی کے لوگ چادر کا جلوس نکال رہے تھے، جب کہ چادر کو بعد میں کھولنے کا معاہدہ طے پایا۔ لیکن وہ گاؤں میں ہی چادر کھول کر جا رہے تھے۔ جب انہوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا تو پولیس نے ان کی پٹائی کی۔ پولیس کے ساتھ جھڑپ کی ویڈیو بھی منظر عام پر آ گئی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نگر مانوش پاریک نے بتایا کہ اعلیٰ حضرت کے عرس کے دوسرے دن چادر کا جلوس عزت نگر تھانہ علاقہ کے کھجوریا گاؤں سے شروع ہو کر درگاہ اعلیٰ تک جاتا ہے۔ اس حوالے سے دونوں فریقوں کے درمیان پہلے ہی معاہدہ ہو چکا تھا۔ جلوس کے دوران چادر کھولنے پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ موقع پر موجود پولیس نے لوگوں کو سمجھایا اور بحث کرنے والے لوگوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر ہٹا دیا گیا۔ دونوں فریقین کو سمجھایا گیا۔

قدیم بڑا مہادیو مندر مذہبی سیاحتی مرکز کے طور پر توجہ کا مرکز بنے گا

محکمہ سیاحت نے اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور عوامی لیڈر آنجہانی کلیان سنگھ کے ضلع علی گڑھ اترولی واقع بڑے مہادیو مندر کی خوبصورتی کے لیے 01 کروڑ روپے کی رقم منظور کی ھے

لکھنؤ:20اگست۔ محکمہ سیاحت نے علی گڑھ ضلع کے اترولی میں واقع تاریخی بڑے مہادیو مندر کی خوبصورتی اور سیاحت کی ترقی کے لیے 01 کروڑ روپے کے ایک پروجیکٹ کو منظوری دی ہے۔ یہ معلومات سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ اترولی کلیان سنگھ کی جائے پیدائش اور ان کے سیاسی سفر کا پس منظر ہے۔ یہ جگہ اب مذہبی سیاحت اور ثقافتی ورثے کے ایک نئے مرکز کے طور پر ابھرنے والی ہے۔ بڑے مہادیو مندر کی خوبصورتی سے نہ صرف مقامی عقیدت مندوں میں اضافہ ہوگا بلکہ ریاست اور ملک بھر کے سیاحوں کو بھی راغب کرے گا۔ جیویر سنگھ نے کہا کہ محکمہ سیاحت کا یہ قدم اترولی کو مذہبی اور ثقافتی سیاحت کے نقشے پر ایک خاص شناخت دلانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ نیز، یہ پہل آنجہانی لیڈر کلیان سنگھ کو ایک حقیقی خراج عقیدت ہے، جن کی زندگی سناتن، ثقافتی شعور اور عوامی مفاد کی سیاست کے لیے وقف تھی۔ ریاستی حکومت مذہبی اور تاریخی اہمیت کے ساتھ اب تک سیاسی گڑھ کے طور پر جانے جانے والے اترولی کی شناخت کو جوڑ کر سیاحت کے نئے امکانات کے دروازے کھولنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اتر پردیش کے وزیر سیاحت نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ بابوجی کلیان سنگھ کی برسی پر اترولی کو یہ تحفہ ہمارا انہیں حقیقی خراج عقیدت ہے۔ بڑے مہادیو مندر کی خوبصورتی سے نہ صرف مذہبی اہمیت میں اضافہ ہوگا بلکہ اترولی کو سیاحت کے نئے نقشے پر بھی قائم کیا جائے گا۔ ہماری حکومت پر عزم ہے کہ جہاں ایک طرف ہم او بی سی سماج کو بااختیار بنا رہے ہیں وہیں دوسری طرف ثقافتی اور مذہبی ورثے کو بھی محفوظ اور پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ پرنسپل سکریٹری سیاحت وثقافت مکیش کمار میشرام نے کہا کہ اترولی آنجہانی کلیان سنگھ کی جائے پیدائش ہونے کی وجہ سے تاریخی اور جذباتی اہمیت کا حامل ہے۔ بڑے مہادیو مندر کی خوبصورتی کے لیے منظور کیے گئے ایک کروڑ روپے سے نہ صرف مندر کے احاطے کی شکل بدل جائے گی بلکہ یہاں آنے والے عقیدت مندوں اور سیاحوں کو بہتر سہولیات میسر آئیں گی۔ اس اقدام سے مقامی سطح پر سیاحت، کاروبار اور روزگار کو بھی نئی تحریک ملے گی۔

ریاستی دیہی ترقی کے ادارے میں مختلف موضوعات پر ٹریننگ دی جا رہی ہے

لکھنؤ:20اگست۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں دین دیال اپادھیائے گرامیہ وکاس سنستھان بخشی کا تالاب، لکھنؤ مختلف سرکاری، نیم سرکاری محکموں/ اداروں کے افسران اور ملازمین اور تخلیقی کام سے وابستہ لوگوں کو تربیت دے رہا ہے تاکہ انہیں مزید موثر اور قابل بنایا جا سکے۔ اس سلسلے میں، دین دیال اپادھیائے اسٹیٹ رورل ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ، بخشی کا تالاب، لکھنؤ کی طرف سے انسٹی ٹیوٹ کے احاطے میں ڈائریکٹر جنرل انسٹی ٹیوٹ ایل وینکٹیشورلو کی سرپرستی اور پرنسپل ایڈیشنل ڈائریکٹر سبودھ دکشت کی رہنمائی میں مختلف تربیتی پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ 18-22اگست، 2025 تک حکومت ہند کی تقریباً 18 وزارتوں کے 77 راسسٹنٹ سیکشن افسروں کے لیے گاؤں کے اٹیچمنٹ پروگرام پر پانچ روزہ رہائشی تربیتی پروگرام، 18-20اگست، 2025 کو دیہی روزی روٹی مشن پروگرام کے تحت متعلقہ شرکاء کے لیے آن لائن لین دین کا تربیتی پروگرام 18-20اگست، 2025 تک علاقائی/ضلعی تربیتی مراکز کے افسران/ ملازمین کے لیے مینجمنٹ، ہیومن ریسورس اور جی ای ایم پورٹل، آفات کے خطرے میں کمی اور موسمیاتی تبدیلی پر ریاستی سطح کا تین روزہ رہائشی تربیتی پروگرام -18-20اگست، 2025 مختلف محکموں کے ترقیاتی افسران کے لیے منصوبہ بندی سے متعلق محکمہ کے ترقیاتی افسران کی طرف سے موسمیاتی سے متاثرہ آفات کے لیے موافقت کو شامل کرنا۔ اور ICDS، صحت، دیہی ترقی اور پنچایتی راج محکمہ کے ایریا پنچایت اور گرام پنچایت سطح کے ملازمین کے لیے 20-22اگست، 2025 تک غذائیت، صحت، صفائی پر مبنی تربیت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ آج انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر جنرل ایل وینکٹیشورلو کی صدارت میں مذکورہ پانچ تربیتی پروگراموں میں سے تین کی اختتامی تقریب ریاستی سطح کے نامور مہمان مقررین ڈاکٹر کشن ویر سنگھ شاکیہ، مشہور ماہر تعلیم اور سابق سینئر ممبر پبلک سروس کمیشن، اتر پردیش اور جوائنٹ سکریٹری، انفارمیشن ٹیکنالوجی محکمہ، یوپی حکومت کی موجودگی میں منعقد کی گئی۔ ڈاکٹر کشن ویر سنگھ شاکیہ نے کہانیوں اور پنچ تنتر کی کہانیوں کے ذریعے متعلقہ مثالوں کا حوالہ دے کر حصہ لینے والے افسران/ ملازمین کی حوصلہ افزائی کی۔ ارجن دیو بھارتی، جوائنٹ سکریٹری، انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈپارٹمنٹ، حکومت اتر پردیش نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے موضوع پر سائبر سیکورٹی پلان کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ صدارتی خطاب کے دوران انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر جنرل شری ایل وینکٹیشورلو نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم جہاں بھی ہیں اور جس بھی عہدے پر کام کر رہے ہیں، اپنی حدود اور ذمہ داریوں کو جاننا ضروری ہے۔ ہم پوری لگن اور ایمانداری کے ساتھ اسی وقت کام کر سکتے ہیں جب ہم ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند ہوں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہمارا جسمانی انتظام قدرتی طور پر موزوں ہو، تب ہی ذہنی انتظام انتہائی قابل ہوگا۔ انہوں نے حکیموں اور اولیاء کی روایات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ قوم بنانے کے مقصد کے لیے ہم سب کو مثالی کرما یوگی بننے کی ضرورت ہے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر نوین کمار سنہا اور انسٹی ٹیوٹ کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر بی ایل موریہ نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ تنظیم اور نظم و نسق کے لحاظ سے انسٹی ٹیوٹ کی ڈپٹی ڈائریکٹر سریتا گپتا، اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر راجکشور یادو، ڈاکٹر سیما راٹھور، ڈاکٹر ستیندر کمار گپتا، ڈاکٹر ونیتا راوت، ڈاکٹر شیو بچن سنگھ یادو، ڈاکٹر الکا شرما، اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنجے کمار، اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر رون چترویدی، دیپا کمار اویس، دیپ کمار، ایڈوانس منیجمنٹ، شاہ رخ اور محمد شہنشاہ نے نمایاں خدمات انجام دیں۔

کھاد کی کالا بازاری پر یوگی حکومت سخت

افسران کو ہدایت— مسلسل نگرانی کریں، دستیابی کی مکمل معلومات فراہم کی گئی

لکھنؤ:۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست میں کھاد کی ذخیرہ اندوزی اور کالا بازاری کے خلاف سخت قدم اٹھاتے ہوئے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ اضلاع میں کھاد کی مسلسل نگرانی کریں، تاکہ کسانوں کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی کسانوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ کھاد کی ضرورت سے زیادہ ذخیرہ اندوزی نہ کریں اور جب ضرورت ہو تب ہی حاصل کریں۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ ریاست میں کھاد کی کوئی کمی نہیں ہے۔ حکومت نے ایک بار پھر کہا ہے کہ ریاست کے کسی بھی حصے میں کھاد کی کمی نہیں ہے اور کسانوں کے لیے کھاد وافر مقدار میں دستیاب ہے۔ حکومت نے کسانوں سے غیر ضروری ذخیرہ اندوزی سے باز رہنے کی اپیل کی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ صرف ضرورت کے مطابق کھاد خریدیں۔ جب بھی ضرورت ہو، کھاد دستیاب ہے۔ ہر ضلع میں شکایتی مرکز قائم ہے، کسان کسی بھی مسئلے کی صورت میں حکام کو آگاہ کریں۔ وزیر اعلیٰ نے کھاد کی مہنگے داموں فروخت (اوور ریٹنگ) اور کالا بازاری کرنے والوں کو سخت وارننگ دی ہے۔ ساتھ ہی افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً فیلڈ معائنہ کریں، کسانوں سے براہ راست گفتگو کریں اور ان کے مسائل کا فوری حل نکالیں۔

ریاست میں اس سال اب تک گزشتہ سال کے مقابلے زیادہ کھاد تقسیم کی جا چکی ہے۔ یوریا : پچھلے سال 27.25لاکھ میٹرک ٹن تقسیم ہوا تھا، جب کہ اس سال اب تک 31.62لاکھ میٹرک ٹن تقسیم ہو چکا ہے۔ ڈی اے پی 2024 : میں 5.28لاکھ میٹرک ٹن کی فروخت ہوئی، جبکہ اس سال 5.38لاکھ میٹرک ٹن فروخت ہو چکی ہے۔ این پی کے (نائٹروجن ، فاسفورس ، پوٹاشیم مکس: (گزشتہ سال 2.07لاکھ میٹرک ٹن، اس سال 2.39لاکھ میٹرک ٹن تقسیم ہو چکا ہے۔ ایم او پی (موریٹ آف پوٹاش: (گزشتہ سال 0.25لاکھ میٹرک ٹن کے مقابلے اس سال 0.46لاکھ میٹرک ٹن تقسیم ہوا۔ ایس ایس پی (سنگل سپر فاسفیٹ 2024 : (میں 1.91لاکھ میٹرک ٹن تقسیم ہوا، جبکہ اس سال 2.79لاکھ میٹرک ٹن تقسیم ہو چکا ہے کھاد کی موجودہ دستیابی (18اگست تک (یوریا : کل دستیابی 37.70لاکھ میٹرک ٹن ، جس میں سے 31.62لاکھ میٹرک ٹن فروخت ہو چکا ہے ڈی اے پی 9.25لاکھ میٹرک ٹن دستیاب، 5.38لاکھ میٹرک ٹن فروخت ہو چکا این پی کے 5.40 : لاکھ میٹرک ٹن دستیاب ، 2.39لاکھ میٹرک ٹن فروخت ہو چکا۔ یوریا کی فروخت میں 4.37لاکھ میٹرک ٹن کا اضافہ خریف کی فصلوں کی بوائی مکمل ہو چکی ہے ، اور خاص طور پر دھان کی فصل کے لیے روزانہ اوسطاً 49,564 میٹرک ٹن یوریا کی کھپت/فروخت ہو رہی ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلے اس سال یوریا کی فروخت میں 16.04فیصد) یعنی 4.37لاکھ میٹرک ٹن(کا اضافہ ہوا ہے۔

لکھنؤ میں وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کے باہر نوجوان کی خودسوزی کی کوشش

لکھنؤ:20اگست (پی این ایس) وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کے قریب ایک نوجوان نے خودسوزی کرنے کی کوشش کی۔ سیکورٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں نے نوجوان کو بچا کر اپنی تحویل میں لے لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران معاملہ جائیداد کا تنازعہ نکلا۔ نوجوان کی شناخت 32 سالہ شیلیندر یادو کے طور پر کی گئی ہے جو سنتوشی بازار محلہ، دیبا پور تھانہ اوریا کے رہنے والا ہے۔ شیلیندر نوئیڈا میں کام کرتا ہے۔ وہ منگل کی صبح وہاں سے لکھنؤ پہنچا۔ وہ جائیداد کے تنازع کی وجہ سے پریشان بتایا جاتا ہے۔ وہ ایک کمبل اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ پولس پوچھ گچھ کے دوران شیلیندر نے بتایا کہ نانی رام پیاری 12 بجرنگ نگر سلاوت پورا اکبر پور تھانہ اور تحصیل اکبر پور کانپور دیہات کی ہیں۔ جس نے شیلندرا، بھائی اجے سنگھ اور بہن مایا دیوی کے حق میں دو بیگھہ زمین اور مکان کی وصیت کی تھی۔ نانی کے پڑوس میں رہنے والے امر سنگھ اور لالو نے زبردستی زمین پر قبضہ کر لیا۔ پولیس کو شکایت کرنے کے بعد بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

کاکوری میں 1960 میں قائم اسکول کو بند کرنے کے خلاف دیہی عوام کا احتجاج

کاکوری، لکھنؤ:۔ کاکوری میں نہر پار واقع تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر دور پرائمری اسکول کو دوسرے اسکول میں ضم کرنے (ولے کرنے) کے فیصلے سے ناراض والدین اور دیہاتیوں نے اسکول کے احاطے میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ دیہاتیوں نے اس فیصلے کو منسوخ کرانے کے لیے ضلع مجسٹریٹ کو تحریری درخواست بھیجی ہے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ کم بچوں والے اسکول کے بجائے زیادہ بچوں والے اسکول کو بند کرنا غلط ہے، اور چونکہ یہ اسکول نہر کے پار واقع ہے، بچوں کو نہر عبور کر کے جانا پڑے گا، جو خطرناک ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ °° پرائمری اسکول قدیم بھٹاؤ جمال پور °° کو °° پرائمری اسکول سرامؤ °° میں ضم کر دیا گیا ہے۔ دیہاتیوں کو اس فیصلے کی اطلاع 14 اگست کو ملی، حالانکہ اس سے قبل جون میں سرامؤ اسکول کو بھٹاؤ جمال پور اسکول میں ضم کیا گیا تھا، جسے بعد میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اب ایک نئی پالیسی کے تحت الٹا فیصلہ کر کے بھٹاؤ جمال پور اسکول کو سرامؤ میں ضم کر دیا گیا ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی بدھ کے روز دیہاتیوں نے بھٹاؤ جمال پور اسکول کے احاطے میں سخت احتجاج کیا۔ دیہاتیوں کا کہنا تھا کہ بھٹاؤ جمال پور اسکول میں 43 طلبہ رجسٹرڈ ہیں، جبکہ سرامؤ اسکول میں صرف 33 طلبہ ہیں۔ اس کے باوجود زیادہ طلبہ والے اسکول کو بند کر دیا گیا، جو کسی طرح درست نہیں۔ اسکول بند ہونے کی صورت میں بھٹاؤ جمال پور، اشرف کھیڑا، بھول بھولا کھیڑا، اور نکریا سمیت چار دیہاتوں کے بچوں کو ڈیڑھ سے دو کلومیٹر دور سرامؤ اسکول جانا پڑے گا جس سے ان کی تعلیم بری طرح متاثر ہو گی۔ اسکول کی انچارج، ونیش فاطمہ نے بتایا کہ انہیں ضم کیے جانے کے بارے میں کوئی اطلاع یا حکم نامہ موصول نہیں ہوا ہے، اور فی الحال اسکول میں تدریس جاری ہے۔ انہوں نے دیہاتیوں کو سمجھا بجھا کر احتجاج ختم کروایا۔ احتجاج کی قیادت بھارتیہ جنتا پارٹی کے بوتھ صدر °° شیو پرساد موریہ °° نے کی۔ °° رام پرساد موریہ °° (رکن علاقائی پنچایت) اور ریٹائرڈ استاد °° اندرا پال سنگھ یادو °° نے بتایا کہ اس اسکول کی بنیاد 1960 میں اُس وقت کے وزیر °° راجا وجے کمار ترپاٹھی °° نے رکھی تھی۔ جب °° بی ای او (Block Education Officer) رام راج °° سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ انہیں احتجاج کی کوئی خبر نہیں ہے۔ تاہم، انہوں نے تصدیق کی کہ اسکول کا انضمام سرامؤ میں کر دیا گیا ہے، کیونکہ اگرچہ وہاں طلبہ کی تعداد کم ہے، لیکن وہاں تعلیمی سہولیات بہتر ہیں۔ ضلع بیسک ایجوکیشن آفیسر °° رام پرویش °° نے بتایا کہ اسکول کے انضمام کا معاملہ ان کے علم میں آیا ہے، اور اس کی مکمل جانچ کرا کر مناسب فیصلہ لیا جائے گا۔

قدیم دینی شاہکار ’تذکرہ علمائے حال‘ کا دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اجرا

یہ کتاب دینی و علمی ورثے میں ایک اہم اضافہ: مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی

لکھنؤ ۲۰ راگست : آل انڈیا مسلم انٹلکچول سوسائٹی کے زیر اہتمام دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ’ تذکرہ علمائے حال‘ (۱۹۱۲۔۱۸۵۸ء) کے نظر ثانی شدہ ایڈیشن کا اجرا ہوا۔ یہ سوانحی شاہکار، جو در اصل میں انیسویں صدی کے معروف عالم دین حضرت مولانا محمد ادریس نگرامیؒ نے تصنیف کیا تھا جس کی تدوین و ترتیب مع تحقیق و اضافہ خانوادۂ نگرام کے اہم رکن ڈاکٹر عمار انیس نگرامی نے کی ہے۔ جبکہ مقدمہ مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی نے تحریر کیا ہے۔ رسم اجرا کی اس تقریب کا آغاز مولانا محمد فرمان ندوی کی تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ اس قدیم دینی شاہکار ’تذکرہ علمائے حال‘ کا اجرا ندوۃ العلماء کے ناظم مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی کے دست مبارک سے عمل میں آیا۔ اس کتاب میں مولانا محمد ادریس نگرامیؒ نے مختلف مکاتب فکر کے ایسے سرکردہ علماء کرام کے احوال ذکر اور ان کی نمایاں خدمات کا ذکر کیا جن کے اہم علمی کارنامے جدید دور کی بحث سے اوجھل ہو گئے تھے۔ مولانا محمد ادریس نگرامیؒ کا یہ مستند دینی سرمایہ جو پہلی بار ۱۸۹۷ء (۱۳۱۵ ہجری) میں مطبع منشی نول کشور، لکھنؤ سے شائع ہوا تھا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد ادریس نگرامیؒ نے اس تصنیف میں ایک تصنیف و تالیف کا عمدہ و متوازن رویہ اپناتے ہوئے قابل ذکر طور پر مسلک و عقیدے سے بالاتر ہو کر مختلف اسلامی شخصیات کے کوائف شامل کیے ہیں۔ اس کتاب میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا نذیر احمد دہلویؒ، مولانا الطاف حسین حالی ، علامہ شبلی نعمانی، مولانا امداد اللہ مہاجر مکیؒ اور مولانا عبدالحلیم شرر، مولانا احمد علی لاہوری اور مولانا رشید احمد گنگوہی سمیت کئی دیگر معزز دینی و ادبی شخصیات کے سوانحی خاکے شامل ہیں۔ آل انڈیا مسلم انٹلکچول سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عمار انیس نگرامی کی باریک بین کاوشوں سے یہ ترمیم شدہ یہ اشاعت مع اضافہ ہندوستان میں دینی و علمی ورثے کے سنہرے باب روشن کرنے کے ساتھ ہی حضرت مولانا محمد ادریس نگرامیؒ جیسے عظیم علمی شخصیت کی دانشمندی کا اعتراف اور ہندوستان میں دینی فکر کی تاریخ کے دریچے وا کرتی ہے۔ تقریب اجرا میں مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی نے اس کام کو ادوار کے درمیان ایک ناگزیر پل قرار دیتے ہوئے کہا کہ تاریخ و سوانح سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ ایک مفید دستاویز ہے، تقریباً ایک صدی قبل یہ کتاب منظر عام پر آئی تھی، خوشی کی بات ہے کہ ڈاکٹر عمار انیس نگرامی نے اس خاندانی ورثہ کی طبع جدید کا بیڑا اٹھایا اور کتاب کو نئے قالب میں ڈھال کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے اور اسے ذخیرہ آخرت بنائے۔ حضرت مولانا محمد ادریس نگرامیؒ کی علمی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اودھ کے قصبات و دیہات میں مولانا کے تبلیغی و اصلاحی دورے ہوتے تھے، ان کے مواعظ اور دلنشین انداز بیان سے بکثرت لوگ تائب ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی مقبولیت سے نوازا تھا۔ اس تقریب میں مولانا عمیر صدیق ندوی، رفیق دارالمصنفین، اعظم گڑھ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ مولانا ادریس نگرامی کا نظریہ بقائے اتحاد باہمی کا تھا۔ ان کی یہ تصنیف دینی و علمی حلقے میں ایک معتبر حوالے کے طور پر جانی جاتی ہے۔ یہ ہمارے ملک کی تاریخ کا اہم دستاویز ہے۔ اس کتاب کو از سر نو منظر عام پر لانے کے لیے ڈاکٹر عمار انیس نگرامی کی جتنی بھی ستائش کی جائے وہ کم ہے۔ قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ خانوادۂ نگرام جس کی وراثت کے ڈاکٹر انیس نگرامی امین ہیں اس خاندان کا ہر فرد کسی نہ کسی طرح سے تحریک ندۃ سے منسلک رہا ہے۔ اس مبارک موقع پر ندوۃ العلماء کے سینئر علماء اور اساتذہ میں مولانا خالد غازی پوری، مولانا مفتی نیاز احمد، مولانا عتیق بستوی، مولانا عبدالعزیز بھٹکلی، مولانا کمال اختر ندوی، مولانا فیضان نگرامی، مولانا ذکی نور عظیم، مولانا ڈاکٹر ادریس ندوی، مولانا عمار حسنی، مولانا وسیق ندوی اور دیگر ممتاز علماء اور فضلاء نے شرکت کی۔ دیگر شرکاء میں ایڈوکیٹ بدرالحسن، طیب نگرامی، سینئر صحافی مقصود الحسن، ڈاکٹر یاسر جمال، حسن متین اور احمد نگرامی وغیرہ بھی موجود رہے۔ آخر میں ڈاکٹر عمار نگرامی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا مسلم انٹلکچول سوسائٹی کی ہندوستان کے اسلامی علمی ورثے کو محفوظ رکھنے کے لیے وقف انقلابی کاوشات کی اولین سعی میں یہ اشاعت اس فکری اور روحانی ذہانت کو دوبارہ زندہ کرنے میں ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتی ہے جس نے صدیوں کے علمی سفر کی رہنمائی کی ہے۔ یہ کتاب اب مجلس تحقیق و نشریات، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں دستیاب ہے۔

اچھا انسان بنانے کے لیے پہلے اچھا انسان بننا ضروری ہے: پروفیسر سید عین الحسن

مانو لکھنؤ کیمپس میں وائس چانسلر کا طلبہ اور اساتذہ سے خصوصی خطاب

لکھنؤ- 20اگست۔ ہم تعلیم کے معیار سے کوئی سمجھوتا نہیں کر سکتے۔ اچھا انسان بنانے کے لیے پہلے اچھا انسان بننا ضروری ہے نیز ہم پورے ملک میں ایک جامع تعلیمی پالیسی کا تجربہ کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے یہاں لکھنؤ کیمپس میں طلبہ و اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پروگرام کا آغاز ایم اے عربی کے طالب علم ریحان انور نے قرآن پاک کی تلاوت سے کیا۔ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے شیخ الجامعہ کی خدمت میں گلدستہ پیش کر کے ان کا خیر مقدم کیا۔ انھوں نے کہا کہ آپ کو پدم شری اعزاز سے نوازا جانا ہم سب کے لیے خوشی کا باعث ہے۔ اس موقع پر کیمپس کی طرف سے پروفیسر سید عین الحسن کو یادگاری نشان بھی پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر عمیر منظر نے نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ ایم اے اردو کی طالبات خنسا اور ام ایمن نے غزل پیش کی۔ شعبۂ انگریزی کی ریسرچ اسکالر عظمت فرحت نے شکریے کے کلمات ادا کیے۔ کیمپس کی طالبات اقرا اور ان کی ساتھیوں نے یونی ورسٹی کا ترانہ پیش کیا۔ اس موقع وائس چانسلر صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہمیں لکھنؤ کیمپس کو بہت آگے لے جانا ہے۔ لکھنؤ ایک علمی و ادبی روایت کا روشن مینار ہے۔ ہم سب اسی روایت کا حصہ ہیں۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ اپنے آپ میں اعتماد پیدا کیجیے اور تدریس کے ساتھ ساتھ تحقیق کے کارواں کو بھی آگے بڑھائیے۔ تاکہ ہماری ایک شناخت بھی قائم ہو اور ہم تعلیم کو عام کرنے کا ایک معتبر ذریعہ ثابت ہوں۔ انھوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افکار و خیالات کی ایک وسیع دنیا ہے آپ اپنی فکر کو بروئے کار لائیے اور یہاں کی سہولیات سے فائدہ اٹھائیے۔ انھوں نے کہا کہ اس موقع پر مولانا آزاد کی شخصیت کے ارتقائی منازل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آدمی کیسے ترقی کرتا ہے یہ مولانا آزاد سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو بھی صلاحیتوں کو پہچان کر آگے بڑھنا ہے۔ وائس چانسلر نے اس موقع پر کہا کہ ہم ایک بڑی تعلیمی تحریک کا حصہ ہیں۔ آج ضرورت اس بات ہے کہ علم کی روشنی بن کر مختلف شعبوں میں پھیل جائیے اور پورے ملک میں ایک ایسا تعلیمی ماحول پیدا کریے کہ کوئی بھی علم کی روشنی سے محروم نہ رہ جائے۔ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے اپنے خیر مقدمی کلمات میں شیخ الجامعہ کو پدم شری کی مبارک باد دی۔ اور کہا کہ آپ کی رہنمائی میں لکھنؤ کیمپس ترقی کی طرف گامزن ہے۔ کمپیوٹر لیب اور ریڈنگ روم کی تزئین کاری اور اس کے افتتاح کے لیے بطور خاص انھوں نے وائس چانسلر کا شکریہ ادا کیا۔

ہر گھر تک بلا تعطل، معیاری اور محفوظ بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے

وزیر توانائی اے کے شرما کی صدارت میں بجلی محکمہ کی جائزہ میٹنگ

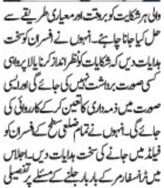

لکھنؤ: 20اگست۔ محکمہ توانائی کی ایک جائزہ میٹنگ آج سنگم آڈیٹوریم میں شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما کی صدارت میں ہوئی۔ اس موقع پر وزیر توانائی نے واضح اور سخت ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ بجلی صارفین کی سہولت اور اطمینان ہماری اولین ترجیح ہے۔ بجلی آج عام لوگوں کی زندگیوں سے گہرا جڑا ہوا موضوع ہے۔ حکومت ہر گھر تک بلا تعطل، معیاری اور محفوظ بجلی کی فراہمی کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے لیے افسران خود کو دفاتر تک محدود نہ رکھیں بلکہ فیلڈ میں سرگرمی سے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ افسران موقع پر پہنچ کر حقیقی صورتحال دیکھیں اور صارفین سے براہ راست رابطہ کر کے ان کے مسائل کے حل کو یقینی بنائیں۔ وزیر توانائی مسٹر شرما نے 1912 کنزیومر سروس ہیلپ لائن کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس نمبر پر موصول ہونے والی ہر شکایت کو بروقت اور معیاری طریقے سے حل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے افسران کو سخت ہدایات دیں کہ شکایات کو نظر انداز کرنا یا لاپرواہی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی اور ایسی صورت میں ذمہ داری کا تعین کر کے کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے تمام ضلعی سطح کے افسران کو فیلڈ میں جانے کی سخت ہدایات دیں۔ اجلاس میں ٹرانسفارمر کے بار بار جلنے کے مسئلے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر توانائی نے ہدایت دی کہ جن علاقوں میں ٹرانسفارمر بار بار خراب ہوتے ہیں، ان کی نشاندہی کی جائے اور ٹرانسفارمرز کو فوری اپ گریڈ کیا جائے تاکہ صارفین کو بجلی کی بار بار بندش کے مسئلے سے نجات مل سکے۔ انہوں نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ محکمہ جاتی کام کاج میں شفافیت، جوابدہی اور حساسیت لا کر صارفین کا اعتماد حاصل کریں۔ محکمہ کی کارکردگی اسی صورت میں کامیاب کہلائے گی جب صارفین مطمئن ہوں گے۔ جناب اے کے شرما نے ہدایت دی کہ محکمہ کا مقصد نہ صرف بجلی فراہم کرنا ہے بلکہ صارفین کو قابل اعتماد، محفوظ اور مسلسل خدمات فراہم کرنا ہے۔ حکومت عوام کی توقعات کے مطابق کام کر رہی ہے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف سکریٹری نریندر بھوشن، چیئرمین آشیش گوئل، پنکج کمار کے ساتھ دیگر سینئر افسران اور تمام ایم ڈی اور ضلع سطح کے افسران آن لائن موجود تھے۔